www.KitaboSunnat.com

تنبیہ الغافلین

غافلو!

ڈر جاؤ ورنہ...

کبیرہ گناہوں کی دوڑ میں
اندھا دھند دوڑنے والوں اور
اپنے عبرتناک انجام سے
غافل بدنصیبوں کیلئے
تازیانہ عبرت

دارالابلاغ
DARULIBLAGH

مصنف: ابن النحاس دمشقی رحمہ اللہ
ترجمہ: حافظ فیض اللہ ناصر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیه ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

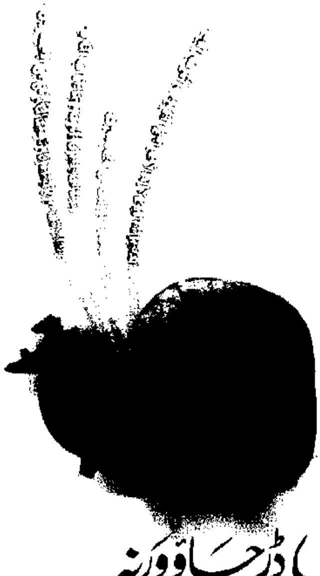

غافلو ڈر جاؤ ورنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ

جملہ حقوق اشاعت برائے دارالابلاغ محفوظ ہیں

غافلو ڈر جاؤ ورنہ

مصنف: .... ابن النحاس دمشقی رحمہ اللہ

ترجمہ: .... حافظ فیض اللہ ناصر

اشاعت اول .... فروری 2012ء

پاکستان میں ہماری کتب مندرجہ ذیل اداروں سے مل سکتی ہیں

- لاہور: دارالاندلس 37230549 ۔ دارالسلام شوروم 37232400 ۔ مکتبہ قدوسیہ 37230585 ۔ مکتبہ سلفیہ 37237184 ۔ کتاب سرائے 37320318 ۔ اسلامی اکیڈمی 37357587 ۔ نعمانی کتب خانہ 37321865 ۔ مکتبہ رحمانیہ 37224228 ۔ مکتبہ دارالہدیٰ 37639557 ۔ البلاغ 35717842 ۔
- راولپنڈی: کتب خانہ مجیدیہ کشمیری بازار 5535168 ۔ دارالفکر اسلامی 0321-5216287 ۔ مکتبہ عائشہ 0321 5075075, 051-5551014 ۔
- اسلام آباد: المسعود اسلامک سنٹر 2261356 ۔ البلاغ 2261420 ۔ دارالسلام شوروم 0321-5370378 ۔ الہدیٰ انٹرنیشنل 0321-8014008, 051-4434615 ۔
- کراچی: فضلی سنز 32212991 ۔ مکتبہ دارالقرآن 021-32211998 ۔ علمی کتب خانہ اردو بازار 32628939 ۔
- فیصل آباد: مکتبہ اسلامیہ بیرون امین پور بازار 63 ۔ مکتبہ الحمد امین پور بازار 041-2629292, 0300-662802
- پشاور: معراج کتب خانہ 214720 ۔ حیدرآباد: مکتبہ دعوت السلفیہ 0333-2607264
- سیالکوٹ: مکتبہ رحمانیہ ناصر روڈ سیالکوٹ 052-4591911 ۔ مکتبہ الاذان 0332-8767888

دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

رحمن مارکیٹ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون: 042-37361428, 0300-4453358

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنبیہ الغافلین

غافلو! ڈر جاؤ ورنہ...

کبیرہ گناہوں کی دوڑ میں
اندھا دھند دوڑنے والوں اور
اپنے عبرتناک انجام سے
غافل بدنصیبوں کیلئے
تازیانۂ عبرت

دارالابلاغ
DARULIBLAGH

مصنف: ابن النحاس دمشقی رحمہ اللہ
ترجمہ: حافظ فیض اللہ ناصر

دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز لاہور پاکستان
فون: 0300-4453358

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ

کے نام سے شروع کرتا ہوں

جو بڑا ہی مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے

إِن تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ

نُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُم

مُّدْخَلًا كَرِيمًا (النساء ۳۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئینہ

غافلو! ڈر جاؤ ورنہ......

- حرفِ تمنا ۱۷
- نقش اولیں ۱۸
- مقدمہ ۲۰

باب : ۱

نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی فضیلت

- امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی فضیلت ۲۳
- امر بالمعروف ونہی عن المنکر فرض کفایہ ۲۶
- امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے وجوب کی شروط ۲۷
- مسلمان ہونا اور مکلّف ہونا ۲۷
- استطاعت رکھنا ۲۷
- یہ فریضہ ہر شخص پر واجب ہے ۲۸
- منکِر اور منکَر کی شروط ۲۸

باب : ۲

فریضہ کی ادائیگی کے منکر

- اس فریضہ کی ادائیگی سے انکار اور انکار کی کیفیت و درجات ۳۲

باب : ۳

نیکی کا حکم نہ کرنے والوں کی گرفت وسزا

- امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے ترک پر ترہیب ۳۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب : ۴

بے عمل مبلغین کا انجام

- بے عمل واعظ ومبلغ کا انجام ۴۴

باب : ۵

ہلاکت خیز گناہوں کی دنیا

- ہلاکت خیز گناہوں کی دنیا اور صغیرہ اور کبیرہ میں فرق ۴۷
- شرک کا ارتکاب کرنا ۵۰
- ناحق قتل کرنا ۵۰
- زنا کا ارتکاب کرنا ۵۲
- عملِ قومِ لوط ۵۶
- شراب نوشی ۵۹
- چوری اور بہتان تراشی ۶۲
- جھوٹی گواہی ۶۴
- مال غصب کرنا ۶۵
- میدانِ جنگ سے فرار ہونا اور سود خوری ۶۷
- بغیر حق کے یتیم کا مال کھانا ۷۰
- والدین کی نافرمانی کرنا ۷۲
- قطع رحمی (قریبی رشتہ داروں سے بول چال و تعلق ختم کرنا) ۷۴
- رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنا ۷۷
- بلاعذر گواہی نہ دینا اور جھوٹی قسم اٹھانا ۷۸
- بلاعذر رمضان کا روزہ چھوڑنا ۸۰
- ناپ تول میں کمی کرنا ۸۱
- بلاعذر نماز کو اوقاتِ مقررہ سے تقدیم پہلے یا بعد میں ادا کرنا ۸۳
- بلاوجہ کسی مسلمان کو زدوکوب کرنا ۸۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- صحابہ رضی اللہ عنہم پر دشنام طرازی اور گالی گلوچ کرنا ۸۵
- رشوت ستانی ۸۵
- دیوثی (فقدان غیرت وحمیت) ۸۶
- دلالی کرنا اور زکوۃ ادا نہ کرنا ۸۷
- قرآن کریم یاد کرنے کے بعد بھلا دینا ۹۰
- جانوروں کو آگ سے جلانا ۹۰
- طاقت ہوتے ہوئے بھی نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے سے باز رہنا ۹۱
- اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا ۹۱
- اللہ کی پکڑ سے بے خوف ہونا ۹۱
- اہل علم اور اہل قرآن پر حملہ آور ہونا اور ظہار کرنا ۹۲
- بلا عذر خنزیر یا مردار کا گوشت کھانا ۹۲
- بلا عذر بیوی کا اپنے خاوند کے بستر پر آنے سے انکار کرنا ۹۲
- جادو کرنا یا کروانا ۹۳
- بیوی سے بحالت حیض جماع کرنا ۹۵
- چغل خوری ۹۶
- غیبت ۹۸
- بہتان تراشی ۱۰۵
- پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا ۱۰۷
- مالی وجسمانی استطاعت وطاقت ہونے کے باوجود حج نہ کرنا ۱۰۸
- تقدیر کو جھٹلانا ۱۰۹
- تین دن سے زائد قطع تعلقی رکھنا ۱۱۰
- آزاد شخص کو بیچ ڈالنا ۱۱۳
- مزدور کی اجرت نہ دینا اور بغاوت وسرکشی کرنا ۱۱۴
- وعدہ خلافی اور عہد شکنی کرنا ۱۱۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- دنیوی مقاصد کی خاطر بیعت توڑ دینا ۱۱۶
- کاہن اور نجومی کی باتوں کی تصدیق کرنا ۱۱۷
- ستاروں کو بارش برسنے کا سبب قرار دینا ۱۱۹
- ذی روح کی تصویر بنانا ۱۲۰
- نشانہ بازی کے لیے کسی جاندار چیز کو پکڑنا ۱۲۱
- بغیر شرعی سبب کے مسلمان سے لڑائی کرنا ۱۲۲
- اپنے والدین کو لعن وطعن کروانے کا سبب پیدا کرنا ۱۲۳
- ایک کے بدلے میں دو گالیاں دینا ۱۲۴
- مطلق طور پر گالی دینا ۱۲۴
- مسلمانوں کے عیوب ٹٹولنا ۱۲۵
- برے القابات دینا اور غیر اللہ کی قسم اُٹھانا ۱۲۶
- اپنے باپ یا مالک کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرنا ۱۲۷
- نسب میں طعن کرنا ۱۲۹
- میت پر نوحہ کرنا ۱۳۰
- مصیبت میں رخسار پیٹنا اور گریبان چاک کرنا ۱۳۲
- کسی مسلمان کو کافر یا اللہ کا دشمن کہنا ۱۳۳
- فال نکلوانا یا نکالنا اور زمانے کو گالی دینا ۱۳۴
- شراب سے متعلقہ جملہ امور میں شرکت کرنا ۱۳۵
- جھوٹی قسم کے ذریعے اپنا مال بیچنا ۱۳۶
- زکوۃ کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا ۱۳۷
- جوا کھیلنا ۱۳۷
- کسی مسافر کو پانی کے استعمال سے روکنا ۱۳۸
- احسان جتلانا ۱۳۸
- تکبر کی نیت سے کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکانا ۱۳۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

* حکمران اور بادشاہ کا ظلم اور غیر شرعی فیصلے کرنا ۱۴۰
* حکمرانوں کا عوام کو دھوکہ دینا ۱۴۲
* حکمران کا عوام کی ضروریات پورا نہ کرنا ۱۴۳
* عہدہ و منصب دینے میں اقرباء پروری کی روش اپنانا ۱۴۴
* دین میں نئی ایجادات کرنا اور فیصلہ کرنے میں رشوت لینا ۱۴۵
* تکبر کرنا ۱۴۶
* مسلمانوں کو اذیت اور گالی دینا ۱۵۰
* اکڑ اکڑ کر اور اِترا کر چلنا ۱۵۰
* جھوٹ بولنے کا عادی ہو جانا ۱۵۱
* حیلہ کرنا ۱۵۴
* بخیلی اور کنجوسی ۱۵۵
* احسان فراموشی کرنا اور حسد ۱۵۸
* بری ہمسائیگی ۱۶۰
* جاسوسی کرنا ۱۶۲
* ظلم کی مدد کرنا، اسے عزت بخشنا اور اس سے محبت کرنا ۱۶۳
* دوُرخا پن اپنانا ۱۶۴
* شر کے سبب سے لوگوں سے عزّت کروانا ۱۶۵
* خیانت کرنا ۱۶۶
* بیوی سے پیٹھ کی طرف سے مجامعت کرنا ۱۶۸
* ہم جنس پرستی اور خودکشی کا ارتکاب کرنا ۱۶۹
* ذِمی کو ناحق قتل کرنا ۱۷۲
* بلاضرورت حرام کھانا ۱۷۲
* درہم و دینار کو توڑنا ۱۷۳
* زمین غصب کرنا ۱۷۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

* غنڈہ گردی اور بدمعاشی کرنا ۱۷۵
* عبادات میں ریاکاری کرنا ۱۷۶
* مسلمان کا استہزاء وتمسخر اڑانا ۱۷۸
* اولیاء اللہ سے ناحق عداوت رکھنا ۱۸۰
* حلقہ (مجلس) کے درمیان میں بیٹھنا ۱۸۰
* رضائے الٰہی کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے علم حاصل کرنا ۱۸۰
* کتمان علم کا مظاہرہ کرنا اور تفسیر بالرائے کرنا ۱۸۲
* قرآن میں جھگڑا کرنا ۱۸۳
* بے دھیانی میں شر انگیز اور فتنہ خیز بات کہنا ۱۸۴
* جان بوجھ کر نمازِ عصر چھوڑنا ۱۸۴
* رکوع وسجود میں مقتدی کا امام سے پہلے سر اٹھانا ۱۸۶
* نمازی اور اس کے سترہ کے درمیان سے گزرنا ۱۸۷
* واپس نہ کرنے کی نیت سے قرض لینا ۱۸۸
* حق مہر ادا نہ کرنے کی نیت سے عورت سے شادی کرنا ۱۹۰
* حلالہ کرنا یا کروانا ۱۹۰
* غلام کا اپنے مالک سے بھاگ جانا ۱۹۱
* جمعہ کے دوران لوگوں کی گردنیں پھلانگنا ۱۹۲
* بغیر عذر کے جمعہ چھوڑنا ۱۹۳
* ٹیکس وصول کرنا ۱۹۴
* سفارش کروانے کے لیے دیے جانے والے تحائف قبول کرنا ۱۹۵
* اپنے آقا، غلام یا رشتہ داروں کو زائد چیز دینے سے انکار کرنا ۱۹۶
* میاں بیوی میں سے کسی کا دوسرے کے راز فاش کرنا ۱۹۹
* عورت کا اپنی قوم میں غیر کو داخل کرنا اور آدمی کا اپنے بچے سے انکار کرنا ۲۰۰
* عورت کو اس کے خاوند اور غلام کو اس کے آقا کے خلاف بھڑکانا ۲۰۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- بغیر کسی تکلیف کے خاوند سے طلاق مانگنا ۲۰۲
- عورت کا باریک لباس پہننا ۲۰۲
- نابینا شخص کو صحیح راستے سے بھٹکانا ۲۰۳
- زمین کے نشانات مٹانا ۲۰۴
- چوپائے سے جفتی کرنا ۲۰۴
- مردوں کا ریشم پہننا ۲۰۵
- مردوں کا سونا پہننا ۲۰۶
- سونے چاندی کے برتن استعمال کرنا ۲۰۷
- مرد وعورت کا ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرنا ۲۰۸
- (ماتحتوں پر بے جا) سختی برتنا ۲۰۹
- اپنے غلام کو خصی کر دینا یا اس سے لڑائی جھگڑا کرنا ۲۱۰
- میت کی ہڈی توڑنا ۲۱۰
- چہرے پر داغ لگانا ۲۱۰
- بلی کو باندھنا تاکہ وہ بھوکی پیاسی مر جائے ۲۱۱
- کسی بھی مسلمان کو حقیر سمجھنا ۲۱۲
- وِگ (مصنوعی بال) لگانا یا لگوانا ۲۱۳
- جسم کو گودنا یا گودوانا ۲۱۴
- چہرے کے بال اکھاڑنا اور دانت باریک کرنا ۲۱۵
- اپنے استقبال میں لوگوں کے کھڑے ہونے کو پسند کرنا ۲۱۵
- باطل کی خاطر جھگڑنا اور اس کی تائید کرنا ۲۱۶
- موسیقی سننا اور چوسر کھیلنا ۲۱۷
- وصیت میں تکلیف یا نقصان پہنچانا ۲۱۸
- عورتوں کا قبرستان جانا ۲۱۹
- قبروں پر مساجد بنانا اور ان پر چراغاں کرنا ۲۲۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انصار سے بغض رکھنا ۲۲۲

باب : ۶

صغیرہ گناہوں کی ہولناکیاں

جملہ صغائر کا بیان ۲۲۴
غیر محرم کو دیکھنا ۲۲۶
بغیر اجازت لوگوں کے گھروں میں داخل ہونا ۲۲۹
غیبت سننا اور استطاعت کے باوجود غیبت کرنے والے کو منع نہ کرنا ۲۲۹
سنن راتبہ، دعائے استفتاح اور رکوع وسجود کی دعائیں نہ پڑھنا ۲۲۹
بہت زیادہ جھگڑا کرنا اور اوباش لوگوں کے ساتھ بیٹھنا ۲۳۰
ممنوعہ اوقات میں نماز پڑھنا اور مسجد میں خرید وفروخت کرنا ۲۳۰
گندگی کو مسجد میں پھینکنا یا بالکل چھوٹے بچوں اور پاگلوں کو مسجد میں لانا ۲۳۱
دورانِ خطبۂ جمعہ باتیں کرنا ۲۳۱
جمعہ کی دوسری اذان کے بعد خرید وفروخت کرنا ۲۳۲
نماز میں فضول حرکات کرنا ۲۳۲
نماز میں ہنسنا اور رکوع وسجود پورے نہ کرنا یا پشت کو سیدھا نہ کرنا ۲۳۳
قرآن کی قراءت میں غلطیاں کرنا ۲۳۵
قبلہ کی طرف رُخ یا پیٹھ کر کے قضائے حاجت کرنا ۲۳۶
راستے، سایہ دار جگہ، پانی کے گھاٹ یا لوگوں کے بیٹھنے کی جگہ پر پیشاب کرنا ۲۳۶
پیشاب کرتے ہوئے باتیں کرنا یا ایک دوسرے کی شرمگاہ دیکھنا ۲۳۷
روزہ کی حالت میں بوسہ لینا کہ جس سے شہوت بھڑکنے کا اندیشہ ہو ۲۳۷
روزوں کا وصال کرنا ۲۳۷
مشت زنی کرنا اور اجنبی عورت سے جماع کے سوا مباشرت کرنا ۲۳۸
اجنبی مرد وعورت کا خلوت اختیار کرنا ۲۳۸
عورت کا خاوند یا محرم کے بغیر سفر کرنا ۲۳۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- اشیائے خوردنی ذخیرہ کرنا ۲۳۹
- خریداری کے ارادہ کے بغیر ہی چیز کی قیمت بڑھانا ۲۴۰
- جانور کے پستانوں میں دودھ روکے رکھنا ۲۴۰
- اپنے مسلمان بھائی کے سودے پر سودا کرنا ۲۴۰
- شہری کا دیہاتی کے لیے تجارت کرنا اور تجارتی قافلوں سے ملنا ۲۴۰
- بغیر وضاحت کے عیب دار چیز فروخت کرنا ۲۴۱
- شراب بنانے والے کو انگور یا کھجور فروخت کرنا ۲۴۱
- مال ضائع کرنا ۲۴۱
- مسلمان بھائی کی منگیتر کو اپنے نکاح کا پیغام بھیجنا ۲۴۱
- بغیر شکار یا کھیتی کی نگہبانی کے کتا رکھنا ۲۴۲
- مسلمان کا کافر کے لیے تجارت کرنا ۲۴۲
- نجاست کو بدن پر ملنا اور بغیر ضرورت کے برہنہ ہونا ۲۴۲
- بلا عذر غسل واجب کو مؤخر کرنا اور اذان کے بعد مسجد سے نکل جانا ۲۴۳
- مسجد میں تھوکنا ۲۴۳
- لہسن، پیاز یا کوئی بدبودار چیز کھا کر مسجد میں آنا ۲۴۴
- مال بڑھانے کے لیے لوگوں سے سوال کرنا ۲۴۵
- اللہ کے لیے مانگنے والے کو باوجودِ استطاعت نہ دینا ۲۴۶
- تیر اندازی سیکھ کر بھلا دینا ۲۴۷
- نبی ﷺ کا اسمِ مبارک سن کر درود نہ بھیجنا ۲۴۸
- جاہ و مال کی حرص رکھنا ۲۴۹
- لونڈی یا اس کے بچے میں سے ایک کو فروخت کر کے ان میں جدائی ڈالنا ۲۵۰
- حرمِ مکہ کے درخت کا کچھ حصہ کاٹنا ۲۵۱
- اِذخر کے سوا کوئی اور بوٹی، پودا یا پتے کاٹنا اور حرم سے شکار کو بھگانا ۲۵۱
- بلا ضرورت مکہ میں مسلح پھرنا ۲۵۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- اہل مدینہ کو خوفزدہ کرنا یا ان کے متعلق بُرا ارادہ رکھنا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۹۷
- مدینہ میں کوئی بدعت ایجاد کرنا یا وہاں کسی بدعتی کو جگہ دینا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۹۸
- مدینہ کے درخت یا گھاس وغیرہ کاٹنا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۹۸
- حائضہ عورت کی رضامندی کے بغیر اسے طلاق دینا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۵۲
- خاوند کے علاوہ کسی اور میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منانا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۵۲
- مالدار شخص کا ٹال مٹول کرنا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۵۲
- اضافی پانی کے استعمال سے منع کرنا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۵۳
- کاہن کی کمائی اور کتے کی خرید وفروخت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۵۳
- مرد وعورت کا بالوں کو سیاہ خضاب لگانا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۵۳
- مردوں کا ہاتھوں پر مہندی وغیرہ لگانا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۵۴
- عورت کا خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۵۵
- ''بادشاہوں کا بادشاہ'' نام رکھنا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۵۵
- پہلے بیٹھے ہوئے شخص کو اس کی جگہ سے اٹھانا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۵۵
- تیسرے شخص کی موجودگی میں دو کا آپس میں سرگوشی کرنا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۵۶
- نا دیدہ خواب بیان کرنا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۵۷
- باطل امور میں غور وخوض کرنا اور کافر کو سلام کہنے میں پہل کرنا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۵۸
- جانور وغیرہ پر لعنت کرنا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۵۸
- فوت شدگان کو گالی دینا اور جانور کے گلے میں گھنٹی باندھنا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۵۹
- بلا ضرورت فصاحت و بلاغت اور لفاظی سے آراستہ پیچیدہ گفتگو کرنا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۶۰
- قبر کو روندنا یا اس پر بیٹھنا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۶۰
- آدمی کا زعفران سے رنگے کپڑے پہننا اور بلا وجہ کثرت سے ہنسنا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۶۱
- عورت کا گھر سے خوشبو لگا کر نکلنا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۶۲
- زکوۃ میں ناقص اور گھٹیا مال نکالنا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۶۲
- شک کے دِن روزہ رکھنا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۶۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- دو بیویوں میں سے ایک کو دوسری پر ترجیح دینا ۲۶۳
- عطیہ دینے میں اولاد میں سے کسی ایک کو خاص کرنا ۲۶۴
- بے پردہ چھت پر سونا ۲۶۴
- پیٹ کے بل لیٹنا اور طغیانی کے وقت بحری سفر کرنا ۲۶۵
- ہبہ کر کے واپس لینا ۲۶۵
- جس گناہ پر اللہ نے پردہ ڈالا ہوا سے خود ہی ظاہر کر دینا ۲۶۶
- عالم اور پیشوا کا گناہ کرنا ۲۶۶

باب : ۷

رسول اللہ ﷺ نے جن امور سے منع فرمایا

- نبی ﷺ کے منع کردہ امور کا بیان ۲۶۷
- نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے ۲۶۷

باب : ۸

جملہ بدعات ومنکرات

- جملہ بدعات ومنکرات کا بیان ۲۸۲
- مباح، حسن اور قبیح ۲۸۴
- مساجد میں پیش آمدہ بدعات ومنکرات کا بیان ۲۸۵
- بازاروں اور شاہراہوں پر بدعات ومنکرات ۲۹۱
- حجاج کرام سے سرزد ہونے والی منکرات ۲۹۵
- شادی بیاہ کے مواقع پر ہونے والی بدعات ومنکرات ۲۹۸
- جنازہ اور قبرستان سے متعلقہ بعض منکرات ۳۰۰
- عیدین، تہواروں اور مختلف مواسم کی بدعات ۳۰۴
- مختلف انواع کی جملہ منکرات ۳۰۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف تمنا

غفلتوں کے مریض

محمد دین کی حالت بتا رہی تھی کہ اس کی زندگی کی سانسوں کی مالا ابھی ٹوٹنے ہی والی ہے۔ سب عزیز و اقارب اور دوست احباب اس کے گرد اکٹھے ہو چکے تھے۔ کچھ نے تو اس کی نازک اور تکلیف دہ صورت حال دیکھ کر آہستہ آہستہ سورت یٰسین بھی پڑھنی شروع کر دی تھی کہ اس بیچارے کی جان نکلنے کے مراحل آسان ہو جائیں۔

ایسی حالت میں محمد دین جو ابھی ہوش و حواس میں بیدار تھا، بے قراری و اضطراب سے کروٹیں بدلتے ہوئے پکار رہا تھا...... ہائے! مجھے کیا پتہ تھا کہ کسی دن اچانک موت آ جاتی ہے...... اور اتنی جلدی آ جاتی ہے!!؟...... میں نے تو سوچ رکھا تھا ابھی کافی زندگی پڑی ہے کبھی موقع پا کر اپنے گناہوں کی زندگی کو ترک کر کے اپنے مولا کریم کو منا لوں گا...... لیکن...... لیکن ہائے افسوس!...... میں ساری زندگی غفلت کی نذر کر چکا ہوں۔ میں نے کونسا ایسا گناہ ہے جس کا ارتکاب نہیں کیا۔ ہر چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے گناہ سے میں نے اپنے دامن کو ضرور آلودہ کیا ہے۔ ہائے میری زندگی کے چند سال...... اور بڑھ جائیں...... تاکہ میں اپنی غفلتوں اور بغاوتوں کا ازالہ کر سکوں۔ ہر گناہ کو چھوڑ کر...... نیکی کے لباس میں ملبوس ہو جاؤں...... ہائے! میری غفلت و سستی مجھے لے ڈوبی...... ہائے! میں اپنی موت سے غافل ہو کر پہاڑوں جتنے بڑے بڑے کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتا رہا...... ہائے بدقسمتی میں نے ایک بار بھی اپنے رب سے معافی نہ مانگی۔

ایسے ہی ندامت و شرمندگی اور حسرت کے واویلے مچاتے ہوئے اس کی جان نکل گئی اور بت بے جان و خاموش، ساکت و جامد چارپائی پر...... سب رشتہ داروں کے درمیان...... پڑے کا پڑا رہ گیا...... کوئی اس کے کام نہ آ سکا اور فرشتہ اجل اس کی جان قبض کر کے یہ جا وہ جا، آخر رب کریم کے حضور جا حاضر ہوا۔

قارئین محترم......! یہ کتاب بھی ایسے ہی غفلتوں کے مارے لوگوں کے لیے تازیانۂ عبرت ہے جو گناہوں کی دوڑ میں بلا سوچے سمجھے اندھا دھند دوڑے چلے جا رہے ہیں۔ یہ کتاب ہمیں یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیغام دے رہی ہے کہ موت سے پہلے پہلے تھوڑی دیر کے لیے...... زندگی کی مصنوعی مصروفیتوں کو روک کر سوچیے...... گناہوں کی شاہراہ پر گامزن اپنے سفر زیست کا ٹریک بدل کر اللہ رب العالمین کی پناہ و بخشش کے حصار میں پناہ لیجیے...... غفلتوں کے دبیز پردے ہٹائیے...... کبیرہ گناہوں کے ارتکاب سے اپنا دامن بچائیے...... تاکہ زندگی جنت الفردوس کے مکین کی صورت میں گزرے...... زندگی، جنتوں کے متلاشی مسافر کی حیثیت سے بسر ہو...... اور آخر میں اللہ رب العزت کی مغفرتوں، رحمتوں اور بخششوں کے حصار میں زندگی بسر کر کے...... اس کی رضا کا سرٹیفکیٹ حاصل کر کے...... جنتوں کے مالک بن جائیں۔ ان شاء اللہ

اس کتاب کا اصل نام تنبیہ الغافلین ہے اور یہ مشہور علامہ سمرقندی کی کتاب نہیں بلکہ علامہ ابن النحاس کی بے مثال تالیف ہے۔ یہ علامہ سمرقندی کی کتاب سے بالکل مختلف اور زیادہ مفید و مؤثر کتاب ہے۔ جسے فاضل و قابل نوجوان عالم دین جناب حافظ فیض اللہ ناصر صاحب نے اردو قالب میں ڈھالا ہے اور الشیخ امان اللہ العاصم نے نظر ثانی فرمائی ہے۔

بلاشبہ کبیرہ گناہوں کی نشاندہی...... ان سے بچاؤ کی تراغیب...... اور کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرنے والوں کے لیے عبرتناک والمناک الٰہی سزاؤں کی نشاندہی کرنے والی یہ واحد جامع و مفصل مگر مختصر کتاب ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ ایسے خطرناک صغیرہ گناہوں کی نشاندہی بھی کرتی ہے کہ جنھیں ہم بہت ہلکا اور معمولی خیال کرتے ہوئے اپنی عملی زندگی کا حصہ بنائے ہوئے ہیں لیکن یہ بظاہر صغیرہ گناہ اللہ اور اس کے رسولﷺ کی ناراضی کا سبب بنتے ہیں۔ امید واثق ہے کہ اللہ کریم اسے مصنف، مترجم اور اس پر کسی بھی طرح کام کرنے والے حضرات کے لیے توشہ آخرت بنائے گا۔ الٰہی! ہمارے گناہوں سے صرف نظر کرتے ہوئے ہماری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما اور غفلتوں کے پردے جو ہماری آنکھوں پر پڑ چکے ہیں ان کو دور فرما کر کبیرہ و صغیرہ گناہوں کی دلدل میں دھنسنے سے بچا...... ہم تیرے ہی در کے سوالی و منگتے ہیں اور ہمیشہ رہیں گے۔ ان شاء اللہ......

والسلام

خادم کتاب وسنت

محمد طارق شمس

۲۹ فروری ۲۰۱۲ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض مترجم

نقش اولیں

نام بھی بسا اوقات دھوکہ دیتے ہیں، آج سے تقریباً ایک برس قبل ایک عزیز کے گھر بغرض ملاقات گیا، اپنی عادتِ بد سے مجبور ہو کر ان کی ایک چھوٹی سی لائبریری، کہ جس کے متعلق پہلے سن چکا تھا، دیکھے بنا چین نہیں آ رہا تھا۔ سلام و کلام کے رسمی کلمات ادا کر کے بہت جلد ہی ان کے کتب خانہ کی زیارت کے شوق کا اظہار کیا تو انھوں نے بصد خوشی اجازت دے دی اور کچھ ہی دیر بعد کتابیں میرے ہاتھوں میں آ کر دل کو سرور پہنچانا شروع ہو گئیں۔ دیکھتے دیکھتے ایک کتاب پر نظر پڑی، کتاب کے نام نے مندرجات دیکھنے کا شوق دلایا، یہاں تک کہ میں اسی کتاب میں کھو کر رہ گیا۔ اس کے بعد مزید دیکھنے کا وقت نہ رہا اور وہاں سے یہ فیصلہ کر کے نکلا کہ میں اس کتاب کا اردو دان طبقہ کے لیے ترجمہ کروں گا۔

کچھ روز بعد جب واپس لاہور آیا تو سب سے پہلے محدث لائبریری، ماڈل ٹاؤن لاہور اس کتاب کی تلاش میں گیا تو وہاں ہمارے ایک دیرینہ محسن نے بتایا کہ اس کتاب کا تو پہلے سے ترجمہ ہو چکا ہے۔ یہ سن کر خوشی بھی ہوئی کہ قوم میں ابھی زہد و تقویٰ کی روشن کم تو ہوئی ہے لیکن ختم نہیں اور تزکیۂ نفس کا ذوق ابھی باقی ہے۔ لیکن ساتھ ساتھ نہاں خانۂ دل سے ایک حسرت بھری صدا بھی نکلی کہ تجھے اس سعادت سے محروم کر دیا گیا ہے۔

چند دنوں بعد ایک دوست سے اس کا تذکرہ کیا تو اس نے بتایا کہ ہاں امام سمرقندیؒ کی کتاب "تنبیہ الغافلین" کا ترجمہ مکتبہ رحمانیہ سے شائع ہو چکا ہے۔ جب میں نے امام سمرقندی رحمہ اللہ کا نام سنا تو امیدیں پھر سے جوان ہونا شروع ہو گئیں، کیونکہ ہمارے ممدوح مصنف کا نام "سمرقندی" نہیں بلکہ ابن النحاس دمشقی رحمہ اللہ تھا۔ لہٰذا اس مسئلے کی تحقیق کے لیے اردو بازار کا رخ کیا اور بسیار جستجو کے بعد یہی معلوم پڑا کہ یہ سعادت ہمیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی نصیب ہوتی ہے، چنانچہ اسی شوق کے تحت ترجمے کا آغاز کر دیا۔

کتاب کا بغور جائزہ لینے کے بعد فیصلہ یہ ہوا کہ پہلے چار ابواب کے ترجمے کے بجائے اردو استفادہ کیا جائے، کیونکہ اس میں کچھ تکرار اور طوالت محسوس ہو رہی تھی، لہٰذا فائدے کی تمام باتیں لے کر غیر ضروری ابحاث کو شامل کتاب نہ کیا جائے، تاکہ قارئ کتاب کو بلاوجہ تکرار اور طول بیانی کا صدمہ نہ سہنا پڑے، البتہ آخری تین ابواب کا مسلسل ترجمہ کیا جائے۔ چنانچہ اسی پروگرام کے مطابق بارگاہِ الٰہی سے توفیق عمل طلب کی اور اس کتاب پر کام شروع کر دیا، جو کہ اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت سے پایۂ تکمیل کو پہنچا اور آج ہدیۂ قارئین ہے۔ میں اس گراں بار ذمہ اری کو کس قدر نبھا پایا ہوں، یہ فیصلہ معزز قارئین ہی کریں گے۔

آخر میں اپنے ان چند محسنین کا ذکر نہ کرنا نہایت ناسپاسی سمجھتا ہوں کہ جو کسی بھی طرح اس کتاب کی تیاری میں میرے معاون رہے۔ ان میں سے اولین لائق کر برادرم حافظ فہد اللہ مراد ہیں، جن سے علمی استفادہ کے علاوہ فن ترجمانی میں کسبِ فیض کیا اور وہ برابر راہنمائی فرماتے رہے، علاوہ ازیں اس کتاب کے قلمی مسودے کو کمپیوٹر کتابت میں ڈھالنے کی ذمہ داری حافظ ابوسفیان نے اور اس کی تزئین و آرائش کا فریضہ بھائی زاہد محمود نے بخوبی سرانجام دیا۔ ان کے علاوہ برادرم جناب محمد طاہر نقاش صاحب کی خصوصی توجہ اور غیر معمولی دلچسپی بھی ہدیۂ تشکر کی مستحق ہے، کہ انھوں نے اس کتاب کو کئی مراحل سے گزار کر زیورِ طباعت سے آراستہ کیا اور خوب سے خوب تر بنانے کی کوشش کی۔ میں اپنے ان تمام محسنوں کی ذرّہ نوازی پر عمیق قلب سے ممنون ہوں۔ باری تعالیٰ انھیں خیر کثیر سے نوازے اور اس ادنیٰ سی خدمت کو میرے، میرے والدین اور اساتذہ کرام کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

بندۂ عاجز

حافظ فیض اللہ ناصر

فاضل جامعہ لاہور الاسلامیہ، لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

بسم الله الرحمن الرحيم

نَحْمَدُكَ اللّٰهُمَّ عَلَى سَتْرِكَ الْجَمِيلِ ، وَنَشْكُرُكَ عَلٰى بِرِّكَ الْجَزِيلِ وَصَلَاتِكَ الْكَلَامَةِ وَبَرَكَاتِكَ الشَّامِلَةِ عَلٰى سَيِّدِ الْخَلْقِ أَجْمَعِيْنَ ، مُحَمَّدٌ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ ﷺ ، وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَالتَّابِعِيْنَ ، وَتَابِعِهِمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔

أَمَّا بَعْدُ:

سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ)) ثَلَاثًا قُلْنَا: لِمَنْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ)) ❶

"دین خیر خواہی کا نام ہے۔" آپ ﷺ نے یہ تین مرتبہ فرمایا: ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کس کے لیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ، اس کی کتاب، اس کے رسول اور مسلمانوں کے ائمہ اور ان کے عام لوگوں کے لیے۔"

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

❶ صحيح بخاری، كتاب الايمان، باب قول النبی ﷺ: النصيحة لله ولرسوله، ترجمه اسباب حديث ۵۷۔ صحيح مسلم، كتاب الايمان: ۱/ ۷۴، باب بيان أن الدين النصيحة: ح: ۵۵۔ سنن ابی داؤد، كتاب الادب، باب فی النصيحة، ح: ۴۹۴۴۔ سنن ترمذی، ابواب البر والصلة، باب ماجاء فی النصيحة، ح: ۱۹۲۶۔ سنن نسائی، كتاب البيعة، باب النصيحة للامام، ح: ۴۱۹۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: أَحَبُّ مَا تَعَبَّدَ لِی عَبْدِی بِه النُّصْحُ لِی))

"اللہ عزوجل فرماتے ہیں: بندہ مجھے سب سے زیادہ پسند یدہ جو میری بندگی کرتا ہے، وہ (دوسروں کی) خیر خواہی ہے۔" ❶

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ لَّا يَهْتَمُّ بِأَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ)) ❷

"جو مسلمانوں کے معاملات (کے پاس ولحاظ) کا اہتمام نہیں کرتا، وہ ان سے نہیں ہے۔"

میری اس کتاب کا مرکزی موضوع درحقیقت مسلمانوں کی خیر خواہی ہی ہے، جو امر بالمعروف ونہی عن المنکر پر مشتمل ہے۔ چنانچہ میں نے لوگوں کو جہالت وضلالت اور غفلت و معصیت کی نیند سے بیدار کرنے کے لیے یہ کتاب مرتب کی ہے اور اس کا نام: ((تنبیہ الغافلین عن أعمال الجاهلین وتحذیر السالکین من أفعال الهالکین)) رکھا ہے اور اسے مندرجہ ذیل سات ابواب پر مرتب کیا ہے:

◆ ۱ الباب الأول:

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی فضیلت، اس کے فرضِ کفایہ ہونے اور مُنکِر و مُنکَر کی شروط کا بیان

◆ ۲ الباب الثانی:

انکار کی کیفیت اور درجات

◆ ۳ الباب الثالث:

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے ترک پر ترہیب

◆ ۴ الباب الرابع:

نیکی کا حکم دینے لیکن خود نیکی کا اہتمام نہ کرنے اور برائی سے روکنے لیکن خود باز نہ

---

❶ مسند احمد: ۵/ ۲۵۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۸/ ۲۰۶، ح: ۷۸۳۳۔

❷ المعجم الصغیر للطبرانی: ۹۰۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنے کا گناہ۔

❺ الباب الخامس:

جملہ صغائر و کبائر کا بیان

❻ الباب السادس:

ان امور کا بیان جن سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

❼ الباب السابع:

جملہ بدعات ومنکرات کا بیان

میں باری تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہوں کہ وہ روزِ قیامت میرے خلاف حجت قائم نہ کرے، کیونکہ میں نے حتی الوسعت اپنے علم کے مطابق لوگوں کی راہنمائی اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دینے کی کوشش کی ہے، البتہ مجھے اپنی دینی کوتاہیوں کا مکمل یقین ہے اور میں اپنی بے بسی کا معترف ہوں۔

هو حسبي ونعم الوكيل

امیدوارِ رحمتِ ربِ جلیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب : ۱

فصل :

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی فضیلت

فرمان باری تعالیٰ ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ (آل عمران : ۳/ ۱۱۰)

”تم بہترین اُمت ہو جو لوگوں (کی راہنمائی) کے لیے نکالی گئی ہے، تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا اہتمام کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔“

نیز فرمایا:

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (التوبة : ۹/ ۷۱)

”مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے (یعنی مرد، مردوں کے اور عورتیں عورتوں کی) دوست ہیں، وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں۔“

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کی صفت یعنی امر بالمعروف ونہی عن المنکر پر عمل پیرائی کا ذکر کرتے ہوئے یہ واضح فرمایا ہے کہ جو اس فریضہ سے سبکدوش ہوگا وہ مومنین میں شمار نہیں ہوگا۔ [1]

امام قرطبی رحمہ اللہ اپنی تفسیر میں رقمطراز ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کو مومنین اور منافقین میں بطورِ فرق

[1] الاحیاء للغزالی: ۲/ ۲۸۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھ دیا ہے۔ (یعنی جو اس سے متصف ہوگا وہ مومنین میں اور جو اس سے عاری ہوگا وہ منافقین میں شمار ہوگا)۔'' ❶

اَلْمُؤْمِنَات کے ذکر سے یہ بھی واضح ہوتا کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ عورتوں پر بھی عائد ہوتا ہے اور حسب استطاعت وہ بھی اسے ادا کرنے کی پابند ہیں

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! صاحبِ ثروت لوگ تو بہت سا اجر وثواب کما لیتے ہیں، وہ ویسے ہی نمازیں پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور اسی قدر روزے رکھتے ہیں جس قدر ہم رکھتے ہیں، لیکن وہ صدقہ وخیرات کرتے ہیں (جبکہ ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے اور یوں وہ ہم سے سبقت لے جاتے ہیں)

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَوَلَيْسَ قَدْجَعَلَ اللّٰهُ لَكُم مَاتَصَدَّقُوْنَ بِهٖ، اِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ)) ❷

''کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے (کچھ چیزیں) ایسی نہیں بنائیں جنہیں تم بھی صدقہ کر سکتے ہو؟ یقیناً ہر تسبیح (یعنی سبحان اللہ کہنا) صدقہ ہے، ہر تکبیر (اللہ اکبر کہنا) صدقہ ہے، ہر تحمید (الحمد للہ کہنا) صدقہ ہے، ہر تہلیل (لا الہ الا اللہ کہنا) صدقہ ہے، امر بالمعروف صدقہ ہے اور نہی عن المنکر صدقہ ہے۔''

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلُّ كَلَامِ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ، لَا لَهُ، اِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ، أَوْنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ، أَوْذِكْرَ اللّٰهِ تَعَالىٰ))

❶ تفسير القرطبي: ۴/ ۴۷

❷ صحيح مسلم: كتاب الزكاة، باب بيان أن اسم الصدقة يقع علىٰ كل نوع من المعروف: ۲/ ۶۹۷، مسند احمد: ۵/ ۱۶۷، الأدب المفرد، للبخاري: ۲۲۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بنی آدم کا ہر عمل اس کے حق میں ہونے کی بجائے اس کے مخالف ہوتا ہے، سوائے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے یا ذکرِ الٰہی کے۔'' ❶

امام قرطبی رحمہ اللہ اپنی تفسیر میں حسن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت لائے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَمَرَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ فَهُوَ خَلِيفَةُ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ، وَخَلِيفَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَخَلِيفَةُ كِتَابِهِ)) ❷

''جو شخص نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے تو وہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں اس کا جانشین ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کتاب اللہ کا بھی خلیفہ ہے۔''

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((مَنْ رَأٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ))

''تم میں سے جو شخص برائی دیکھے تو اسے اس (برائی) کو اپنے ہاتھ سے روکنا چاہیے، اگر وہ اس کی استطاعت نہ رکھے تو زبان سے اور اگر وہ اس کی بھی استطاعت نہ رکھے تو اپنے دل سے ہی (برا جانے) اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔'' ❸

اس حدیث مبارکہ میں اس بات کی صراحت فرمائی گئی ہے کہ اگر کوئی شخص طاقت رکھنے کے باوجود ادنیٰ ایمان کو اختیار کرتا ہے تو اس سے گناہ ساقط نہیں ہوگا، لیکن اگر کوئی زبان سے روکنے یا دل میں برا جاننے کی ہی استطاعت رکھتا ہے اور وہ اپنی استطاعت کے مطابق برائی کو ختم کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اس سے گناہ ساقط ہو جائے گا، اگرچہ اس کی بات کو قبول نہ ہی کیا جائے۔

❶ سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب كف اللسان في الفتنة، ح: ۳۹۷۴۔ سنن ترمذی: ابواب الزهد، باب ماجاء في حفظ اللسان: ۲۴۱۲، هٰذاحديث غريب

❷ تفسير القرطبي: ۴/ ۴۷

❸ مسلم: كتاب الايمان، باب بيان كون النهي عن المنكر من الايمان، ۱/ ۶۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا درہ بنت ابی لہب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! لوگوں میں سے بہترین شخص کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَتْقَاهُمْ لِلرَّبِّ وَأَوْصَلُهُمْ لِلرَّحِمِ، وَآمَرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَأَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ)) ❶

''جو ان میں سب سے زیادہ پروردگار سے ڈرنے والا ہو، سب سے بڑھ کر صلہ رحمی کرنے والا ہو، سب سے زیادہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا اہتمام کرنے والا ہو۔''

سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ کی نظر میں سب سے زیادہ عزت والا شہید کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((رَجُلٌ قَامَ اِلٰی وَالٍ جَائِرٍ فَأَمَرَهُ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَتَلَهُ)) ❷

''وہ شخص جو ظالم حکمران کو اچھے کاموں کی نصیحت کرے اور برے کاموں سے منع کرے تو وہ اسے قتل کر ڈالے۔''

امر بالمعروف و نہی عن المنکر فرضِ کفایہ:

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ فرضِ کفایہ ہے اور چند لوگوں کے ادا کرنے سے یہ تمام مسلمانوں کی طرف سے ادا ہو جاتا ہے۔ ❸

امام الحرمین فرماتے ہیں کہ اگر تمام لوگ اس سے سبکدوش ہو جائیں گے تو سبھی گنہگار ہوں گے، اس لیے اسے مہماتِ دین میں سے ایک سمجھنا چاہیے۔ ❹

❶ مسند احمد: ۶/ ۴۳۲

❷ مسند الشامیین: ۴/ ۳۵۶، ح: ۳۵۴۱۔

❸ زوائد الروضة

❹ غياث الأمم للجويني: ۲۶۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل:

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے وجوب کی شروط

اس کی تین شروط ہیں:

① اسلام ② مکلف ہونا ③ استطاعت رکھنا

یہ تینوں متفق علیہا شروط ہیں اور وجہ شروط ذیل میں بیان کی جاتی ہیں۔

① مسلمان ہونا:

اسلام کی شرط اس لیے لگائی گئی ہے کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر درحقیقت اسلام ہی کی اعانت ونصرت سے متعلقہ ایک امر ہے، لہٰذا کوئی ایسا شخص اس کا عامل نہیں ہو سکتا جس کا اسلام سے تعلق نہ ہو۔

② مکلف ہونا:

یہ شرط جملہ عبادات کی ادائیگی اور تمام احکام کو بجا لانے کے لیے یکساں طور پر لاگو ہے کیونکہ بچہ اور پاگل شخص اس کے مکلف نہیں ہیں، اس لیے کہ وہ مرفوع القلم ہیں۔

③ استطاعت رکھنا:

فرمان باری تعالیٰ ہے:

لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (البقرۃ: ۲/ ۲۸٦)

"اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی گنجائش سے بڑھ کر مکلف نہیں بناتا۔"

اسی طرح نبی مکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوهُ وَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَأْفْعَلُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ)) ❶

''جس کام سے میں تمہیں منع کردوں، اس سے اجتناب کرو اور جس کا میں تمہیں حکم دوں، اس پر تم اپنی استطاعت کے مطابق عمل پیرا ہوا کرو۔''

یہ فریضہ ہر شخص پر واجب ہے:

امام نووی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

امر و نہی کا یہ فریضہ صرف علماء کرام اور اصحابِ مراتب کے ساتھ ہی خاص نہیں ہے بلکہ عام مسلمانوں پر بھی ان کی حیثیت و استطاعت کے مطابق واجب ہے۔ ❷

امام الحرمین فرماتے ہیں:

صدرِ اوّل میں عموی مسلمان اپنے حکمرانوں کو بھی غلطیوں پر تنبیہ کر دیا کرتے تھے اور ان کے خلافِ شرع امور پر انہیں زجر و توبیخ بھی کر دیا کرتے تھے، جو اس اجماع پر دلیل ہے کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر صرف اصحابِ مراتب کے ساتھ ہی خاص نہیں ہے۔

منکِر اور منکَر کی شروط:

❁ بعض نے اس فریضہ کا اہتمام کرنے والے شخص کو عادل ہونے سے مشروط کیا ہے اور یہ شرط بھی عائد کی ہے کہ وہ فاسق نہ ہو۔ لیکن اکثر ائمہ نے اس مؤقف کی مخالفت کی ہے جیسا کہ امام نووی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ آمر معروف اور ناہی منکر ہونے کے لیے یہ شرط نہیں ہے کہ وہ جس کا حکم دے، پہلے خود اس پر عمل کرے، اور جس سے دوسروں کو روکے، پہلے خود اس سے باز آئے، ہاں اسے عمل کا اہتمام ضرور کرنا چاہیے، بلکہ اس پر دو چیزیں لاگو ہوتی ہیں: ایک یہ کہ وہ دوسروں کو حکم دے اور دوسرا یہ کہ وہ خود کو بھی اس کا پابند بنائے۔ ❸

امام قرطبی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

❶ صحیح بخاری: کتاب الاعتصام بالکتاب، باب الاقتداء بسنن رسول الله، ۷۲۸۸۔ مسلم: کتاب الفضائل، باب توقیره و ترك اكثار سؤاله...... الخ، ۹/ ۹۷۵

❷ شرح مسلم للنووی: ۲/ ۲۳۔ ❸ شرح مسلم للنووی: ۲/ ۲۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے عامل کے لیے عادل ہونا اہل سنت کے ہاں شرط نہیں ہے بخلافِ معتزلہ، وہ کہتے ہیں کہ برائی کو صرف وہی شخص ختم کر سکتا ہے جو عادل ہو۔ یہ قطعی درست نہیں ہے کیونکہ عدالت تو بہت کم لوگوں میں پائی جاتی ہے جبکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا عمومی اہتمام تمام لوگوں میں ہوتا ہے۔" ❶

امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"فاسق کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ وہ اچھائی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے۔" ❷

❋ منکَر یعنی برائی کے لیے یہ شرط ہے کہ وہ فی الفعل برائی ہو، خواہ چھوٹی ہو یا بڑی۔ ایسا نہیں کہ صرف بڑی برائیوں سے لوگوں کو روکا جائے جبکہ چھوٹی برائیوں کو اس میں شامل نہ کیا جائے، ہرگز نہیں بلکہ ہر برائی سے روکنے کا حکم ہے۔

❋ برائی کے لیے یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ معصیت ہو یعنی اگر بچہ یا پاگل شخص جو کہ مکلف نہیں ہیں، اگر وہ بھی شراب پئیں گے تو انہیں بھی روکا جائے گا، اسی طرح اگر پاگل شخص زنا کا ارتکاب کرتا ہے تو اسے روکنا فرض ہے۔

❋ وہ برائی موجودہ وقت میں ہو رہی ہو، یعنی اگر پہلے سے ہو چکی ہو اور لوگ اس سے بے خبر ہوں تو اسے مخفی ہی رہنے دینا چاہیے، کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے ہی اس گناہ پر پردہ ڈال دیا ہے، تو ایسے کسی کے مستور گناہ کو فاش کر کے اس کی ہتک نہیں کرنا چاہیے۔

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

((مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)) ❸

---

❶ تفسير القرطبي: ۴/ ۴۷ ❷ الاحياء للغزالي: ۲/ ۴۷۵

❸ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء والتوبة، باب فضل الاجتماع علىٰ تلاوة القرآن، ۲/ ۲۰۷۴۔ سنن ابن ماجه، كتاب الحدود، باب الستر على المؤمن ودفع الحدود بالشبهات، ح: ۲۶۴۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔''

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ أَخِيهِ سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ كَشَفَ عَوْرَةَ أَخِيهِ كَشَفَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ حَتّٰى يُفْضِحَهُ بِهَا فِي بَيْتِهِ))

''جو اپنے کسی (مسلمان) بھائی کے گناہوں پر پردہ ڈالتا ہے، اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جو اپنے (مسلمان) بھائی کا راز فاش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا راز بھی فاش کر دیتا ہے، یہاں تک کہ وہ اس کی وجہ سے اس کے گھر میں بھی اسے رسوا کر کے چھوڑتا ہے۔'' ❶

❋ وہ برائی خود بخود واضح ہوئی ہو، یعنی جاسوسی اور ٹوہ لگا کر اس کا پتہ نہ لگایا گیا ہو۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایک گھر (کی چھت) پر چڑھے اور اس گھر میں ایک شخص کو قابلِ اعتراض حالت میں دیکھا، آپ نے اسے روکا تو اس نے کہا:

اے امیر المومنین! اگر میں نے اللہ تعالیٰ کی ایک نافرمانی کی ہے تو آپ نے اس کی تین نافرمانیاں کی ہیں: آپ نے پوچھا: وہ کیسے؟

اس نے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَلَا تَجَسَّسُوْا (الحجرات: ۴۹/ ۱۲)

''تم جاسوسی مت کرو۔''

لیکن آپ نے جاسوسی کی ہے۔

اسی طرح اللہ کا فرمان ہے:

وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۠ (البقرۃ: ۲/ ۱۸۹)

''گھر کے دروازوں سے اندر آؤ۔''

---

❶ سنن ابن ماجہ، کتاب الحدود، باب الستر علی المؤمن ودفع الحدود بالشبہات، ۲۵۴۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن آپ چھت پر چڑھ کر آئے ہیں۔

نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا (النور: ۲۴/ ۲۷)

''اپنے گھروں کے سوا کسی گھر میں مت داخل ہوؤ جب تک کہ تم ان سے اجازت نہ لے لو اور اس گھر والوں کو سلام نہ کر لو۔''

لیکن آپ نے نہ اجازت لی ہے اور نہ ہی سلام کہا ہے۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا۔ ❶ برائی کے بارے میں یہ بھی شرط لگائی گئی ہے کہ وہ برائی اجتہاد کے بغیر ہی معلوم ہو جائے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انکار کا فتویٰ اس پر لگایا جا سکتا ہے جس کے انکار پر علماء کا اجماع ہے۔ (شرح مسلم للنووی: ۲/ ۲۳)

امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: واضح بات یہی ہے کہ انکار اسی بات کا ہو سکتا ہے جسے کسی نے اختیار نہ کیا ہو۔ ❷

❶ کنز العمال: ۳/ ۱۳۶۵، ح: ۸۸۲۷۔

❷ الاحیاء للغزالی: ۲/ ۲۷۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب : ۲

اس فریضہ کی ادائیگی سے انکار

انکار کی کیفیت اور درجات

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَجَسَّسُوْا (الحجرات : ۴۹/ ۱۲)

''اور تم جاسوسی مت کرو۔''

ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَحَسَّسُوْا)) ❶

''نہ تم جاسوسی کرو اور نہ ہی ٹوہ لگاؤ۔''

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تَتَبَّعُوا عَوْرَاتِهِمْ، فَإِنَّهُ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ يُفْضِحْهُ وَلَوْ فِيْ جَوْفِ رَحْلِهِ))

''تم مسلمانوں کو تکلیف مت دو اور نہ ہی ان کے رازوں کے پیچھے لگو، کیونکہ جو اپنے مسلمان بھائی کے راز کی ٹوہ میں لگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے راز (فاش کرنے) کے پیچھے لگ جاتا ہے اور جس کے راز کے پیچھے اللہ تعالیٰ لگ جائے، اسے پھر وہ رسوا کر کے چھوڑتا ہے، اگرچہ وہ اپنے گھر کے صحن میں ہی ہو۔'' ❷

❶ صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب لایخطب من خطب أخیه...... الخ، ۵۱۴۳۔ کتاب البر والصلة، باب تحریم الظن والتجسّس، ۴/ ۱۹۸۵

❷ سنن ترمذی، ابواب البر والصلة، باب فی تعظیم المؤمن ۲۰۳۲۔ صحیح ابن حبان موارد الظمآن : ۱۴۹۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا کہ جاسوسی کرنا، عیوب ٹٹولنا، ٹوہ لگانا اور راز فاش کرنا یہ سب ممنوعات و محرمات ہیں۔ کسی مسلمان کے لائق نہیں ہے کہ وہ ان خصائلِ رذیلہ سے متصف ہو۔ چنانچہ اسی بات سے یہ امر احاطۂ علم میں آتا ہے کہ ظاہر اور موجود برائی کو ہی دُور کیا جائے، مستور اور راز والے گناہ کی جاسوسی کر کے اسے ظاہر کرنا اور لوگوں کو بتلانا یا برائی کے مرتکب کی ہی اصلاح کے لیے اس کے عیوب ٹٹول کر اصلاح کرنا ہرگز جائز نہیں ہے۔

اسی طرح جو شخص لاعلمی کی بناء پر برائی کا ارتکاب کرتا ہے اور اس کی کیفیت یہ ہو کہ اگر برائی سے پہلے اُسے علم ہو جاتا کہ یہ ممنوع وحرام کام ہے تو وہ اسے کبھی نہ کرتا، تو ایسے شخص کو بہت نرمی اور احسن انداز سے سمجھانا چاہیے، اس کی اصلاح وتربیت کرتے ہوئے شریعت کے منع کردہ امور کی اسے تعلیم دینی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی نرم خوئی کی خصلتِ مدیحہ کا ذکر کرتے ہوئے اور اس کے مزید اہتمام کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:

وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ

(آل عمران: ۳/ ۱۵۹)

''اور اگر آپ تند مزاج سخت دل ہوتے تو وہ (یعنی آپ کے صحابہ) آپ کے گرد سے بھاگ جاتے۔''

اسی طرح سیدنا موسیٰ وسیدنا ہارون علیہما السلام کو بھی یہی تاکید فرمائی:

فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَيِّنًا لَعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ ﴿٤٤﴾ (طٰهٰ: ۲۰/ ۴۴)

''تم دونوں اس سے نرم بات ہی کہنا، شاید وہ نصیحت پکڑ لے یا (اللہ تعالیٰ سے) ڈر جائے۔''

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک نوجوان شخص حاضر ہوا اور بولا: اے اللہ کے رسول! مجھے زنا کرنے کی اجازت دے دیجیے، آپؐ نے جواباً فرمایا: میرے پاس آؤ، وہ آپؐ کے پاس آ کر بیٹھ گیا تو آپؐ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- کیا تو اسے اپنی ماں کے لیے پسند کرتا ہے؟
- اس نے جواب دیا: بالکل نہیں۔
- آپؐ نے فرمایا: اسی طرح دیگر لوگ بھی اسے ماں کے لیے پسند نہیں کرتے۔
- (پھر فرمایا:) کیا تو اسے اپنی بیٹی کے لیے اچھا سمجھتا ہے؟
- اس نے کہا: کبھی نہیں۔
- آپؐ نے فرمایا: کوئی بھی اسے اپنی بیٹی کے لیے اچھا نہیں سمجھے گا۔
- (پھر فرمایا:) کیا تو اسے اپنی بہن کے لیے جائز سمجھتا ہے؟
- اس نے کہا: قطعاً نہیں۔
- آپؐ نے فرمایا: لوگ بھی اسے اپنی بہن کے لیے جائز نہیں سمجھتے۔
- پھر آپؐ نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبَهٗ وَاغْفِرْ ذَنْبَهٗ وَحَصِّنْ فَرْجَهٗ))

''اے اللہ! اس کا دل پاک کر دے، اس کے گناہ بخش دے اور اس کی شرمگاہ کی حفاظت فرما۔'' ❶

پھر اس نوجوان کی نظر میں زنا سے زیادہ ناپسندیدہ چیز کوئی نہیں تھی۔

حماد بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ صلۃ بن اشیم کے پاس سے ایک آدمی گزرا جس کا تہہ بند اس کے ٹخنوں سے نیچے تھا، آپ کے ساتھیوں نے اسے سختی سے روکنا چاہا تو آپ نے انہیں روک دیا اور فرمایا کہ میں خود ہی سمجھا لیتا ہوں، پھر آپ نے اس سے کہا: اے بھتیجے! مجھے تجھ سے ایک کام ہے، اس نے کہا: چچا جان! فرمایئے کیا کام ہے؟ آپ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ تو اپنا تہہ بند ٹخنوں سے اوپر کر لے، اس نے انتہائی عزت بجا لاتے ہوئے ''جی ہاں'' کہا اور اپنا تہہ بند اُوپر کر لیا۔ پھر آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: اگر تم یہی بات اسے سختی کے ساتھ سمجھاتے تو وہ تمہاری عزت کرنے کی بجائے گالیاں دیتا اور تمہاری بات بھی نہ مانتا۔

---

❶ مسند احمد: ۵/ ۲۵۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ اگر کوئی شخص گناہ کا علم رکھنے کے باوجود برائی کا ارتکاب کرتا ہے مثلاً کوئی غیبت کرنے کا عادی ہو، ٹیکس خور ہو، راشی ہو یا سود کا لین دین کرتا ہو، وہ جانتا بھی ہے کہ یہ حرام ہے لیکن اس کی حرمت کے رُتبے کو نہیں پہچانتا تو ایسے شخص کو وعظ ونصیحت کی جائے اور اس بارے میں وارد ہونے والی شدید وعید سے اسے روشناس کرایا جائے تاکہ وہ اپنے گناہ پر مرتب ہونے والی سخت سزا کا سن کر اللہ تعالیٰ سے ڈر جائے اور اپنے اس حرام عمل سے توبہ کرلے۔ لیکن اگر وہ پھر بھی اپنے اس قبیح عمل سے باز نہیں آتا اور اسے چھوڑنے میں اس کی عارضی شان وشوکت اور ظاہری عزت داری آڑے آتی ہے، تو وہ گویا اپنے لیے جہنم کا سامان تیار کر رہا ہے اور وہ دنیا کی حرص اور پیسے کی ہوس میں حرام کا ارتکاب کر رہا ہے جو اس کے لیے موجبِ عذاب ہے۔ البتہ ناصح کو بھی اپنی کوشش سے مایوس نہیں ہو جانا چاہیے بلکہ وہ مسلسل نرم اور دِھیمے انداز میں اسے وعظ ونصیحت کرتا رہے۔

علاوہ ازیں یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ صرف یہی کسوٹی اس درجہ کے لیے خاص نہیں بلکہ زیادہ لائق ومناسب بات یہ ہے کہ وہ اسے انکار کے تمام درجات کو اپنائے، کیونکہ وہ شخص (یعنی برائی سے روکنے والا) اپنے مسلمان بھائی کی خیر وبھلائی چاہنے میں خلوص کا جذبہ رکھتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص زبان وہاتھ سے برائی کو روکنے کی استطاعت نہیں رکھتا لیکن وہ انکار کے مترادف ادنیٰ امور پر قدرت رکھتا ہے مثلاً برائی کو دیکھ کر تیوری چڑھانا، جس سے برائی کرنے والا سمجھ جائے کہ اس کا یہ عمل مکروہ ہے، یا غصّے کی نظر سے دیکھنا، ترش روئی سے بات کرنا، یہ سب وہ امور ہیں جن کا بندہ کم ازکم درجہ میں اظہار کرسکتا ہے، تو ایسا کرنا بھی اس کے لیے کفایت کر جائے گا اور اس نے گویا اپنا فریضہ ادا کر دیا۔

اگر برائی کا مرتکب پند ونصیحت اور نرم ولطیف گفتگو کا اثر نہ لے اور برابر اپنے گناہ پر مُصِر رہے بلکہ وہ اسے ہلکا اور معمولی سمجھتے ہوئے استہزاء کا رویہ اختیار کرے تو اس پر سختی برتی جائے، اس کے ساتھ سخت رویّہ اپنایا جائے، اس پر غصے کا اظہار کیا جائے، اسے گالیوں کے بغیر عمومی طور پر ان الفاظ میں بُرا بھلا کہا جائے جن میں حقیقت اور سچائی بھی موجود ہو مثلاً اسے فاسق، جاہل، احمق، اللہ سے نہ ڈرنے والا، اپنی جان پر ظلم کرنے والا اور جانوروں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا انسان وغیرہ کے الفاظ سے پکارا اور بلایا جائے۔ تا کہ اسے عار محسوس ہو اور وہ جبراً اپنے گناہ سے باز آ جائے۔

یہ بات یاد رہے کہ یہ طریقہ انتہائی دقیق ہے اور اس کا وقت اور محل خاص لوگ یعنی جو عالم باعمل اور لوگوں کی حد سے زیادہ سچے دل سے خیر خواہی چاہنے والے ہوں وہی اس کی پہچان رکھتے ہیں، لہٰذا ہر شخص کو یہ طریقہ نہیں اپنانا چاہیے کیونکہ جہاں ہمیں اس کے مثبت نتائج کی توقع ہے، اس سے کہیں زیادہ اس کے منفی اثرات بھی مرتب ہو سکتے ہیں، مثلاً وہ دین سے پہلے سے بھی زیادہ بدظن ہو سکتا ہے، ناصح کو گالیوں سے جواب دے سکتا ہے، اگر وہ با اثر اور قادر ہو تو زدوکوب کرنے پر بھی اُتر سکتا ہے۔ اس لیے یہ طریقہ حکمتِ عملی کے ساتھ لاگو کرنا چاہیے کیونکہ مقصود اس سے برائی ترک کروانا ہے نہ کہ اس کی اہانت و تذلیل۔

اگر انسان ہاتھ سے روکنے پر قادر ہو تو اسے ہاتھ کے ساتھ ہی روکنا چاہیے لیکن اس کا یہ عمل خالصتاً بہ نیت اصلاح ہو، مثلاً شراب کے پیمانے توڑنا، ساز و موسیقی کے آلات توڑنا، سونے کی انگوٹھی کسی مرد کو پہنے دیکھ کر اس کی انگلی سے اتار کر پھینکنا، اگر کوئی ریشم کا لباس پہنتا ہے تو اس سے اتروانا یا کوئی ریشم کی مسند پر بیٹھتا ہے تو اسے وہاں سے اُٹھا دینا، اسی طرح اگر کوئی جنبی حالت میں یا کوئی لہسن و پیاز یا اس جیسی کوئی بدبودار چیز کھا کر مسجد میں آ جائے تو اسے مسجد سے باہر نکالنا۔

جیسا کہ نبی کریم ﷺ کے متعلق مذکور ہے:

((كَانَ إِذَا وَجَدَ مِنَ الرَّجُلِ فِي الْمَسْجِدِ رِيحَ الْبَصَلِ وَالثُّومِ أَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْبَقِيعِ))

''جب آپ مسجد میں کسی شخص سے پیاز یا لہسن کی بدبُو محسوس کرتے تو آپ کے حکم پر اسے بقیع کی طرف نکال دیا جائے۔'' ❶

یہ تمام باتیں اس صورت میں ہیں کہ جب آدمی طاقت و قدرت رکھتا ہو لیکن اگر وہ

❶ صحیح مسلم: کتاب المساجد، باب نهى من أكل ثوماً...... الخ، ۱/ ۵۶۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادر ہی نہ ہو تو وہ قطعاً مکلّف نہیں ہے۔

❁ اگر برائی کا ازالہ برائی کرنے والے کی مار پیٹ کے بغیر کسی صورت ممکن ہی نہ ہو تو ایسا بھی کر گزرنا چاہیے لیکن عوام ایسا کرنے کے مجاز نہیں ہیں، اس کے لیے اصحابِ مراتب اور اہل منصب لوگ ہی خاص ہیں، کیونکہ عام لوگوں کے ایسا کرنے سے فتنہ وفساد پھیلنے کا خدشہ ہے اور ہر کوئی برائی کے نام پر ذاتیات کا بدلہ لینے پر اُتر آئے گا۔

اگر صورتِ حال اس سے بھی بدتر ہو اور برائی کی نوعیت ایسی ہو کہ جس کے شر سے پورا معاشرہ خراب ہو رہا ہو تو اس کے لیے با اجازتِ حاکم اسلحہ اٹھانے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے تاکہ اس متعدی برائی کو پورا معاشرہ لپیٹ میں لینے سے پہلے ہی کچل دیا جائے، لیکن حاکم کی اجازت شرط ہے۔

قاضی عیاض، امام الحرمین، امام رافعی اور امام نووی رحمہم اللہ اسے حاکم کی اجازت سے ہی مشروط کرتے ہیں۔ ❶

جبکہ بعض علماء کا موقف ہے کہ اجازت ضروری نہیں ہے۔ البتہ پہلا قول ہی راجح ہے۔

اگر یہ طریقہ لاگو کرنے کے لیے حاکم کی طرف سے اجازت نہ ملے تو پھر حسبِ استطاعت حق کا علَم بلند کرنے کی سعی کرنی چاہیے اور حاکم کو راہِ راست پر لانے کے لیے تدابیر کرنی چاہئیں، خواہ وہ کسی حکمت کے تحت ہوں یا حالات کے مطابق حکمت سے بالا تر ہوں۔ اگر ایسی صورت میں حاکم کے سامنے کلمہ حق بلند کرنا پڑے تو یہ افضل جہاد ہے۔

جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ)) ❷

"افضل جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے کلمۂ حق کہنا ہے۔"

❶ غیاث الأمم للجوینی: ص۱۷۷، شرح مسلم للنووی: ۲/ ۲۵

❷ سنن نسائی، کتاب البیعة، باب فضل من تکلم بالحق عند امام جائر، ح: ۴۲۲۶۔ سنن ابن ماجه، کتاب الفتن، باب الأمر بالمعروف والنهی عن المنکر، ح: ۴۱۴۸۔ سنن ابوداؤد، کتاب الملاحم، باب الأمر والنهی، ح: ۴۳۴۶۔ کشف الاستار مسند البزار: ۳۳۱۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب : ۳

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے ترک پر ترہیب

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰي لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝

(المائدہ: ۵/ ۷۸۔ ۷۹)

''بنی اسرائیل کے کافروں پر داؤد اور عیسیٰ بن مریمؑ کی زبانی لعنت کی گئی، بوجہ اس کہ وہ نافرمان تھے اور حد سے بڑھ جایا کرتے تھے۔ آپس میں ایک دوسرے کو ان برے کاموں سے روکتے نہ تھے وہ جو کیا کرتے تھے، جو کچھ بھی وہ کیا کرتے تھے یقیناً بہت برا تھا۔''

یہاں اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کے موردِ لعنت ہونے کا سبب امر بالمعروف ونہی عن المنکر کو ترک کر دینا بیان فرما رہے ہیں اور اس کے تارکین کو نافرمان لوگوں اور زیادتی کرنے والوں کی صف میں شامل فرمایا ہے۔

ایک اور مقام پہ فرمایا:

وَتَعَاوَنُوْا عَلَي الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۠ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَي الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۠

(المائدہ: ۵/ ۲)

''نیکی اور تقویٰ کے کاموں پر ایک دوسرے سے تعاون کرو، گناہ اور زیادتی کے کاموں پر باہم تعاون نہ کیا کرو۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بات واضح ہے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی میں کوئی برائی دیکھ کر اس کا خیر خواہ نہیں بنتا اور اس کی اصلاح نہیں کرتا تو وہ گویا اس کے جرم اور اس کی تباہی میں یکساں طور پر شریک ہے بلکہ اس کا ممد و معاون ہے، کیونکہ چہ جائیکہ وہ اسے برائی سے روکتا اور اگر وہ باز نہ آتا تو اسے سختی کے ساتھ تنبیہ کرتا لیکن اس نے تو سرے سے اس کے اس بدعمل پر اعتراض ہی نہیں کیا، بلکہ اسے برائی پر ہی کاربند چھوڑ دیا اور دین میں ایسی چیزوں کی کوئی جگہ نہیں ہے، کیونکہ ایمان کی ایک یہ بھی شرط ہے کہ جو اپنے لیے پسند کرو وہی اپنے مسلمان بھائی کے لیے پسند کرو۔

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَلَقَّنَنِي فِيمَا اسْتَطَعْتُ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ)) ❶

''میں نے سمع وطاعت پر نبی ﷺ سے بیعت کی تو آپؐ نے مجھے اپنی استطاعت کے مطابق عمل کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کی تلقین فرمائی۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سنا کرتے تھے کہ روزِ قیامت آدمی کو ایک شخص کے ساتھ معلق کر دیا جائے گا، حالانکہ وہ اسے جانتا تک نہ ہوگا تو وہ آدمی اس شخص سے کہے گا: ہمارا تعارف بھی نہیں ہے، تو پھر بھی ایسا کیوں؟ وہ جواباً کہے گا: تُو مجھے گناہ کرتے ہوئے دیکھتا تھا لیکن روکتا نہیں تھا۔ ❷

گویا ہر شخص کے لیے اپنے ہر مسلمان بھائی کو خیر و بھلائی کی نصیحت کرنا اور اسے برے کاموں سے روکنا امر واجب ہے، کیونکہ انسان کا حقیقی خیر خواہ وہی ہوتا ہے جو اس کی اخروی زندگی سنوارنے کے لیے اس کی تربیت کرتا ہے، جبکہ انسان کا حقیقی دشمن وہ ہے جو دنیوی امور میں تو اس کا بڑا خیر خواہ ہو لیکن اخروی معاملات میں اس کی بالکل پرواہ نہ کرتا

❶ صحیح بخاری، کتاب الأحکام، باب کیف یبایع الامام الناس: ۷۲۰۴۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان ان الدین النصیحۃ: ۱/ ۷۵

❷ التذکرۃ للقرطبی: ۱/ ۳۰۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو، بلکہ دنیوی معاملات میں بھی ایسے امور کا اسے شوق و ترغیب دلائے جو اس کے لیے ہلاکت کا باعث ہوں۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

لَوْ لَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَ الْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭلَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝ (المائدہ: ۵/ ۶۳)

''انہیں ان کے عابد و عالم جھوٹ باتوں کے کہنے اور حرام چیزوں کے کھانے سے کیوں نہیں روکتے؟ یقیناً وہ کام بہت برا ہے جو وہ کر رہے ہیں۔''

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں:

﴿رَبَّانِيُّوْنَ﴾ سے مراد عیسائی علماء اور ﴿أَحْبَارُ﴾ سے مراد یہودی علماء ہیں اور اس آیت سے ثابت ہوا کہ تارکِ نہی عن المنکر بھی مرتکبِ منکر کے ہی مانند ہے۔ [1]

یقیناً ایسے علماءِ سُوء ہی اس سختی اور سرزنش کے لائق ہیں، جو برائی کو ختم کرنے کی بجائے اس کے حمایتی بن جاتے ہیں۔ تو پھر لوگوں کی اصلاح کیونکر ممکن ہو سکتی ہے کہ جب علماء خود ہی جہال کی سی عادات اپنانے لگیں؟ لوگوں کو ایسے گناہ پر کیسے سرزنش کی جا سکتی ہے کہ جب خود علماء ہی معصیت کو چھوٹا اور حقیر گناہ سمجھنے لگیں؟ لوگ اطاعت و فرمانبرداری کی طرف کیسے راغب ہوں گے، جب خود علماء ہی اطاعت سے دُور ہوں؟ حدود کی پاسداری کیونکر ممکن ہو سکتی ہے کہ جب علماء خود ہی حدود سے تجاوز کرنے لگیں؟ لوگ بدعات سے کس طرح پاک ہوں گے جب علماء خود بدعات کو دیکھ کر اس سے لوگوں کو روکنا گوارہ نہ کریں؟

جب علماء خود ہی گمراہ ہو جائیں تو عوام بھی ان کی پیروی میں راہِ راست سے بھٹک جاتے ہیں، کیونکہ عوام تو علمِ شریعت سے نابلد ہوتے ہیں، وہ تو جمیع امور میں علماء ہی کو راہنما مانتے ہیں۔ اسی طرح وہ عالم جو بے عمل ہو، اس کا دیگر لوگوں کی نسبت زیادہ مواخذہ ہوگا۔

اے اللہ! ہمارے علماء کی اصلاح فرما، تاکہ وہ اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ ہمارے احوال کو بھی درست کر سکیں۔ اے اللہ! انہیں علم کے ساتھ ساتھ عمل کی بھی توفیق عطا فرما،

[1] تفسیر القرطبی: ۶/ ۲۳۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تا کہ وہ ہماری فلاح کے لیے ہماری صحیح راہنمائی کر سکیں۔ اے اللہ! انہیں ہدایت و بصیرت عطا فرما، تا کہ وہ جملہ خصائل جمیلہ اور صفاتِ حسنہ سے متصف ہو کر ہمارے پیشوا بن سکیں۔

معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ایمان کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِي ذِكْرِ اللّٰهِ)) ❶

''یہ کہ تو اللہ کی خاطر محبت کرے، اسی کے لیے (کسی سے) بغض رکھے اور تیری زبان اللہ کے ذکر میں مشغول رہے۔''

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: اے اللہ کے رسول! کسی بستی کو نیک لوگوں کی موجودگی کے باوجود بھی ہلاک کیا جا سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں''، پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! ایسا کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((بِتَهَاوُنِهِمْ وَسُكُوتِهِمْ عَنْ مَعَاصِي اللّٰهِ تَعَالٰى)) ❷

''معصیت الٰہی کو معمولی سمجھنے اور اسے ہوتا دیکھ کر ان کے خاموش رہنے کی وجہ سے۔''

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَكُمْ)) ❸

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم ضرور بہ ضرور اچھائی کا حکم دیتے رہو گے یا لازمی طور پر برائی سے روکا کرو گے، وگرنہ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی طرف سے عذاب نازل فرما دے، پھر تم اس سے دعائیں کیا کرو گے تو وہ قبول نہیں فرمائے گا۔''

---

❶ مسند احمد: ۵/ ۲۴۷ ❷ المعجم الكبير للطبراني: ۱۱/ ۲۷۰۔

❸ ترمذی، ابواب الفتن، باب ماجاء فی الأمر بالمعروف و النهی عن المنكر: ۲۱۶۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عدی بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِذُنُوْبِ الْخَاصَّةِ حَتّٰى يَرَوُا الْمُنْكَرَ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ وَهُمْ قَادِرُوْنَ عَلٰى أَنْ يُنْكِرُوْهُ فَلَا يُنْكِرُوْهُ، فَإِذَا فَعَلُوْا ذَالِكَ عَذَّبَ اللّٰهُ الْخَاصَّةَ وَالْعَامَّةَ))

''یقیناً اللہ تعالیٰ مخصوص لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے عام لوگوں کو تب تک عذاب میں مبتلا نہیں کرتا، جب تک کہ وہ اپنے درمیان گناہ ہوتا نہ دیکھیں اور وہ روکنے کی قدرت رکھنے کے باوجود بھی اسے نہ روکیں، جب وہ ایسا کرنے لگیں گے، تو پھر اللہ تعالیٰ کا عذاب خاص وعام سب لوگوں پر آتا ہے۔'' ❶

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((مَامِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ فِيْ قَوْمٍ يَعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى أَنْ يُغَيِّرُوْا عَلَيْهِ وَلَا يُغَيِّرُوْا إِلَّا أَصَابَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ أَنْ يَمُوْتُوْا)) ❷

''جو شخص کسی ایسی قوم میں رہتا ہو کہ ان میں معاصی کا ارتکاب کیا جاتا ہو اور وہ انہیں روکنے کی قدرت رکھنے کے باوجود نہ روکیں تو اللہ تعالیٰ ان کے مرنے سے پہلے پہلے ان پر عذاب نازل فرما دے گا۔''

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص اپنے آپ کو ہرگز ذلیل نہ کرے۔'' صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کوئی شخص اپنے آپ کو کیونکر ذلیل کرسکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: وہ ایسا کام ہوتا دیکھتا ہے جس کے بارے میں اللہ کی طرف سے اس پر بولنا ضروری ہوتا ہے، لیکن وہ اس کے بارے میں بات نہیں

❶ مسند احمد: ۴/ ۱۹۲۔ شرح السنة للبغوی: ۴۱۵۵

❷ ابوداؤد، کتاب الملاحم، باب الأمر والنهی، ۴۳۳۹۔ سنن ابن ماجه، کتاب الفتن، باب الأمر بالمعروف والنهی عن المنکر، ۴۰۰۹۔ موارد الظمآن: ۱۸۳۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا (یعنی برائی کرنے والے کو منع نہیں کرتا) روزِ قیامت اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: فلاں مسئلے میں بات کرنے سے تجھے کیا رکاوٹ تھی؟ وہ کہے گا: لوگوں کا ڈر تھا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''تیرے ڈرنے کا میں زیادہ حق رکھتا ہوں۔'' ❶

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((یَآ أَیُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ لَکُمْ: مُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ قَبْلَ أَنْ تَدْعُوْا فَلَا أُجِیْبُ لَکُمْ، وَتَسْأَلُوْا فَلَا أُعْطِیْکُمْ، وَتَسْتَنْصِرُوْنِیْ فَلَا أَنْصُرُکُمْ))

''اے لوگو! اللہ تعالیٰ تم سے فرماتا ہے: اچھائی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو، قبل اس کے کہ تم دعا کرو تو میں تمہاری دعا قبول نہ کروں، تم سوال کرو تو میں تمہیں عطا نہ کروں اور تم مجھ سے مدد طلب کرو تو میں تمہاری مدد نہ کروں۔'' ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَیُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا وَیَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَ عَنِ الْمُنْکَرِ)) ❸

''وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا، ہمارے بڑوں کی عزت نہیں کرتا اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ ادا نہیں کرتا۔''

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((بِئْسَ الْقَوْمُ قَوْمٌ لَا یَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا یَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ)) ❹

''وہ قوم انتہائی بری ہے جو نہ تو اچھائی کا حکم دے اور نہ ہی برائی سے روکے۔''

---

❶ سنن ابن ماجه، كتاب الفتن باب الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، ۴۰۰۷

❷ سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب الأمربالمعروف والنهي عن المنكر، ۴۰۰۴۔ موارد الظمآن: ۱۸۴۱ كنز العمال في سنن الاقوال والافعال: ۳/ ۷۳۔

❸ مسند احمد: ۱/ ۲۵۷، سنن ترمذي، ابواب البر والصلة، باب رحمة الصبيان، ۱۹۲۱۔ ابن حبان موارد الظمآن: ۱۹۱۳ شعب الايمان للبيهقي: ۱۳/ ۳۵۴

❹ جمع الجوامع: ۱/ ۳۵۲۔ كنز العمال: ۳/ ۱۶۲، ح: ۵۵۸۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب : ۴

بے عمل واعظ و مبلغ کا انجام

فرمان باری تعالیٰ ہے:

أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنسَوْنَ أَنفُسَكُمْ وَأَنتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ (البقرة : ۲/ ۴۴)

''کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود کو بھول جاتے ہو؟ حالانکہ تم کتاب بھی پڑھتے ہو، تو کیا تم عقل نہیں رکھتے؟''

اسی طرح فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِندَ اللَّهِ أَن تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝ (الصف : ۶۱/ ۲۔ ۳)

''اے ایمان والو! تم وہ باتیں کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں ہو، اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑا جرم ہے کہ تم وہ کچھ کہو جو تم نہیں کرتے۔''

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

''روزِ قیامت ایک شخص کو لایا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا، آگ میں اس کی آنتیں باہر نکل آئیں گی اور وہ شخص اس طرح چکر لگانے لگے گا جیسے گدھا چکی کے گرد چکر لگاتا ہے۔ دیگر جہنمی اس سے پوچھیں گے: تمہاری یہ حالت کیوں ہوئی؟ تم تو اچھائی کرنے کی نصیحت کرتے تھے اور برائی سے روکتے تھے۔ وہ جواب دے گا: میں تمہیں تو اچھے کاموں کی نصیحت کرتا تھا لیکن خود نہیں کیا کرتا تھا اور میں تمہیں تو برے کاموں سے روکتا تھا لیکن خود ان سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باز نہیں آتا تھا۔" ❶

سیدنا ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ نَاساً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَنطَلِقُوْنَ اِلٰى نَاسٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَيَقُوْلُوْنَ: بِمَا دَخَلْتُمُ النَّارَ؟ فَوَاللّٰهِ مَا دَخَلْنَا الْجَنَّةَ اِلَّا بِمَا تَعَلَّمْنَا مِنْكُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ، اِنَّا كُنَّا نَقُوْلُ وَلَا نَفْعَلُ))

"کچھ جنتی لوگ جہنمیوں کے پاس جائیں گے اور کہیں گے: تم جہنم میں کیسے آ گئے؟ اللہ کی قسم! ہم تو اسی کے بدولت جنت میں گئے ہیں جو ہم نے تم سے سیکھا، وہ جواب دیں گے: ہم جو کہا کرتے تھے وہ عمل نہیں کرتے تھے۔" ❷

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي رِجَالاً تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنَ النَّارِ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ!؟ قَالَ: الْخُطَبَاءُ مِنْ أُمَّتِكَ الَّذِيْنَ يَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ أَنْفُسَهُمْ وَهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ أَفَلَا يَعْقِلُوْنَ))

"میں نے معراج کی رات ایسے لوگوں کو دیکھا جو (جہنم کی) آگ کی قینچیوں سے اپنے ہونٹ کاٹ رہے تھے، میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ آپ کی امت کے خطباء ہیں، جو لوگوں کو تو نیکی کرنے کا کہا کرتے تھے اور اپنے آپ کو بھول جاتے تھے حالانکہ یہ کتاب (قرآن کریم) کی تلاوت کرتے تھے، کیا یہ عقل نہیں رکھتے تھے؟" ❸

سیدنا جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ صحیح بخاری، کتاب الفتن، باب الفتن التی تموج کموج البحر، ۶۶۸۵۔ صحیح مسلم، ۴/ ۲۲۹۱

❷ المعجم الکبیر للطبرانی: ۲۲/ ۱۵۰

❸ صحیح ابن حبان موارد الظمآن: ۳۵، الصمت لابن أبي الدنیا: ۵۸۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَثَلُ الَّذِی یُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَیرَ وَیَنْسٰی نَفْسَهٗ کَمَثَلِ السِّرَاجِ یُضِیئُ لِلنَّاسِ وَیُحَرِّقُ نَفْسَهٗ)) ❶

''اس شخص کی مثال جو لوگوں کو خیر و بھلائی کی تعلیم دیتا ہو اور خود کو بھولے بیٹھا ہو، اس چراغ کی طرح ہے جو لوگوں کو تو روشنی دے لیکن خود کو جلا ڈالے۔''

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ الرَّجُلَ لَا یَکُوْنُ مُؤْمِناً حَتّٰی یَکُوْنَ قَلْبُهٗ مَعَ لِسَانِهٖ سَوَاءً، وَیَکُوْنُ لِسَانُهٗ مَعَ قَلْبِهٖ سَوَاءً)) ❷

''آدمی تب تک مومن نہیں ہوسکتا، جب تک اس کا دل اس کی زبان کے ساتھ برابر نہ ہو جائے اور اس کی زبان اس کے دل کے برابر نہ ہو جائے۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَشَدُّ النَّاسِ عَذَاباً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَالِمٌ لَمْ یَنْفَعْهُ اللّٰهُ بِعِلْمِهٖ)) ❸

''روزِ قیامت تمام لوگوں سے بڑھ کر سخت ترین عذاب اس عالم کو ہوگا، جس کے علم کے ذریعے اللہ تعالیٰ اسے فائدہ نہ بخشے۔''

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((کُلُّ عِلْمٍ وَبَالٌ عَلٰی صَاحِبِهٖ اِلَّا مَنْ عَمِلَ بِهٖ)) ❹

''ہر علم اپنے صاحب پر وبال ہے سوائے اس کے جو اس پر عمل کرے۔''

---

❶ المعجم الکبیر للطبرانی: ۲/ ۱۶۵

❷ کنز العمال، ۱/ ۳۴، ح: ۸۵

❸ المعجم الصغیر للطبرانی: ۵۰۷۔ مجمع الزوائد: ۱/ ۱۸۵، ضعیف

❹ المعجم الکبیر للطبرانی: ۲۲/ ۵۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب: ۵

فصل:

ہلاکت خیز گناہوں کی دنیا

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس توفیق سے نوازا ہے کہ ہم اسے خوش کرنے والے اعمال کا اہتمام کریں اور اس کی ناراضگی مول لینے والے امور سے اجتناب کریں اور بدعات و خواہشاتِ نفس کے ارتکاب سے دُور رہیں۔

کسی شخص کے لیے یہ بالکل جائز نہیں ہے کہ وہ کسی کام سے لوگوں کو روکنے لگے، جب تک کہ وہ یہ جان نہ لے کہ آیا یہ برائی ہے بھی یا نہیں؟ اور برائی کو پہچاننے کے لیے عالم ہونا شرط نہیں ہے، بلکہ ہر شخص اچھائی اور برائی میں اپنی فہم وفراست سے تمیز کر سکتا ہے۔

میں نے اس باب میں پہلے ان امور کا ذکر کیا ہے، جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے واضح طور پر ایسی ممانعت وارد ہوئی ہے، جو ان کے حرام ہونے پر دلالت کرتی ہے اور اس کے بعد ان تمام منکرات کا بیان ہے جو ان سے کم درجہ کی ہیں، یہ تمام مختصراً ذکر کیے گئے ہیں بلکہ بعض مقامات پر اگر ایک ہی حدیث سے ایک سے زائد امور نکل رہے ہیں تو میں نے ہر ایک کو الگ تفصیلاً بیان کرنے کے بجائے حدیث کے عنوان میں ان سب کی طرف اشارہ کر دیا ہے اور نیچے وہ روایت لے آیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے ہدایت واعانت کا سوال ہے۔

صغیرہ اور کبیرہ میں فرق:

کبیرہ کی حد اور صغیرہ سے اس کے امتیاز میں علماء کا اختلاف ہے:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہر وہ چیز جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہو، وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبیرہ ہے۔ یہی موقف ابواسحاق الاسفرائنی کا ہے۔ ❶

قاضی عیاض رحمہ اللہ محققین کا یہ موقف نقل کرتے ہیں کہ ہر وہ مخالفت جس کی نسبت اللہ تعالیٰ کے جلال کی طرف ہو، وہ کبیرہ ہے۔ لیکن امام غزالی رحمہ اللہ نے اس قول کو ضعیف قرار دیا ہے۔ ❷

جمہور علماء معاصی کو کبائر وصغائر میں تقسیم کرتے ہیں اور اس تقسیم کی دلیل اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے لیتے ہیں:

إِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴿٣١﴾ (النساء: ۴/ ۳۱)

''اگر تم کبائر سے اجتناب کرو تو ہم تمہاری دیگر برائیاں بھی دُور کر دیں گے اور تمہیں انتہائی عزت کے مقام (یعنی جنت) میں داخل کریں گے۔''

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے بھی اس تقسیم کی تائید لیتے ہیں:

((اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ مَالَمْ تَغْشَ الْكَبَائِرَ)) ❸

''نمازِ پنجگانہ اور جمعہ سے جمعہ تک، یہ اعمال ان کے درمیانی عرصہ میں ہونے والے (گناہوں) کا کفارہ بن جاتے ہیں، جب تک کہ کبائر کی ملاوٹ نہ ہو۔''

اسی معنی میں اور بھی بہت سی احادیث مروی ہیں۔ پھر علماء نے کبائر کی حد اور صغائر سے اس کے امتیاز میں بھی اختلاف کیا ہے:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

ہر وہ گناہ کبیرہ ہے جس کی سزا اللہ تعالیٰ نے جہنم بتلائی ہو یا اس پر غضب ولعنت اور عذاب کی وعید وارد ہوئی ہو۔ ابن جریر طبری نے اس قول کو اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے۔

❶ تفسیر طبری: ۸/ ۲۴۴
❷ الاحیاء للغزالی: ۴/ ۱۵
❸ صحیح مسلم، کتاب الطهارہ، باب الصلوات الخمس الى الجمعة۔۔۔ الخ، ۱/ ۲۰۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن ابی حاتم سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک اور روایت لائے ہیں، جس میں یہ ذکر ہے کہ ہر وہ گناہ جس پر اللہ تعالیٰ نے دنیا میں حد لگانے اور آخرت میں عذابِ جہنم کو واجب کیا ہو، وہ کبیرہ ہے۔

ضحاک کا بھی یہی قول ہے اور یہی مذہب بغوی اور اہل علم کی ایک جماعت نے اختیار کیا ہے۔

قاضی حسین حلیمی کہتے ہیں کہ کبیرہ وہ ہے جس کی تحریم وارد ہوئی ہو، جیسا کہ زنا وغیرہ، جبکہ صغیرہ وہ ہے جو حرام نہ ہو جیسے بوس و کنار وغیرہ۔

امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

گناہ و معصیت کا ہر وہ کام جسے انسان بغیر کسی خوف اور احساس ندامت کے، کر گزرے بلکہ وہ اس پر ڈھٹائی سے عمل پیرا رہے تو وہ کبیرہ ہے اور معصیت کا ہر وہ کام جسے انسان لاشعوری طور پر یا اپنے نفس سے مغلوب ہو کر کر بیٹھے، وہ صغیرہ ہے۔

ابو محمد عزالدین بن عبدالسلام کا قول ہے:

صغیرہ و کبیرہ میں فرق سمجھنے کے لیے معصیت کے کام کا منصوص کبائر کے مفاسد سے موازنہ کیا جائے، اگر اس میں کم ترین درجہ کے کبیرہ کے مفاسد بھی پائے جائیں تو وہ کبیرہ میں ہی شامل ہو گا، لیکن اگر ان سے کم ہو تو صغیرہ ہو گا۔

ابو عمرو بن صلاح اپنے فتاویٰ میں رقمطراز ہیں:

ہر وہ گناہ کبیرہ ہو گا، جس پر کبیرہ کا اطلاق کرنا درست ہو اور یہ اطلاق مندرجہ ذیل امور میں سے کسی ایک کے بھی پائے جانے پر کیا جائے گا:

1. اس گناہ پر حد قائم ہوتی ہو۔
2. اس پر عذابِ جہنم کی وعید وارد ہوئی ہو۔
3. اس کے فاعل پر بالنص فاسق کا حکم لگایا گیا ہو۔
4. اللہ و رسول نے اس کے مرتکب پر لعنت فرمائی ہو۔ ❶

❶ الفتاویٰ لابن الصلاح: ص۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واحدی فرماتے ہیں:

کبیرہ گناہ کی کوئی حد نہیں ہے، شرع میں صغائر و کبائر کی انواع تو وارد ہوئی ہیں لیکن بہت سی انواع ایسی بھی ہیں جو ان دونوں کو ہی شامل ہیں۔

امام قرطبی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

ہر وہ گناہ جسے شرع نے عظیم گناہ کہا ہو یا اس پر عذاب وعقاب کی وعید وارد ہوئی ہو، وہ کبیرہ ہے اور جو اس کے علاوہ ہو وہ صغیرہ ہے۔ ❶

یہ ساری بحث اور مختلف اقوال و آراء تقریباً یکساں ہی ہیں اور انہی کے مطابق صغائر و کبائر کو پہچانا جائے گا۔

ہماری اس کتاب کے مرکزی مضمون سے متعلقہ جمیع مباحث کے بیان کے بعد اب ہم جملہ کبائر وصغائر کا تذکرہ کرتے ہیں:

شرک:

یہ سب سے بڑا گناہ ہے بلکہ اکبر الکبائر ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ (المائدہ: ۵/ ۷۲)

''یقیناً جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے گا، اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانہ (جہنم کی) آگ ہے۔''

ناحق قتل:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا ﴿٩٣﴾ (النساء: ۴/ ۹۳)

❶ تفسیر القرطبی: ۵/ ۱۶۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو اس کی سزا جہنم ہے، جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اللہ تعالیٰ نے اس پر غضب اور لعنت کی ہے اور اس کے لیے عذابِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔''

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَنْ يَزَالَ الْمَرْءُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَالَمْ يُصِبْ دَماً حَرَاماً))

''آدمی تب تک اپنے دین کے معاملہ میں کشادہ رہتا ہے جب تک کہ وہ کسی حرام خون کا ارتکاب نہ کرے۔'' ❶

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَزَوَالُ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ)) ❷

''دنیا کا تباہ ہو جانا اللہ تعالیٰ پر زیادہ ہلکا ہے، بہ نسبت کسی مسلمان شخص کے قتل کے۔''

سیدنا ابو سعید خدری اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَأَهْلَ الْأَرْضِ اشْتَرَكُوا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ لَأَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ)) ❸

''اگر آسمان و زمین کے رہنے والے بھی ایک مومن کے خون میں شریک ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان (سب کو) آگ میں اوندھے منہ ڈال دے گا۔''

(امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو غریب کہا ہے)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

❶ صحیح بخاری، کتاب الدیات، باب قول الله: ومن يقتل مؤمناً متعمداً، ۶۸۶۲

❷ سنن الترمذی، ابواب الدیات، باب تشدید قتل المؤمن ۱۳۹۵۔ سنن النسائی، کتاب تحریم الدم، باب تعظیم الدم، ۷/ ۸۲۔ ۸۳)

❸ سنن ترمذی، کتاب الدیات، باب الحکم فی الدیات، ۱۳۹۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((يَأْتِي الْمَقْتُولُ مُتَعَلِّقاً رَأْسَهُ بِإِحْدَى يَدَيْهِ مُتَلَبِّباً قَاتِلَهُ بِالْيَدِ الْأُخْرَى تَشْخَبُ أَوْدَاجُهُ دَماً حَتَّى يَأْتِيَ بِهِ الْعَرْشَ ، فَيَقُولُ الْمَقْتُولُ لِرَبِّ الْعٰلَمِينَ: هٰذَا قَتَلَنِي ، فَيَقُولُ اللّٰهُ لِلْقَاتِلِ: تَعِسْتَ وَيُذْهَبُ بِهِ إِلَى النَّارِ)) ❶

''مقتول (روزِ قیامت) ایک ہاتھ میں اپنے سر کو تھامے ہوئے دوسرے ہاتھ سے اپنے قاتل کو پکڑے کھینچتا لا رہا ہوگا، اس کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا، یہاں تک کہ وہ اسے عرش کے پاس لے آئے گا اور پروردگارِ عالم سے کہے گا: اس نے مجھے قتل کیا تھا، تو اللہ تعالیٰ قاتل سے فرمائے گا: تو نے اپنے لیے ہلاکت کا سامان کرلیا ہے، پھر اسے جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔''

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ بَعْدَ الشِّرْكِ قَتْلُ النَّفْسِ ❷

''شرک کے بعد قتلِ نفس اکبر الکبائر ہے۔''

زنا

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا ؀

(الاسراء: ۱۷/ ۳۲)

''تم زنا کے قریب بھی نہ جاؤ، بلاشبہ وہ بے حیائی کا کام اور بُرا راستہ ہے۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ ترمذی، كتاب تفسير القرآن، باب تفسير سورة النساء، ۳۰۲۹۔ سنن نسائی، كتاب تحريم الدم، باب تعظيم الدم، ۴۰۰۵۔ ابن ماجه، كتاب الديات، باب هل لقاتل مؤمن توبة، ۲۶۲۱۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۰/ ۳۷۲۔

❷ مختصر المزنی، ۵/ ۲۵۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((لَا یَزْنِی الزَّانِی حِیْنَ یَزْنِی وَھُوَ مُؤْمِنٌ)) ❶

''کوئی بھی زانی جس وقت زنا کر رہا ہوتا ہے، وہ حالت ایمان میں نہیں ہوتا۔''

سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''آسمان کے دروازے آدھی رات کو کھول دیے جاتے ہیں اور پکارنے والا (یعنی اللہ تعالیٰ) پکارتا ہے: کیا ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا کو قبول کیا جائے؟ کیا ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے عطا کیا جائے؟ کیا ہے کوئی تکلیف میں مبتلا کہ اس کی تکلیف دُور کی جائے؟ تو جو کوئی بھی مسلمان اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرماتا ہے سوائے زانیہ کے۔'' ❷

نبی صلی اللہ علیہ وسلم معراج کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''میں سویا ہوا تھا کہ اسی دوران میرے پاس دو آدمی آئے۔ پھر آپؐ نے سارا واقعہ ذکر کرنے کے بعد فرمایا: وہ دونوں مجھے لے کر چلے، یہاں تک کہ میں ایسے لوگوں کے پاس پہنچا جن کے جسم پھولے ہوئے تھے اور ان کے گلنے سڑنے کی بو آ رہی تھی، یہ بہت ہی بھیانک منظر تھا، میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ جواب ملا: یہ وہ لوگ ہیں جو حالت کفر میں ہی قتل کر دیے گئے تھے۔ پھر وہ مجھے لے کر آگے چل پڑے، یہاں تک کہ میں ایسے لوگوں کے پاس پہنچا جو بہت ہی سخت پھولے ہوئے تھے اور ان سے گلنے سڑنے کی ایسی بو آ رہی تھی جیسے جائے پاخانہ سے بُو آتی ہے، میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ زنا کرنے والے مرد و عورتیں ہیں۔'' ❸

یہ بات بھی احاطۂ علم میں لے آیئے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بوڑھے شخص کا زنا کر جوان

❶ صحیح البخاری، کتاب المظالم، باب النھی بغیر اذن صاحبه، ح: ۲۴۷۵۔
صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان نقصان الایمان بالمعاصی، ح: ۵۷

❷ مسند احمد: ۴/ ۲۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۹/ ۵۱۔ مجمع الزوائد: ۱۰/ ۱۵۳

❸ المعجم الکبیر للطبرانی: ۹/ ۴۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص کی بہ نسبت زیادہ فحش اور زیادہ بڑا گناہ ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ، شَيْخٌ زَانٍ، وَمَلِكٌ كَذَّابٌ، وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ))

''تین شخص ایسے ہیں کہ جن سے اللہ تعالیٰ روزِ قیامت نہ تو کلام کرے گا اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا، بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا: (ایک) بوڑھا زانی، (دوسرا) جھوٹا بادشاہ اور (تیسرا) تکبر کرنے والا غریب۔'' ❶

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَالْأَرَضِينَ السَّبْعَ لَتَلْعَنُ الشَّيْخَ الزَّانِي))

''یقیناً ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں بوڑھے زانی پر لعنت بھیجتی ہیں۔'' ❷

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام نافع بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِسْكِينٌ مُسْتَكْبِرٌ، وَلَا شَيْخٌ زَانٍ، وَلَا مَنَّانٌ عَلَى اللّٰهِ بِعَمَلِهِ))

''تکبر کرنے والا مسکین، بوڑھا زانی اور عمل کر کے اللہ پر احسان جتلانے والا شخص جنت میں نہیں جائے گا۔'' ❸

حد سے زیادہ بے حیائی والی زنا کی یہ قسم ہے کہ کوئی شخص اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا:

أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ)) قُلْتُ: إِنَّ ذٰلِكَ لَعَظِيمٌ، ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ((أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ أَنْ

❶ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان غلظ تحریم اسبال الازار، ۱/ ۱۰۲

❷ مجمع الزوائد: ۲/ ۲۵۵۔ کشف الأستار: ۱۵۴۸

❸ مجمع الزوائد: ۶/ ۲۵۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَّطْعَمَ مَعَكَ)) قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ((أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ))

''کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرائے، حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے، میں نے کہا: یقیناً یہ تو واقعی بہت بڑا گناہ ہے، پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: یہ کہ تو اپنے بیٹے کو اس ڈر سے قتل کردے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گا۔ میں نے کہا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔'' ❶

سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں:

((لَأَنْ يَّزْنِيَ الرَّجُلُ بِعَشْرِ نِسْوَةٍ أَيْسَرُ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَّزْنِيَ بِامْرَأَةِ جَارِهِ)) ❷

''آدمی دس عورتوں سے زنا کرلے، یہ اس پر (باعتبار گناہ) زیادہ آسان (ہلکا) ہے، بہ نسبت اس کے کہ وہ اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔''

زنا کی قبیح ترین قسم یہ ہے کہ کوئی شخص مجاہد کی بیوی سے زنا کرے، کیونکہ وہ تو جہاد پر نہ جانے والے شخص کے لیے اس کی ماں کا درجہ رکھتی ہے۔

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ، مَامِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلاً مِنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِي أَهْلِهِ فَيَخُوْنُهُ فِيْهِمْ، إِلَّا وَقَفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، فَيَأْخُذُ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَاشَآءَ حَتّٰى يَرْضٰى)) ❸

---

❶ صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب قوله تعالیٰ: الذين لايدعون مع الله الٰها آخر۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب کون الشرك أقبح الذنوب وبیان أعظمها، ۱/ ۹۰۔ ❷ مسند احمد: ۶/ ۸

❸ صحیح مسلم، کتاب الامارة، حرمة نساء المجاهدين واثم من خانهم فيهن، ۳/ ۱۵۰۸۔ سنن ابوداؤد، کتاب الجهاد، باب حرمة نساء المجاهدين على القاعدين، ح: ۲۴۹۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’مجاہدین کی عورتوں کی حرمت (جہاد سے پیچھے) بیٹھ رہنے والوں پر ان کی ماؤں کی طرح ہے، بیٹھ رہنے والوں میں سے جو بھی شخص مجاہدین میں سے کسی شخص کے اہلِ خانہ کے بارے میں اس کا جانشین بنتا ہے اور وہ اس سے ان کے بارے میں خیانت کرتا ہے تو روزِ قیامت وہ اس کے سامنے کھڑا کیا جائے گا، وہ اس کی نیکیوں سے جس قدر چاہے گا پکڑتا جائے گا، جب تک کہ وہ خوش نہیں ہو جاتا۔‘‘

شیخ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

زنا کے مختلف مراتب ہیں اور ہر عملِ زنا اپنی نوعیت کے اعتبار سے دوسرے سے زیادہ سخت اور قبیح ہے، جیسا کہ:

- شادی شدہ عورت سے زنا کرنا کنواری عورت کے ساتھ زنا کرنے سے زیادہ قبیح ہے۔
- محرم کے ساتھ زنا کرنا، غیر محرم کے ساتھ زنا کرنے سے قبیح ترین ہے۔
- پڑوسی کی عورت سے زنا کرنا اجنبی عورت کے ساتھ زنا کرنے سے زیادہ فحش ہے۔
- بوڑھے کا زنا کرنا، جوان کے زنا کرنے سے زیادہ بڑا گناہ ہے۔
- آزاد شخص کا زنا کرنا، غلام کے زنا کرنے سے زیادہ غلیظ اور مبغوض عمل ہے۔
- اسی طرح عالم کا زنا کرنا، عام آدمی کے زنا کرنے سے بدترین گناہ ہے۔

عملِ قومِ لوط:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ ، لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ ، لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ)) [1]

’’اللہ تعالیٰ نے قومِ لوط والا عمل کرنے والے پر لعنت کی ہے، اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جس نے قومِ لوط والا عمل کیا، اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اس پر جو قومِ لوط والا عمل کرے۔‘‘

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[1] مسند احمد بن حنبل ۱/ ۳۰۹، ح: ۲۸۱۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اِذَا كَثُرَ اللُّوطِيَّةُ رَفَعَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَدَهُ عَنِ الْخَلْقِ ، فَلَا يُبَالِي فِي أَيِّ وَادٍ هَلَكُوْا))

''جب لواطت بہت زیادہ ہونے لگے تو اللہ تعالیٰ مخلوق سے اپنا ہاتھ اٹھا لیتا ہے، پھر وہ چنداں پرواہ نہیں کرتا کہ وہ کسی بھی وادی میں ہلاک ہوتے پھریں۔'' ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے سات (قسم کے) لوگوں پر ساتوں آسمانوں کے اُوپر سے لعنت فرماتا ہے، ان میں سے ایک ایسا ہے کہ جس پر تین بار لعنت فرماتا ہے اور باقی سب پر ایک ایک بار:

((مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ ، مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ ، مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ ، مَلْعُوْنٌ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ ، مَلْعُوْنٌ مَنْ أَتٰى شَيْئًا مِنَ الْبَهَائِمِ ، مَلْعُوْنٌ مَنْ عَقَّ وَالِدَيْهِ ، مَلْعُوْنٌ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ امْرَأَةٍ وَبِنْتِهَا ، مَلْعُوْنٌ مَنْ غَيَّرَ حُدُوْدَ الْأَرْضِ ، مَلْعُوْنٌ مَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ)) ❷

''جو شخص قومِ لوط والا عمل کرے وہ ملعون ہے، جو شخص قومِ لوط والا عمل کرے وہ ملعون ہے، جو شخص قومِ لوط والا عمل کرے وہ ملعون ہے، جو شخص غیر اللہ کے لیے ذبح کرے وہ ملعون ہے، جو شخص چوپاؤں میں سے کسی کے ساتھ بدفعلی کرے وہ ملعون ہے، جو شخص والدین کی نافرمانی کرے وہ ملعون ہے، جو شخص عورت اور اس کی بیٹی (کو نکاح میں) جمع کرے وہ ملعون ہے، جو شخص زمین کی حدود کو بدل ڈالے وہ ملعون ہے اور جو شخص اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے وہ ملعون ہے۔''

تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کا عملِ قومِ لوط کے مرتکب کے قتل پر اجماع ہے، اگرچہ اس

❶ المعجم الكبير للطبراني: ۲/ ۱۸۴

❷ المستدرك للحاكم: ۴/ ۳۵۶۔ مجمع الزوائد: ۶/ ۲۷۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے قتل کی نوعیت کے بارے میں مختلف آراء ہیں:

* سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حکم پر ایسے ہی ایک شخص کو جلا دیا تھا۔
* سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے ایک لوطی کو رجم کر دیا تھا۔
* سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے بھی خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی طرح جلا دیا تھا۔
* سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اسے سنگسار کیا جائے گا۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ نَقَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى إِلَيْهِمْ، حَتّٰى يَحْشُرَهُ مَعَهُمْ))

''میری امت میں سے جو بھی ایسا شخص فوت ہو کہ وہ قومِ لوط والا عمل کیا کرتا تھا، تو اللہ تعالیٰ اسے اُنہی کی طرف (یعنی قومِ لوط کی طرف) منتقل کر دے گا، یہاں تک کہ انہی کے ساتھ ہی اسے اُٹھائے گا۔'' ❶

ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگرچہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق اس کا معنی صحیح ہے:

اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝۲۲ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ (الصافات: ۳۷/ ۲۲۔ ۲۳)

''ان لوگوں کو اور ان کے ازواج کو جمع کرو، جنہوں نے ظلم کیا اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی پرستش کیا کرتے تھے۔''

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اَزْوَاجَهُمْ سے مراد اشباھھم ہے۔

زوج دراصل کسی بھی چیز کی اسی صنف اور اسی نوع سے دوسری چیز کو کہتے ہیں یعنی جوڑا۔ اسی کا مثل، دونوں ایک جیسے۔ ❷

❶ الخطيب في تاريخ بغداد: ۱۱/ ۱۶۰۔ ضعيف الجامع الصغير: ۵۸۶۳۔

❷ النهاية: ۲/ ۳۱۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شراب نوشی:

ابن ابی حاتم اپنی تفسیر میں عمارہ بن حزم کے حوالے سے ایک روایت لائے ہیں کہ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے شراب کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ بہت بڑا جرم ہوگا کہ میرے جیسا بوڑھا اس مقام پہ کھڑا ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھے، پھر فرمایا:

((هِيَ أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ وَأُمُّ الْفَوَاحِشِ، مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ تَرَكَ الصَّلٰوةَ وَوَقَعَ عَلٰى أُمِّهٖ وَخَالَتِهٖ وَعَمَّتِهٖ)) ❶

''یہ گناہ بڑے گناہوں سے بھی بڑھ کر ہے اور تمام بے حیائیوں کی جڑ ہے، جو شخص شراب پیتا ہے، وہ نماز چھوڑنے لگتا ہے اور (حواس قائم نہ ہونے کے باعث) اپنی ماں، خالہ اور پھوپھی سے بھی منہ کالا کر لیتا ہے۔''

ابن ابی حاتم فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما شراب نوشی کو اکبر الکبائر میں شمار کیا کرتے تھے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ))

''جس شخص نے دنیا میں شراب پی، پھر اس سے توبہ نہ کی تو اسے آخرت میں اس سے محروم رکھا جائے گا۔'' ❷

امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

یہ اس بات پر دلیل ہے کہ وہ جنت میں نہیں جائے گا، کیونکہ جو جنت میں جائے گا

❶ مجمع الزوائد: ۵/ ۱۰۳، ح: ۸۱۷۴

❷ صحیح بخاری، کتاب الأشربة، باب قوله تعالیٰ: انما الخمر والمیسر والانصاب۔۔۔ الخ۔ صحیح مسلم، کتاب الاشربة، باب عقوبة من شرب الخمر اذا لم یتب منها، ۳/ ۱۵۸۸۔ سنن نسائی، کتاب الأشربة، باب توبة شارب الخمر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے اس سے محرومی نہیں ہوگی۔

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ: مُدْمِنُ الْخَمْرِ، وَقَاطِعُ الرَّحِمِ، وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ))

''تین (طرح کے لوگ) جنت میں نہیں جائیں گے: شراب کا عادی، قطع رحمی کرنے والا اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔'' ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَرْبَعَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يُدْخِلَهُمُ الْجَنَّةَ وَلَا يُذِيقَهُمْ نَعِيمَهَا: مُدْمِنُ الْخَمْرِ، وَآكِلُ الرِّبَا، وَآكِلُ مَالِ الْيَتِيمِ بِغَيْرِ حَقٍّ، وَالْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ))

''اللہ تعالیٰ کا یہ حق بنتا ہے کہ وہ چار (طرح کے لوگوں) کو نہ تو جنت میں داخل کرے اور نہ ہی انہیں جنت کی نعمتوں کا مزہ چکھائے: شراب کا رسیا، سود خور، یتیم کا مال ناحق کھانے والا اور والدین کا نافرمان۔'' ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ مُدْمِنَ خَمْرٍ لَقِيَهُ كَعَابِدِ وَثَنٍ))

''جو اللہ تعالیٰ سے شراب کا عادی ہونے کی حالت میں ملاقات کرے گا، وہ ایسے ہی ہوگا جیسے بتوں کا پجاری۔'' ❸

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَإِنَّ عَلَى اللّٰهِ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ)) قِيلَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! وَمَاطِينَةُ الْخَبَالِ؟

---

❶ مسند احمد: ۴/ ۳۹۹۔ موارد الظمآن: ۱۳۸۰

❷ مستدرك الحاكم: ۲/ ۳۷۔

❸ مسند احمد: ۱/ ۲۷۲۔ وقال شاكر: اسناده ضعيف، موارد الظمآن: ۱۳۷۹۔ سنن ابن ماجه، كتاب الأشربة، باب مدمن الخمر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: ((عِرقُ أَهْلِ النَّارِ أَوْ عَصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ))

''ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور یقیناً یہ اللہ کے ذمے ہے کہ وہ نشہ آور (اشیاء) پینے والے کو طینة الخبال پلائے۔ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! طینة الخبال کیا چیز ہے؟ فرمایا: جہنمیوں کا پسینہ یا جہنمیوں کا نچوڑ۔'' ❶

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَشْرَبُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا ، يُضْرَبُ عَلَى رُؤُسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَالْمُغَنِّيَاتِ ، يَخْسِفُ اللّٰهُ بِهِمُ الْأَرْضَ وَيَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ)) ❷

''میری امت میں سے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور وہ اس کا نام بدل کر کوئی اور نام رکھ دیں گے، ان کے سروں پر باجے اور تانبے کے پرت مارے جائیں گے، اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے گا اور انہیں بندروں اور خنزیروں میں سے بنا دے گا۔''

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَعَلَهَا فِي بَطْنِهِ ، لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ صَلَاةٌ سَبْعاً ، وَإِنْ مَاتَ فِيهَا مَاتَ كَافِرًا)) ❸

''جو شخص شراب پیتا ہے اور اسے اپنے پیٹ میں ڈال لیتا ہے تو اس سے سات (دن) نماز قبول نہیں کی جاتی اور اگر وہ اسی حالت میں مر جائے تو وہ کافر کی موت مرے گا۔''

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَسَكِرَ ، لَمْ تُقْبَلْ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحاً ، فَإِنْ

❶ صحيح مسلم ، كتاب الاشربة ، باب بيان أن كل مسكر خمر ، ٣/ ١٥٨٧۔

❷ سنن ابن ماجة: كتاب الفتن ، باب العقوبات ، ٤٠٢٠۔ موارد الظمآن: ١٣٨٤۔

❸ سنن نسائي ، كتاب الأشربة ، باب ذكر الآثام المتولدة عن شرب الخمر ، ٨/ ٣١٦۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَاتَ دَخَلَ النَّارَ ، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ)) ❶

''جس شخص نے شراب پی اور اسے نشہ چڑھ گیا، تو چالیس دن (اس کی) نماز قبول نہیں کی جائے گی، اگر وہ (اسی حالت میں) مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا، لیکن اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس پر رجوع فرمائے گا۔''

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَرْضَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ، فَإِنْ مَاتَ مَاتَ كَافِرًا)) ❷

''جو شخص شراب پیتا ہے، اس سے اللہ تعالیٰ چالیس راتوں تک ناراض رہتا ہے اور اگر وہ (اسی حال میں) مر جائے تو وہ کافر کی موت مرے گا۔''

چوری:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ، وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ)) ❸

''اللہ تعالیٰ اس چور پر لعنت فرماتا ہے جو انڈے کی چوری کرتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے اور رسّی چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔''

بہتان تراشی:

فرمان باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا

❶ موارد الظمآن: ١٣٧٨۔ سنن ترمذی، کتاب الأشربة، باب ماجاء فی شارب الخمر، ح: ١٩٨٢۔ سنن ابن ماجه، کتاب الأشربة، باب من شرب الخمر لم تقبل له صلاة۔

❷ مسند احمد: ٦/ ٤٦٠

❸ صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب حد السرقة و نصابها: ٣/ ١٣١٤۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْاٰخِرَةِ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾ (النور : ۲۴/ ۲۳)

"یقیناً وہ لوگ جو پاک دامن، گناہوں سے غافل اور مومن عورتوں پر بہتان باندھتے ہیں، ان پر دنیا و آخرت میں لعنت کی گئی ہے اور ان کے لیے عذاب عظیم ہے۔"

اسی طرح فرمایا:

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۸﴾ (الاحزاب : ۳۳/ ۵۸)

"جو لوگ مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو بغیر ان کے ارتکابِ گناہ کے تنگ کرتے ہیں، تو وہ بہتان اور واضح گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں۔"

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ)) قَالُوْا: وَمَاهُنَّ؟ قَالَ: ((الشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ، وَاَكْلُ الرِّبَا، وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ، وَالتَّوَلِّیْ يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ)) ❶

"سات ہلاک کر دینے والے گناہوں سے بچو۔" صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: وہ کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، کسی جان کو قتل کرنا جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہو مگر حق کے ساتھ، سُود خوری، یتیم کا مال ہڑپ کرنا، جنگ کے روز پیٹھ دکھا کر بھاگنا اور پاکدامن، گناہوں سے غافل مومنہ عورتوں پر بہتان لگانا۔"

بہت سے لوگ جہالت کی بناء پر اپنے غلاموں اور نوکروں کو بلاتے وقت ایسے برے

❶ صحیح بخاری، کتاب الوصایا، باب قولہٗ تعالیٰ: ان الذین یأکلون اموال الیتمی ظلما، ۲۷٦٦۔ ۵٧٦۴۔ ٦٨۵٧۔

صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الکبائر واکبرھا، ١/ ٩٢۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

القاب سے پکارتے ہیں کہ جس سے ان کی کردارکشی ہوتی ہے مثلاً کسی کو مخنّث (ہیجڑا) کہہ کر بلانے سے فحاشی کے ساتھ اس کا تعلق جڑنا لازم آتا ہے، اسی طرح اپنی لونڈی کو آواز دیتے ہوئے قحبة یا زانیة کہہ کر پکارنا بھی اس پر بہتان لگانے کے مترادف ہے اور اس پر سخت وعید آئی ہے۔

جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ بِالزِّنَا يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ)) ❶

''جس شخص نے اپنے غلام پر زنا کا بہتان لگایا، اس پر روزِ قیامت حد قائم کی جائے گی، ہاں ایک صورت میں وہ بچ سکتا ہے کہ وہ (غلام) ویسا ہی ہو جیسا کہ اس نے کہا۔''

جھوٹی گواہی:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبائر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

((اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَقَالَ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟ قَوْلُ الزُّوْرِ، أَوْقَالَ: شَهَادَةُ الزُّوْرِ)) ❷

''اللہ کے ساتھ شرک، والدین کی نافرمانی، نفس کا قتل، اور فرمایا: کیا میں تمہیں اکبر الکبائر کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ جھوٹی بات، یا فرمایا: جھوٹی گواہی۔''

سیدنا خزیم بن فاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ صحيح بخاري، كتاب المحاربين، باب قذف العبيد، ٦٨٥٨۔ صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب التغليظ علىٰ من قذف مملوكهٗ، ٣/ ١٢٨٢۔

❷ صحيح بخاري، كتاب الشهادات، باب ماقيل في شهادة الزور، ٢٦٥٣۔ ٥٩٧٧۔ صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان الكبائر و أكبرها، ١/ ٩٢۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْإِشْرَاكِ بِاللّٰهِ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَرَأَ:
﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ ۔ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ﴾ (الحج: ۳۰۔ ۳۱)

''جھوٹی گواہی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے کے برابر قرار دی گئی ہے، آپ نے تین مرتبہ یہ فرمایا، پھر یہ آیت پڑھی: فَاجْتَنِبُوْا...... الخ ''تم بتوں کی پلیدی اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو، اللہ کے لیے ہی خالص ہوتے ہوئے نہ کہ اس کے ساتھ شرک کرنے والے ہو کر۔'' ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ شَهِدَ عَلٰى مُسْلِمٍ شَهَادَةً لَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ)) ❷

''جس شخص نے کسی مسلمان کے خلاف گواہی دی اور وہ اس کا اہل بھی نہ تھا، تو اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالینا چاہیے۔''

مال غصب کرنا:

بعض علماء کرام نے اس میں قلت و کثرت کے اعتبار سے فرق کیا ہے، یعنی اگر غصب شدہ مال چوتھائی دینار یا اس سے زائد ہے تو یہ عمل گناہِ کبیرہ ہے اور اگر چوتھائی دینار سے کم ہے گناہِ صغیرہ میں شمار ہوگا۔ واللہ اعلم

مال غصب کرنا جملہ اقسامِ ظلم میں سے ایک ہے اور اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیثِ قدسی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

---

❶ سنن ابوداؤد، كتاب الأقضية، باب في شهادة الزور، ۳۵۹۹۔ ترمذی، ابواب الشهادات، باب شهادة الزور، ۲۳۰۰۔ ابن ماجه، كتاب الأحكام، باب شهادة الزور۔

❷ مسند احمد: ۲/ ۵۰۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((یَا عِبَادِیْ! اِنِّی حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ، وَجَعَلْتُهُ بَیْنَکُمْ مُحَرَّمًا، فَلَا تَظَالِمُوْا)) ❶

''اے میرے بندو! میں نے اپنے آپ پر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور اسے تمہارے لیے بھی حرام ٹھہرایا ہے، سو تم ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔''

اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ)) ❷

''ظلم قیامت کے دن اندھیروں کا باعث ہوگا۔''

سیدنا علی رضی اللہ عنہ حدیث قدسی بیان کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

((اِشْتَدَّ غَضَبِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَ مَنْ لَّمْ یَجِدْلَهٗ نَاصِرًا غَیْرِیْ)) ❸

''اس شخص پر میرا غضب ٹوٹ کے برستا ہے جو کسی ایسے شخص پر ظلم کرتا ہے جو میرے سوا اپنا کوئی مددگار نہیں پاتا۔''

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایک حدیث قدسی مروی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

((وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَأَنْتَقِمَنَّ مِنَ الظَّالِمِ فِیْ عَاجِلِهٖ وَآجِلِهٖ وَلَأَنْتَقِمَنَّ مِمَّنْ رَأٰی مَظْلُوْمًا قَدَرَ أَنْ یَّنْصُرَهٗ فَلَمْ یَنْصُرْهُ)) ❹

''مجھے میری عزت وجلالت کی قسم! میں ظالم سے دنیا میں بھی انتقام لوں گا اور آخرت میں بھی اور اسی طرح اس بندے سے بھی ضرور انتقام لوں گا جس نے طاقت کے باوجود مظلوم کو دیکھ کر اس کی مدد نہیں کی۔''

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

---

❶ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم الظلم، ۴/ ۱۹۹۴۔ ۱۹۹۵۔

❷ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم الظلم، ۴/ ۱۹۹۶۔

❸ المعجم الصغیر للطبرانی، ۷۱۔ مجمع الزوائد، ۴/ ۲۰۶

❹ کنز العمال: ۳/ ۹۱۰، ۷۶۳۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ ، فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ))

''مظلوم کی بددعا سے بچ، کیونکہ اس کی بددعا اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہوتا۔'' ❶

میدانِ جنگ سے فرار ہونا:

فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَىِٕذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ مَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ۝ (الانفال : ٨/ ١٦)

''اور جو شخص ان سے اس موقع پر پیٹھ پھیرے، مگر ہاں جو لڑائی کے لیے پینترا بدلتا ہو یا جماعت کی طرف پناہ لینے آتا ہو(وہ مستثنیٰ ہے، باقی اور جو ایسا کرے گا) تو وہ اللہ کے غضب میں آجائے گا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا اور وہ بہت بری جگہ ہے۔''

جنگ سے فرار ہونا ان سات مہلک ترین امور سے بھی ہے جن کا تذکرہ گزشتہ صفحات میں ہو چکا ہے۔

سود خوری:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰٓوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (البقرة : ٢/ ٢٧٨۔ ٢٧٩)

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو، اگر تم ایماندار ہو، اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے جنگ کے

❶ بخاري، كتاب المظالم، باب اتقاء والحذر من دعوة المظلوم، ١٤٤٨۔
مسلم، كتاب الايمان، باب الدعا الى الشهادتين وشرائع الاسلام۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے تیار ہو جاؤ۔"

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اٰكِلَ الرِّبٰو وَمُوْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ: ((هُمْ سَوَاءٌ))

رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، سُود کھلانے والے، اس کو لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ "یہ سب (جرم میں) برابر کے شریک ہیں۔" ❶

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلرِّبَا ثَلَاثٌ وَسَبْعُوْنَ بَاباً، أَيْسَرُهَا مِثْلَ أَنْ يَّنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهٗ))

"سود کے تہتر (٧٣) درجات ہیں، ان میں سے کم تر درجہ اس کے مثل ہے کہ آدمی اپنی ماں سے نکاح کر لے۔" ❷

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلدِّرْهَمُ يُصِيْبُهُ الرَّجُلُ مِنَ الرِّبَا أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِيْنَ زَنْيَةٍ يَزْنِيْهَا فِي الْإِسْلَامِ))

"سود کا ایک درہم جسے انسان حاصل کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کے ہاں تینتیس (٣٣) بار بحالتِ اسلام زنا کرنے سے بھی بڑا جرم ہے۔" ❸

عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((دِرْهَمُ رِبًا يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ، وَهُوَ يَعْلَمُ، أَشَدُّ مِنْ سِتٍّ وَثَلَاثِيْنَ زَنْيَةٍ)) ❹

---

❶ صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب لعن آكل الربا وموكله، ٣/ ١٢١٨- ١٢١٩-

❷ مستدرك حاكم: ٢/ ٣٧- وقال علىٰ شرط الشيخين-

❸ مجمع الزوائد: ٤/ ٢١١، ٦٥٧٤-

❹ مسند احمد: ٥/ ٢٢٥-

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''سود کا ایک درہم جسے بندہ باوجود (اس گناہ کا) علم رکھنے کے کھا لیتا ہے، وہ چھتیس (۳۶) بار زنا کرنے سے بھی زیادہ سخت گناہ ہے۔''

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلرِّبَا اِثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ بَاباً ، أَدْنَاهَا مِثْلُ اِتْیَانِ الرَّجُلِ أُمَّهُ))

''سود کے بہتر (۷۲) درجے ہیں، ان میں سے ادنیٰ درجہ ایسے ہے جیسے کوئی آدمی اپنی ماں کے ساتھ منہ کالا کرے۔'' ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''معراج کی رات جب میں ساتویں آسمان پر پہنچا تو میں نے اوپر کو دیکھا تو اچانک کڑک، بجلی اور (چیخ وپکار) کی آوازیں آنے لگیں، آپؐ فرماتے ہیں کہ میں نے قریب ہوکر دیکھا تو وہاں موجود لوگوں کے پیٹ گھروں کی طرح بڑے بڑے تھے اور ان کے اندر سانپ حرکت کر رہے تھے جو کہ باہر نظر آ رہے تھے، میں نے جرائیل علیہ السلام سے پوچھا: یہ (بدبخت لوگ) کون ہیں؟ جرائیلؑ نے جواب دیا: یہ سود خور ہیں۔'' ❷

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات جب آسمانوں پر لے جایا گیا تو آپؐ نے دیکھا کہ کچھ لوگوں کے پیٹ بڑے بڑے گھروں کی طرح ہیں اور ان کے پیٹ (بھاری بھرکم اور بوجھل ہونے کی وجہ سے) انہیں جھکائے ہوئے ہیں، روزانہ صبح وشام آلِ فرعون انہیں پاؤں تلے روندتے ہوئے گزر جاتے ہیں، انہیں صبح وشام آگ پر کھڑا کیا جاتا ہے، وہ اپنی زبانوں سے کہہ رہے تھے: اے ہمارے رب! قیامت کبھی برپا نہ کرنا۔ میں نے جرائیلؑ سے پوچھا: اے جرائیلؑ! یہ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ آپ کی اُمت کے سود خور ہیں، یہ (روزِ قیامت) ایسے کھڑے ہوں گے جیسے شیطان نے چھو کر خبطی بنا دیا ہو۔'' ❸

❶ مجمع الزوائد: ۴/ ۶۵۷۵۔ ❷ مسند احمد: ۲/ ۳۵۳۔

❸ الأصبهاني بحوالة النهاية: ۵/ ۷۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَكَلَ الرِّبَا بُعِثَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَجْنُوْنًا يَتَخَبَّطُ ، ثُمَّ قَرَأَ: اَلَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ)) (البقرۃ: ۲/ ۲۷۵)

''جس نے سود کھایا وہ روزِ قیامت مجنون اور دیوانہ بنا کر اُٹھایا جائے گا، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: اَلَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ...... الخ ''جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قیامت کے دن) کھڑے ہوں گے جیسے شیطان نے چھو کر انہیں دیوانہ بنا دیا ہو۔'' ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَرْبَعَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَّا يُدْخِلَهُمُ الْجَنَّةَ وَلَا يُذِيْقَهُمْ نَعِيْمَا: مُدْمِنُ الْخَمْرِ ، وَاٰكِلُ الرِّبَا ، وَاٰكِلُ مَالِ الْيَتِيْمِ بِغَيْرِ حَقٍّ ، وَالْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ)) ❷

''چار قسم کے لوگوں کو جنت میں داخل نہ کرنا اور انہیں جنت کی نعمتوں سے بھی محروم رکھنا اللہ تعالیٰ کا حق ہے: عادی شرابی، سُود خور، ناجائز طریقے سے یتیم کا مال کھانے والا اور والدین کا نافرمان۔''

بغیر حق یتیم کا مال کھانا:

سیدنا ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُبْعَثُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَوْمًا مِّنْ قُبُوْرِهِمْ تَأَجَّجُ أَفْوَاهُهُمْ نَارًا)) وَقِيْلَ: مَنْ هُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: اِنَّ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ أَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَأْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا)) ❸

❶ المعجم الكبير للطبرانی: ۱۸/ ۶۰۔ مجمع الزوائد: ۴/ ۱۱۹ ضعیف۔

❷ مستدرك حاكم: ۲/ ۴۳، ۲۲۶۰۔

❸ النساء: ۴/ ۱۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کچھ لوگوں کو اس حال میں اٹھائیں گے کہ ان کے مُونہوں سے آگ نکل رہی ہوگی، پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ لوگ کون ہوں گے؟ فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو نہیں دیکھتے: یقیناً جو لوگ ناجائز طریقے سے یتیموں کا مال کھاتے ہیں، وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں۔'' ❶

اسی طرح یتیم کا مال کھانا ان تباہ کن سات امور میں سے بھی ہے جن کا ذکر گزشتہ صفحات میں ہو چکا ہے۔

عمرو بن حزم اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اہل یمن کو لکھ کر بھیجا:

((اِنَّ أَكْبَرَ الْكَبَائِرِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ الْمُؤْمِنَةِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَالْفِرَارُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ يَوْمَ الزَّحْفِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَرَمْيُ الْمُحْصِنَةِ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ)) ❷

''اللہ کے ہاں بڑے گناہوں سے بھی بڑھ کر گناہ یہ ہیں: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، کسی مومن جان کو قتل کرنا، دوران جنگ میدان چھوڑ کر بھاگنا، والدین کی نافرمانی کرنا، پاک دامن عورت پر تہمت لگانا، سُود کھانا اور یتیم کا مال کھانا۔''

امام قرطبی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی ایک روایت ذکر کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شب معراج کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ان کے ہونٹ اُونٹوں کے ہونٹوں کی طرح (بڑے بڑے) تھے، ان پر کچھ لوگ مقرر تھے جو ان کے ہونٹوں کو چیر رہے تھے اور ان کے مونہوں میں آگ کے پتھر ٹھونس رہے تھے، جو (ان کے مونہوں سے داخل ہوکر) انکی پیٹھ کی طرف سے نکل جاتے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتلایا کہ یہ لوگ ہیں ناجائز طریقے سے

❶ مجمع الزوائد: ۷/ ۵۵، ح: ۱۰۹۱۵۔

❷ صحیح ابن حبان: ۲۱۴/ ۵۰۱، ح:/ ۶۵۵۹۔ موارد الظمآن: ۷۹۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یتیموں کا مال کھاتے تھے۔" ❶

والدین کی نافرمانی:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَكْبَرَ الْكَبَائِرِ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ ، وَقَتْلُ النَّفْسِ وَ الْيَمِينُ الْغَمُوسُ)) ❷

"کبیرہ گناہوں سے بھی بڑے گناہ (یہ ہیں:) اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی، قتل نفس اور جھوٹی قسم۔"

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ: الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ ، وَمُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْمَنَّانُ عَطَاءَهُ وَثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ۔ وَفِي رِوَايَةٍ: حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ۔ أَلْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالدَّيُّوثُ وَالرَّجِلَةُ مِنَ النِّسَاءِ)) ❸

"تین قسم کے لوگ ایسے ہیں، جن کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں فرمائے گا: والدین کا نافرمان، عادی شرابی اور عطیہ کر کے احسان جتلانے والا۔ تین قسم کے لوگ جنت میں نہیں جاسکیں گے، ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر جنت حرام کر دی ہے: والدین کا نافرمان، بے غیرت اور مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورت۔"

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا يَنْفَعُ مَعَهُنَّ عَمَلٌ ، اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ))

---

❶ تفسیر القرطبی: ۵/ ۵۳

❷ بخاری، کتاب الأیمان والنذور، باب الیمین الغموس، ۶۶۷۵۔ ۶۸۷۰۔ ۶۹۲۰۔

❸ مجمع الزوائد: ۸/ ۲۷۰، ح: ۱۳۴۳۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"تین کام ایسے ہیں کہ ان کی موجودگی میں کوئی عمل فائدہ نہیں دے گا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی اور جنگ سے بھاگنا۔" ❶

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی:

((لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ وَإِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ ، وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ وَإِنْ أَمَرَاكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ)) ❷

"اللہ کے ساتھ شرک مت کر، اگرچہ تو قتل کر دیا جائے اور تو جلا دیا جائیگا اور اپنے والدین کی نافرمانی ہرگز نہ کر، اگرچہ وہ تجھے تیرے اہل و مال چھوڑ کر چلے جانے کا ہی حکم دیں۔"

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلُّ الذُّنُوبِ يُؤَخِّرُ اللّٰهُ مِنْهَا مَا شَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ إِلَّا عُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ ، فَإِنَّ اللّٰهَ يُعَجِّلُهُ لِصَاحِبِهِ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْمَمَاتِ)) ❸

"اللہ تعالیٰ ہر گناہ (کی سزا) کو قیامت تک مؤخر کرسکتا ہے جسے بھی وہ چاہے، سوائے والدین کی نافرمانی کے، کہ اس کے مرتکب کو اللہ تعالیٰ موت سے قبل زندگی میں ہی جلد سزا دے دیتا ہے۔"

امام اصبہانی نے عمرو بن حوشب سے ایک واقعہ نقل کیا ہے، فرماتے ہیں:

"ایک مرتبہ کسی گاؤں میں جانے کا اتفاق ہوا، گاؤں کی ایک جانب ایک قبرستان تھا، عصر کے بعد کا وقت تھا کہ ایک قبر پھٹی اور اس میں سے ایک آدمی نکلا جس کا سر گدھے کے سر جیسا تھا اور باقی جسم انسانی تھا، وہ آدمی تین مرتبہ گدھے کی طرح چیخا اور اس کے بعد اس کی قبر بند ہوگئی۔ کچھ فاصلے پر ایک بڑھیا بیٹھی سوت کات رہی تھی، میں نے کسی گزرنے والے سے اس بڑھیا کے متعلق پوچھا کہ یہ کون ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ اس قبر والے جوان کی

❶ المعجم الکبیر للطبرانی: ۲/ ۹۵۔ ضعیف۔

❷ مسند احمد، : ۵/ ۲۳۸، ح: ۲۲۱۲۸، مجمع الزوائد: ۴/ ۳۹۱، ۷۱۱۰۔

❸ مستدرك حاكم: ۴/ ۱۵۶، وقال: صحيح الاسناد۔ وقال الذهبي: ضعيف۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماں ہے۔ چنانچہ میں اس بڑھیا کے پاس گیا اور اس سے اس معاملہ کی حقیقت پوچھی، تو اس نے مجھے بتایا کہ میرا بیٹا شراب کا عادی تھا، ایک دن جب وہ گھر آیا تو میں نے اس سے کہا: بیٹا! اللہ سے ڈر جا اور شراب نوشی چھوڑ دے، تو اس نے مجھے یہ جواب دیا کہ تو خوامخواہ ہی گدھے کی طرح چیختی چلاتی رہتی ہے، اسی دن نماز عصر کے بعد اس کی موت واقع ہو گئی اور اس روز کے بعد سے روزانہ عصر کے بعد اس کی قبر پھٹتی ہے اور یہ باہر نکل کر تین مرتبہ گدھے کی طرح چلاتا ہے اور پھر اس کی قبر بند ہو جاتی ہے۔

تنبیہ:

نبی کریم ﷺ سے صحت کے ساتھ ثابت ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

((اَلْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ))

''خالہ، ماں کے مرتبہ پر ہوتی ہے'' ❶

چنانچہ ماں کی طرح خالہ کے ساتھ بھی حسنِ سلوک واجب ہے اور اس کی نافرمانی کرنا حرام عمل ہے، اسی طرح چچا، باپ کے بمنزلہ ہوتا ہے۔

قطع رحمی:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ﴿٢٢﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ ﴿٢٣﴾ (محمد: ۴۷/ ۲۲۔ ۲۳)

''تم سے یہ بھی بعید نہیں کہ اگر تمھیں حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کر دو اور رشتے ناطے توڑنے لگو۔ یہ وہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت فرمائی

❶ صحیح بخاری، کتاب الصلح، باب کیف یکتب هٰذا ما صالح...... الخ، ۲۶۹۹۔ ۴۲۵۱۔ سنن ابوداؤد، کتاب الطلاق، باب من أحق بالولد، ح: ۲۲۸۰۔ ترمذی، ابواب البر والصلة، باب اکرام صدیق الوالد۔ ترمذی، ابواب البر والصلة، باب رحمة المسلمین، ح: ۱۹۲۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور ان کی سماعت اور آنکھوں کی بصارت چھین لی ہے۔"

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((اَلرَّحِمُ مُتَعَلِّقَةٌ بِالْعَرْشِ ، تَقُوْلُ: مَنْ وَصَلَنِیْ وَصَلَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ قَطَعَنِیْ قَطَعَهُ اللّٰهُ)) ❶

"رحم (رشتہ داری) عرش سے لٹکتی ہوئی کہتی ہے: جو مجھے ملائے، اسے اللہ ملائے اور جو مجھے کاٹے، اسے اللہ تعالیٰ کاٹے۔"

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ الرَّحِمَ شُجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ تَقُوْلُ: یَارَبِّ! اِنِّیْ قُطِعْتُ ، یَارَبِّ! اِنِّیْ أُسِیْئُ اِلَیَّ ، یَارَبِّ! اِنِّیْ ظُلِمْتُ ، فَیُجِیْبُهَا: أَلَا تَرْضَیْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟))

"رحم (رشتہ داری) رحمان کی ایک شاخ ہے، وہ کہتی ہے: اے میرے رب! مجھے کاٹا گیا، اے میرے پروردگار! میرے ساتھ برا سلوک کیا گیا، اے میرے پالنہار! میرے ساتھ ظلم کیا گیا، تو اللہ تعالیٰ اسے جواب دیتے ہیں: کیا تو اس بات سے خوش نہیں ہے کہ میں اسے ملاؤں جو تجھے ملائے اور میں اسے کاٹوں جو تجھے کاٹے؟" ❷

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَامِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ یُعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِی الدُّنْیَا مَعَ مَا یَدَّخِرُهُ اللّٰهُ لَهُ فِی الْآخِرَةِ مِنَ الْبَغْیِ وَقَطِیْعَةِ

---

❶ صحیح بخاری: کتاب الادب، باب من وصله الله، ۵۹۸۹۔ صحیح مسلم: کتاب البر والصلة، باب صلة الرحم وتحریم قطیعتها، ۴/ ۹۸۱۔

❷ مسند احمد: ۲/ ۳۸۳، ۸۹۶۳۔ موارد الظمآن: ۲۰۳۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرَّحِمِ)) ❶

''بغاوت وسرکشی اور قطع رحمی کے علاوہ کوئی گناہ ایسا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے مرتکب کو دنیا میں بھی جلد سزا دے ڈالے اور ساتھ ساتھ اس سزا کو آخرت میں بھی اس کے لیے برقرار رکھے۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ أَعْمَالَ بَنِیْ اٰدَمَ تُعْرَضُ کُلَّ خَمِیْسٍ فَلَا یُقْبَلُ عَمَلُ قَاطِعِ رَحِمٍ)) ❷

''ہر جمعرات کو بنی آدم کے اعمال (اللہ کے دربار میں) پیش کیے جاتے ہیں اور قطع رحمی کرنے والے کا کوئی عمل قبول نہیں کیا جاتا۔''

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ)) ❸

''قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔''

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ: مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَقَاطِعُ الرَّحِمِ وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ)) ❹

''تین (قسم کے لوگ) جنت میں داخل نہیں ہوں گے: شراب نوشی کا رسیا، قطع

❶ سنن ابوداؤد، کتاب الأدب، باب فی النھی عن البغی، سنن ابن ماجه، کتاب الزھد، باب البغی، ح: ۴۲۱۱۔ جامع ترمذی، ابواب صفة القیامة، باب عاقبة البغی وقطیعة الرحم، ۲۵۱۱۔ مستدرك حاکم: ۲/ ۳۶۔

❷ مسند احمد: ۲/ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔

❸ صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب اثم القاطع، ۵۹۸۴۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب صلة الرحم وقطیعة، ۱۹۸۱۔ سنن ترمذی، ابواب البر والصلة، باب ماجاء فی صلة الرحم۔

❹ مسند احمد: ۴/ ۳۹۹۔ موارد الظمآن: ۱۳۸۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمی کرنے والا اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔"

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا تَنْزِلُ عَلٰى قَوْمٍ فِيْهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ)) ❶

"یقیناً اس قوم پر (رحمت کے) فرشتوں کا نزول نہیں ہوتا، جن میں قطع رحمی کرنے والا موجود ہو۔"

امام قرطبیؒ اپنی تفسیر میں سورۃ النساء کی ابتدائی آیات کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

اِتَّفَقَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى أَنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ وَاجِبَةٌ وَأَنَّ قَطْعَهَا مُحَرَّمٌ

"امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ صلہ رحمی کرنا واجب اور قطع رحمی کرنا حرام ہے۔" ❷

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)) ❸

"جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا، اسے آگ میں اپنا ٹھکانہ بنا لینا چاہیے۔"

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ مجمع الزوائد: ۸/ ۱۵۱۔

❷ تفسیر القرطبی: ۵/ ۶۔

❸ صحیح بخاری، کتاب العلم، باب اثم من کذب علی النبیؐ، ۱۱۰۔ صحیح مسلم، المقدمة، باب فی التحذیر من الکذب علی رسول اللہ، ۱/ ۱۰۔ سنن ابوداؤد، کتاب العلم، باب فی التشدید فی الکذب علی رسول اللہ ﷺ/ سنن ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی النهی عن سب الریاح۔ سنن ابن ماجه، المقدمة، باب التغلیظ فی تعمد الکذب علی رسول اللہ، ح: ۳۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ يَلِجِ النَّارَ)) ❶

''مجھ پر جھوٹ مت گھڑو، کیونکہ جو بھی مجھ پر جھوٹ گھڑے گا وہ (جہنم کی) آگ میں داخل ہوگا۔''

سیدنا واثلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ عَلَيَّ مَالَمْ أَقُلْ)) ❷

''یقیناً یہ اکبر الکبائر میں سے ہے کہ آدمی میری نسبت سے وہ بات کہے جو میں نے نہ کہی ہو۔''

بلا عذر گواہی نہ دینا:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ (البقرۃ: ۲/ ۲۸۳)

''اور جو شخص اسے چھپائے گا تو اس کا دل گنہگار ہوگا۔''

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ كَتَمَ الشَّهَادَةَ إِذَا دُعِيَ إِلَيْهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَ بِالزُّورِ)) ❸

''جو شخص گواہی دینے کے لیے بلائے جانے پر اسے چھپاتا ہے (یعنی گواہی نہیں دیتا) وہ جھوٹی گواہی دینے والے کی مانند ہے۔''

جھوٹی قسم:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ حَلَفَ عَلَى مَالِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ)) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم

---

❶ صحیح بخاری، کتاب العلم، باب اثم من کذب علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۱۰۶۔ صحیح مسلم، المقدمۃ، باب تغلیظ الکذب علیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۱/ ۹۔

❷ المعجم الکبیر للطبرانی۔ ۲۲/ ۹۸، ضعیف۔

❸ مجمع الزوائد: ۸/ ۲۰۰۔ ضعیف۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِاللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَناً قَلِيلاً﴾ (آل عمران: ۳/ ۷۷)

''جو شخص کسی مسلمان کے مال (کو ہتھیانے کے لیے اس) پر ناحق قسم اٹھاتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کو اس حالت میں ملے گا کہ وہ اس پر سخت ناراض ہو گا۔'' عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ بات بیان کرنے کے بعد) اس بات کی مصداق قرآن کریم کی یہ آیت پڑھی: اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ...... الخ ''یقیناً وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے عہد و پیمان اور اپنی قسموں کو تھوڑی سی قیمت کے عوض بیچ دیتے ہیں (ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے)۔'' ❶

سیدنا عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَحْلِفُ رَجُلٌ عَلَى مِثْلِ جَنَاحِ بَعُوضَةٍ إِلَّا كَانَتْ فِي قَلْبِهِ كَيَّةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) ❷

''کبیرہ گناہوں سے بھی بڑے گناہ یہ ہیں: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی اور جھوٹی قسم اٹھانا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر کوئی آدمی ایک مچھر کے پَر کے برابر بھی کسی چیز پر قسم اٹھاتا ہے تو روزِ قیامت اس کے دل میں بزدلی چھائی ہوئی ہو گی۔''

جھوٹی قسم کو عربی زبان میں ''یمین غموس'' کہا جاتا ہے، جس کا مطلب ہے: ڈبو دینے والی قسم۔ چونکہ جھوٹی قسم کھانے والا ناجائز مال ہتھیا کر اپنے آپ کو ہلاکت وعذاب میں ڈبو لیتا ہے اس لیے یمین غموس کہا جاتا ہے۔ ❸

سیدنا حارث بن برصاء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے

❶ صحيح بخاري، كتاب المساقات، باب الخصومة في البئر۔ صحيح مسلم، كتاب الأيمان، باب وعيد من اقتطع حق مسلم بيمين فاجرة بالنار، ۱/ ۲۳۔

❷ سنن ترمذي، ابواب تفسير القرآن، باب تفسير سورة النساء۔ موارد الظمآن: ۱۱۹۱۔

❸ النهاية: ۳/ ۳۸۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنا:

((مَنِ اقْتَطَعَ مَالَ أَخِيهِ بِيَمِينٍ فَاجِرَةٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، لِيُبَلِّغْ شَاهِدُكُمْ غَائِبَكُمْ، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا))

''جو شخص جھوٹی قسم کے ساتھ کسی مسلمان کا مال ہتھیا لیتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے، تمہارے حاضر لوگ غیر موجود لوگوں کو (یہ بات) پہنچا دیں، (آپؐ نے یہ بات) دو یا تین مرتبہ (فرمائی)۔'' ❶

سیدنا ابوامامہ حارثی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)) قَالُوا: وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((وَإِنْ كَانَ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ)) ❷

''جو شخص اپنی قسم کے ساتھ کسی مسلمان بندے کا حق دباتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم کی آگ واجب کر دیتا ہے اور جنت اس پر حرام کر دیتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! اگر چہ وہ حق تھوڑا سا ہی ہو؟ آپؐ نے فرمایا: اگر چہ وہ پیلو کے درخت کی ٹہنی ہی کیوں نہ ہو۔''

بلا عذر رمضان کا روزہ چھوڑنا:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا فِي رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِهِ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَإِنْ صَامَهُ)) ❸

❶ مستدرك حاكم: ۴/ ۲۹۵۔ صحيح الاسناد۔

❷ مسلم، كتاب الأيمان، باب وعيد من اقتطع حق امرئ مسلم بيمين فاجرة، ۱/ ۱۲۲۔ سنن نسائى، كتاب آداب القضاة، باب القضاء فى قليل المال وكثيره۔

❸ صحيح بخارى، كتاب الصوم، باب اذا جامع فى رمضان، ۱۹۳۵۔ ابوداؤد، كتاب الصيام، باب التغليظ فى من أفطر عمدًا، ۲۳۹۶۔ ترمذى، كتاب الصوم، باب الافطار متعمدًا، ۷۲۳۔ ابن ماجه، كتاب الصيام، باب ما جاء فى كفارة من أفطر يومًا من رمضان، ۱۶۷۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جس نے رمضان المبارک میں بلا عذر ایک بھی روزہ چھوڑا، تو خواہ ساری زندگی اس کی قضائی کے لیے روزے رکھتا رہے، وہ اس کے اجر و ثواب کو نہیں پہنچ سکتا۔''

ناپ تول میں کمی کرنا:

فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝ (المطففين: ۸۳/ ۱۔ ۳)

''ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے ہلاکت ہے، جو لوگوں سے لیتے وقت تو پورا پورا ناپ تول کر لیتے ہیں، لیکن جب انہیں ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں۔''

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ! خَمْسٌ اِذَا ابْتُلِيْتُمْ بِهِنَّ وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ أَنْ تُدْرِكُوْهُنَّ، لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِيْ قَوْمٍ قَطُّ حَتّٰى يُعْلِنُوْا بِهَا، اِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الطَّاعُوْنُ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِيْ لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِيْ أَسْلَافِهِمُ الَّذِيْنَ مَضَوْا وَلَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِلَّا أُخِذُوْا بِالسِّنِيْنَ وَشِدَّةِ الْمَؤُوْنَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يَمْنَعُوْا زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ اِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ وَلَوْ لَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوْا، وَلَمْ يَنْقُضُوْا عَهْدَ اللّٰهِ وَعَهْدَ رَسُوْلِهِ اِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَخَذُوْا بَعْضَ مَا فِيْ أَيْدِيْهِمْ وَمَا لَمْ تَحْكُمْ أَئِمَّتُهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَيَتَخَيَّرُوْا مِمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدًا))

''اے مہاجرین کی جماعت! پانچ خصائل ایسے ہیں کہ جب تم ان میں مبتلا کر دیے جاؤ گے (تو پانچ عذاب بھگتو گے) اور میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں کہ تم ان میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑو (وہ پانچ خصائل اور ان کے نتیجہ میں مرتب ہونے والی سزائیں یہ ہیں:)

① جس قوم میں فحاشی وعریانی اور زنا عام ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس قوم میں طاعون اور ایسی بیماریاں نازل فرما دیتا ہے، جن کا وجود ان کے آباء واجداد کی زندگیوں میں نہ تھا۔

② جو لوگ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں، ان کی فصلوں اور باغات کو تباہ کر کے انہیں قحط سالی میں مبتلا کر دیا جاتا ہے اور ظالم وجابر حکمرانوں کو ان پر مسلّط کر دیا جاتا ہے۔

③ جو قوم زکوٰۃ (کی ادائیگی) روک لیتی ہے، اللہ تعالیٰ ان سے بارش روک لیتا ہے اور اگر جانور نہ ہوں تو ان پر کبھی بارش نہ برسائی جائے۔

④ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے وعدوں کو توڑتے ہیں، اللہ تعالیٰ غیر قوم کو بطورِ دشمن ان پر مسلط فرما دیتا ہے اور وہ ان پر غاصب وقابض ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔

⑤ جو قوم اللہ تعالیٰ کے احکامات سے ہٹ کر فیصلے کرتی ہے، اللہ تعالیٰ اس قوم کے حالات کو انتہائی کشیدہ کر دیتا ہے۔[1]

امام مالک رحمہ اللہ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ایک موقوف روایت نقل کی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

① جس کسی قوم میں فراڈ اور دھوکہ عام ہو جائے تو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں (دشمن کا) رُعب ڈال دیتا ہے۔

② جس قوم میں زنا عام ہو جاتا ہے، اس قوم کی شرح اموات بڑھ جاتی ہے۔

③ جب کوئی قوم ناپ تول میں کمی کرنے لگتی ہے تو ان کا رزق بند کر دیا جاتا ہے (یعنی برکت اُٹھالی جاتی ہے)۔

④ جو قوم احکامِ الٰہی سے ہٹ کر فیصلے کرتی ہے، اس قوم میں قتل وغارت عام ہو جاتی ہے۔

⑤ جو قوم وعدوں کی پاسداری نہیں کرتی، اللہ تعالیٰ اس قوم پر دشمن مسلط فرما دیتا ہے۔[2]

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب العقوبات، ۴۰۱۹۔ كنز العمال: ۱۲/ ۱۱۷، ۴۴۰۱۰۔

[2] مؤطا امام مالك: ۴۶۰/ ۲۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلا عذر نماز کو اوقاتِ مقررہ سے تقدیم وتاخیر سے ادا کرنا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّ الصَّلَوٰةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَٰبًا مَّوْقُوتًا ۝ (النساء: ۴/ ۱۰۳)

''یقیناً نماز کو مومنین پر مقررہ اوقات پر فرض کیا گیا ہے۔''

اسی طرح فرمایا:

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝

(الماعون: ۱۰۷/ ۴۔ ۵)

''ایسے نمازیوں کے لیے ہلاکت ہے جو اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں۔''

مذکورہ آیات کی تفسیر میں سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو نماز کو اس کے مقررہ وقت سے مؤخر کر کے ادا کرتے ہیں۔ ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ جَمَعَ بَيْنَ صَلَاتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَقَدْ أَتَى بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْكَبَائِرِ))

''جو شخص بغیر کسی عذر کے دو نمازوں کو جمع کرتا ہے تو وہ کبیرہ گناہوں کے دروازوں میں سے ایک دروازے سے آتا ہے۔'' ❷

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ایک خط موصول ہوا، جب ہم نے اسے کھولا تو اس میں لکھا ہوا تھا:

((مِنَ الْكَبَائِرِ جَمْعٌ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ ، يَعْنِي بِغَيْرِ عُذْرٍ ، وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ ، وَالنُّهْبَةُ)) ❸

❶ رواہ الجماعۃ ❷ مستدرك الحاكم: ۱/ ۲۷۵، ضعيف۔

❶ سنن البيهقي الكبرىٰ ۳/ ۱۶۹، ح: ۵۳۴۹۔ كنز العمال : ۸/ ۳۱۳۔ ح: ۲۲۷۶۵۔

❹ تفسير ابن كثير: ۱/ ۴۸۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بغیر عذر کے دو نمازوں کو جمع کرنا، جنگ سے بھاگنا اور لوٹ مار کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہیں۔''

امام ابن کثیر رحمہ اللہ اپنی تفسیر میں صحیح سند کے ساتھ روایت لائے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَنَّ تَارِكَ الصَّلٰوةِ كَافِرٌ))

''یقیناً تارکِ نماز کافر ہے۔''

اسی طرح اکثر اہل علم کی یہی رائے ہے کہ جان بوجھ کر نماز لیٹ کرنے والا حتیٰ کہ اس نماز کا وقت نکل جائے، کافر ہے۔

امام قرطبیؒ نے سیدنا عمر بن دینار رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک واقعہ نقل کیا ہے:

ایک آدمی مدینہ کا رہائشی تھا، اس کی بہن بیمار پڑگئی، وہ اس کی عیادت کے لیے جایا کرتا تھا، پھر ایک دن وہ فوت ہوگئی۔ وہی آدمی اپنی بہن کو دفنانے کے لیے جب قبر میں اترا تو اس کا تھیلا (پرس وغیرہ) قبر میں گر گیا، بعد میں معلوم ہونے پر اس نے چند احباب کے تعاون سے قبر کو دوبارہ کھودا تاکہ وہ اپنا تھیلا اٹھا سکے، تو اس نے اپنا تھیلا اٹھانے کے بعد اپنی بہن کی حالت معلوم کرنے کے لیے کفن ہٹا کر دیکھا تو اس سے آگ کے شعلے بلند ہو رہے تھے، اس نے اپنی ماں کے پاس آکر اپنی بہن کے اعمال کی کیفیت جاننا چاہی، تو ماں نے بتلانے سے انکار کر دیا، اس نے جب اصرار کیا تو ماں نے مجبوراً بتلایا کہ ایک تو یہ نماز کو اس کے مقررہ وقت سے مؤخر کر کے ادا کرتی تھی اور دوسرا یہ کان لگا کر پڑوسیوں کی راز کی باتیں سُنا کرتی تھی۔ تو اس نے کہا:

((بِهٰذَا هَلَكَتْ أُخْتِيْ)) ❶

''اسی وجہ سے میری بہن ہلاک ہوئی ہے۔''

بلا وجہ کسی مسلمان کو زدوکوب کرنا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❶ تفسیر القرطبی: ۱۶/ ۳۳۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((لَا يَقِفَنَّ أَحَدُكُمْ مَوْقِفاً يُضْرَبُ فِيهِ رَجُلٌ ظُلْمًا فَإِنَّ اللَّعْنَةَ تَنْزِلُ عَلَى مَنْ حَضَرَهُ حِيْنَ لَمْ يَدْفَعُوا عَنْهُ)) ❶

''جس جگہ پر کسی کو بلاوجہ مارا جارہا ہو، تم میں سے کوئی وہاں ہرگز کھڑا نہ ہو کیونکہ ان لوگوں پر (اللہ کی) لعنت نازل ہوتی ہے جو ایسی جگہ پر موجود ہونے کے باوجود مظلوم کا دفاع نہیں کرتے۔''

ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ جَرَّدَ ظَهْرَ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ))

''جس شخص نے کسی مسلمان کی پیٹھ ناحق ننگی کی، وہ اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر سخت غصے میں ہوں گے۔'' ❷

صحابہ رضی اللہ عنہم پر دشنام طرازی کرنا:

بہت سے ائمہ کا اس شخص کے کافر ہونے پر اجماع ہے جو ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو گالی بکتا ہے لیکن اس بات میں علماء کا اختلاف ہے، کہ ابوبکر وعمر اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالی دینے والا کافر ہے یا نہیں۔ اس بارے میں علماء کے بہت سے اقوال وآراء منقول ہیں، جن کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ بات متفق علیہ ہے کہ صحابہ کو گالی دینا کبیرہ گناہ بلکہ کفریہ عمل ہے۔

رشوت ستانی:

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَعَنَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ)) ❸

''رسول اللہ نے رشوت لینے اور دینے والے (دونوں) پر لعنت فرمائی ہے۔''

❶ المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۱/ ۲۶۰۔ مجمع الزوائد: ۶/ ۲۸۴۔

❷ المعجم الکبیر للطبرانی: ۸/ ۱۳۶۔ مجمع الزوائد، ۶/ ۲۵۳۔

❸ ابوداؤد، کتاب الأقضیة، باب کراهیة الرشوة، ۳۵۸۰۔ سنن ترمذی، ابواب الأحکام، الراشی والمرتشی فی الحکم، ۱۳۳۷۔ مستدرك حاکم، ۴/ ۱۰۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي فِي النَّارِ)) ❶

''رشوت لینے والا اور رشوت دینے والا (جہنم کی) آگ میں (جائیں گے)۔''

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رشوت لینے والے، رشوت دینے والے اور ان کے درمیان استعمال ہونے والے (تیسرے) پر لعنت فرمائی ہے۔'' ❷

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فیصلہ کرنے میں رشوت لینا کفر ہے اور لوگوں کا رشوت دینا حرام ہے۔ ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص دس لوگوں کا بھی نگران بنا دیا جائے اور وہ ان کی مرضی ومنشاء کے مطابق فیصلے کرے تو وہ روزِ قیامت اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کا ہاتھ بندھا ہوا ہو گا، اگر تو اس نے عدل کیا ہوا ہو گا اور رشوت نہ لی ہو گی، تو اللہ تعالیٰ اس سے درگزر فرما سکتے ہیں، لیکن اگر اس نے اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کیا ہو گا اور رشوت لی ہو گی، تو اس کا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ کے ساتھ سختی سے باندھ کر جہنم میں پھینک دیا جائیگا اور وہ پانچ سو سال تک اس جہنم کی گہرائی تک نہیں پہنچ سکے گا۔'' ❹

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب جج رشوت لے کر فیصلہ کرے تو اس کا فیصلہ نا قابل قبول ہو گا اور اس کا عہدہ ومنصب باطل قرار دیا جائے گا۔

دیوثی (بے غیرتی)

دیوث سے مراد وہ شخص ہے جسے اپنے اہل خانہ کے بارے میں غیرت نہ آئے

❶ المعجم الصغير للطبراني، ۵۸، رجاله ثقات۔

❷ مسند احمد: ۵/ ۲۷۹

❸ مجمع الزوائد: ۴/ ۱۹۹۔

❹ مستدرك حاكم: ۴/ ۱۰۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی وہ شخص جو اپنی بیوی کی برائی جان کر بھی خاموش رہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثٌ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ: مُدْمِنُ الْخَمْرِ، وَالْعَاقُّ، وَالدَّيُّوثُ الَّذِي يُقِرُّ الْخَبَثَ فِي أَهْلِهِ)) ❶

''تین (قسم کے لوگوں) پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام فرما دی ہے: شراب کا عادی، (والدین کا) نافرمان اور وہ بے غیرت جو اپنی بیوی میں موجود خباثت کا اقرار کرے۔''

سیدنا مالک بن یخامر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنَ الصَّقُورِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا)) قَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! مَا الصَّقُورُ؟ قَالَ: ((اَلَّذِي يُدْخِلُ عَلٰى أَهْلِهِ الرِّجَالَ)) ❷

''اللہ تعالیٰ صقور سے روزِ قیامت کوئی عوض اور بدلہ قبول نہیں فرمائے گا، راوی نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! صقور کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا: وہ شخص جو اپنی بیوی پر غیر مردوں کو داخل کرتا ہے۔''

دلالی کرنا:

کسی مرد و عورت کا فحاشی کے کام کے لیے ان کا آپس میں رابطہ کروانے والا دلال کہلاتا ہے، خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور ایسا شخص بھی متذکرہ بالا حکم میں ہی داخل ہے۔

زکوٰۃ ادا نہ کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ

❶ سنن نسائی، کتاب الزکاۃ، باب المنان بما أعطی، ۵/ ۸۰/ ۸۱۔

❷ المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۹/ ۲۹۴۔ مجمع الزوائد: ۴/ ۳۲۷۔ شعب الایمان: ۷/ ۴۱۲، ۱۰۸۰۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ
جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۭ

(التوبۃ: ۹/ ۳۴۔ ۳۵)

''جو لوگ سونے چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو انہیں دردناک عذاب کی بشارت دے دیجیے۔ جس دن اس خزانے کو آتش جہنم میں تپایا جائے گا اور اس سے ان کی پیشانیاں، پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی۔''

اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا مِنْهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَّارٍ فَاُحْمِيَ عَلَيْهَا فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهٗ وَجَبِيْنُهٗ وَظَهْرُهٗ كُلَّمَا بَرَدَتْ اُعِيْدَتْ لَهٗ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلَهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ))

''جو بھی سونے چاندی کا مالک ان میں سے اس کا حق ادا نہیں کرتا، اس کے لیے اس کے خزانوں کو آگ کی پلیٹوں کی شکل دے کر جہنم کی آگ میں خوب گرم کیا جائے گا، پھر ان کے ساتھ اس کی پیشانی، پہلو اور پُشت کو داغا جائے گا، جب وہ پلیٹیں ٹھنڈی ہونے لگیں گی، انہیں دوبارہ گرم کر لیا جائے گا اور یہ پچاس ہزار سال کی مقدار والے اس دن میں مسلسل ہوتا رہے گا، حتی کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے درمیان فیصلہ فرما دیں گے، پھر وہ اپنی راہ دیکھ لے گا، یا جنت کی طرف یا جہنم کی طرف۔'' پھر آپ نے اونٹ، گائے اور بکریوں کی زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کا تذکرہ (بھی) فرمایا۔ ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❶ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب اثم مانع الزکاۃ، ۲/ ۶۸۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((أَمَّا أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ : فَأَمِيرٌ مُسَلَّطٌ ، وَذُو ثَرْوَةٍ مِنْ مَّالٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّ اللّٰهِ مِنْ مَالِهِ ، وَفَقِيرٌ فَخُورٌ)) ❶

''پہلے وہ تین شخص جو جنت میں داخلے سے محروم ہوں گے (وہ یہ ہیں:)
① قابض حکمران ② صاحب ثروت جو اپنے مال سے اللہ کا حق ادا نہ کرتا ہو۔
③ متکبر فقیر۔''

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (سابقہ آیت کی تفسیر میں) فرماتے ہیں:

((لَايُكْوٰى يُعَذِّبُ اللّٰهُ رَجُلًا بِكَنْزٍ فَيَمَسُّ دِرْهَمٌ دِرْهَماً وَلَا دِيْنَارٌ دِيْنَارًا وَلٰكِنْ يُوَسَّعُ جِلْدُهُ حَتّٰى يُوضَعَ كُلُّ دِرْهَمٍ وَ دِيْنَارٍ عَلٰى حِدَةٍ)) ❷

''کوئی درہم کسی دوسرے درہم کے اوپر اور کوئی دینار کسی دوسرے دینار کے اوپر نہیں رکھا جائے گا، بلکہ اس کے چمڑے کو پھیلا دیا جائے گا اور (شدید تکلیف دینے کے لیے) ہر درہم و دینار کو علیحدہ علیحدہ اس کے چمڑے پر رکھا جائے گا۔''

سیدنا زیاد بن نعیم الحضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَرْبَعٌ فَرَضَهُنَّ اللّٰهُ فِي الْإِسْلَامِ ، فَمَنْ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ لَمْ يُغْنِيْنَ عَنْهُ شَيْئًا حَتّٰى يَأْتِيَ بِهِنَّ جَمِيعًا: اَلصَّلَاةُ ، وَالزَّكَاةُ ، وَصِيَامُ رَمَضَانَ ، وَحَجُّ الْبَيْتِ)) ❸

''چار چیزیں اللہ تعالیٰ نے اسلام میں فرض کی ہیں، تو جو شخص ان میں سے تین کو لے کر آئے (یعنی ایک بھی ترک کرے گا) تو وہ اسے چنداں فائدہ نہ دیں گی، حتی کہ چاروں اکٹھی لے کر آئے: نماز، زکوٰۃ، رمضان کے روزے اور بیت اللہ کا حج۔''

---

❶ ابن خزیمہ: ۲۲۴۹۔ موارد الظمآن: ۱۶۱۰۔ ۱۵۶۱۔
❷ تفسیر قرطبی ، ۸/ ۱۱۸۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۲/ ۴۲۷ ، ۱۰۶۹۷۔
❸ مسند احمد: ۴/ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ مجمع الزوائد: ۱/ ۴۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَانِعُ الزَّكَاةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي النَّارِ)) ❶

''زکوٰۃ ادانہ کرنے والا روزِ قیامت (جہنم کی) آگ میں ہوگا۔''

اس کے علاوہ بھی مانع زکوٰۃ کے لیے روز قیامت بہت سی سخت سزاؤں کی بابت احادیث مروی ہیں، جنہیں اختصار کے باعث زینت قرطاس نہیں کیا جا رہا۔

قرآن کریم کو بھلا دینا:

قرآن کریم کا علم حاصل کرنے کے بعد یا اسے حفظ کرنے کے بعد بھلا دینا کبیرہ گناہ ہے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُورُ أُمَّتِي حَتَّى الْقَذَاةَ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوبُ أُمَّتِي فَلَمْ أَعْظَمْ مِنْ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أُوتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا)) ❷

''مجھ پر میری امت کی نیکیوں کو پیش کیا گیا حتی کہ کسی شخص نے ایک تنکا بھی جو مسجد سے باہر پھینکا (وہ بھی نیکیوں میں شامل ہے) ہے، اور مجھے میری امت کے گناہ دکھائے گئے تو اس سے بڑھ کر میں نے اور کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ ایک آدمی کو قرآن کی کوئی سورۃ یا آیت یاد ہو اور وہ اسے بھلا دے۔''

جانوروں کو آگ سے جلانا:

جانوروں کو آگ سے جلانا گناہِ کبیرہ ہے، بعض علماء نے کہا ہے کہ اگرچہ یہ جانور ''چیچڑ'' ہی کیوں نہ ہوں یا اس سے بھی چھوٹا ہو، سبھی اس میں شامل ہیں۔

---

❶ المعجم الصغير للطبراني: ۹۳۵۔ مجمع الزوائد: ۳/ ۶۴۔

❷ سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب فی کنس المسجد، ۴۶۱۔ جامع ترمذی، ابواب الفضائل القرآن، باب ۲۰۔ ۲۵۰۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدرت کے باوجود امر بالمعروف ونہی عن المنکر ترک کرنا:

اس کے متعلق تیسرے باب میں مفصل بحث گزر چکی ہے۔

امام رافعیؒ فرماتے ہیں:

قطع رحمی، امر بالمعروف ونہی عن المنکر چھوڑ دینا، قرآن کریم کو بھلا دینا اور جانوروں کو آگ سے جلانا، ان تمام امور میں توقف اختیار کرنا محال ہے یعنی مذکورہ امور کا شمار کبیرہ گناہوں میں ہوتا ہے۔

اللہ کی رحمت سے مایوسی:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّهُۥ لَا يَاْيْـَٔسُ مِن رَّوْحِ ٱللَّهِ إِلَّا ٱلْقَوْمُ ٱلْكَٰفِرُونَ﴾ (یوسف: ۱۲/ ۸۷)

''اللہ کی رحمت سے صرف کافر لوگ ہی مایوس ہوتے ہیں۔''

اللہ کی پکڑ سے بے خوف ہونا:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ ٱللَّهِ إِلَّا ٱلْقَوْمُ ٱلْخَٰسِرُونَ﴾ (الاعراف: ۷/ ۹۹)

''اللہ کی پکڑ سے بجز ان کے جن کی شامت آ گئی ہو، اور کوئی بے فکر نہیں ہوتا۔''

امام ابن جریر طبری اور ابن کثیر رحمہما اللہ اپنی تفاسیر میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

((أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ: الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَالْيَأْسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ، وَالْقُنُوطُ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ، وَالْأَمْنُ مِنْ مَكْرِ اللّٰهِ)) [1]

''سب سے بڑے کبیرہ گناہ یہ ہیں: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، اللہ کی رحمت سے نا امید ہونا اور اللہ کی پکڑ سے بے خوف ہونا''

ابن منذر نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے:

[1] تفسیر طبری: ۵/ ۴۰۔ تفسیر ابن کثیر: ۳/ ۴۵۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایاس بن عامر بیان کرتے ہیں کہ عمرہ کے دوران میری ملاقات سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی، میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! اکبرالکبائر کون سے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اللہ کی پکڑ سے بے خوف ہونا، اللہ کے فضل سے مایوس ہونا اور اللہ کی رحمت سے نا امید ہونا۔

اہل علم اور اہل قرآن پر حملہ آور ہونا:

علمائے کرام اور قرائے کرام کی اہانت کرنا اور ان سے بلاوجہ نزاع کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

ظہار کرنا:

اپنی بیوی کو یہ کہنا کہ تیری پشت مجھ پر میری ماں یا بہن کی طرح ہے، ظہار کہلاتا ہے اور قصداً وعمداً اس کا ارتکاب کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

بلا عذر خنزیر یا مردار کا گوشت کھانا:

بغیر کسی شرعی عذر کے خنزیر یا مردار کا گوشت کھانا کبیرہ گناہ ہے۔

بلا عذر بیوی کا اپنے خاوند کے بستر پر آنے سے انکار کرنا:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَلَمْ تَأْتِهٖ فَبَاتَ غَضْبَانُ عَلَيْهَا ، لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ))

"جب آدمی اپنی بیوی کو اپنے بستر کی طرف بلاتا ہے اور وہ نہیں آتی اور خاوند اس پر ناراضگی کی حالت میں رات گزارتا ہے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔" [1]

[1] صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذاقال احدکم آمین۔۔۔ الخ، ۳۲۳۷۔ ۵۱۹۳۔ ۵۱۹۴۔صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب تحریم امتناعها من فراش زوجها، ۲/ ۱۰۶۰۔ سنن ابوداؤد، کتاب النکاح، باب فی حق الزوج علی امرأته، ح: ۲۱۴۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلَاةٌ وَلَا تُصْعَدُ لَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ حَسَنَةٌ: اَلْعَبْدُ الْآبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى مَوَالِيهِ فَيَضَعَ يَدَهُ فِي أَيْدِيهِمْ، وَالْمَرْأَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهَا، وَالسَّكْرَانُ حَتّٰى يَصْحُوَ)) ❶

"تین قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ نہ تو ان کی نماز قبول ہوتی ہے اور نہ ہی ان کے نیک اعمال آسمان کی طرف لے جائے جاتے ہیں:

① بھاگا ہوا غلام، جب تک کہ وہ اسے اپنے مالک کے پاس آ کر خود کو ان کے سپرد نہیں کر دیتا۔

② وہ عورت جس کا خاوند اس سے ناراض ہو، جب تک کہ وہ اس سے راضی ہو جائے۔

③ نشہ میں مدہوش شخص جب تک کہ ہوش میں نہ آ جائے۔"

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَى الْمَرْأَةِ لَا تَشْكُرُ لِزَوْجِهَا وَهِيَ لَا تَسْتَغْنِيْ عَنْهُ))

"اللہ تعالیٰ اس عورت کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا، جو اپنے خاوند کی ناشکری کرتی ہے، جبکہ وہ اس سے مستغنی بھی نہیں ہو سکتی۔" ❷

جادو:

جادو کبیرہ گناہ ہے اور ان سات ہلاک کر دینے والے امور میں سے ہے جن کا ذکر گزشتہ صفحات میں ہو چکا ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ ابن خزیمه: ۹۴۰۔ موارد الظمآن: ۱۲۹۷۔

❷ مستدرك حاكم: ۲/ ۲۰۷، ۲۷۷۱۔ سنن البيهقى الكبرىٰ: ۷/ ۲۹۴، ۱۴۴۹۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ عَقَدَ عُقْدَةً ثُمَّ نَفَثَ فِيهَا فَقَدْ سَحَرَ ، وَمَنْ سَحَرَ فَقَدْ أَشْرَكَ وَ مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِّلَ إِلَيْهِ))

''جس شخص نے کوئی گرہ لگائی، پھر اس میں پھونکا تو اس نے جادو کیا، جس نے جادو کیا، اس نے شرک کیا اور جس نے کوئی چیز لٹکائی تو وہ اسی کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔'' ❶

سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((كَانَ لِنَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ سَاعَةً يُوقِظُ فِيهَا أَهْلَهُ ، يَقُولُ: يَا آلَ دَاوُدَ! قُومُوا فَصَلُّوا ، فَإِنَّ هٰذِهِ السَّاعَةَ يَسْتَجِيبُ اللّٰهُ فِيهَا الدُّعَاءَ إِلَّا لِسَاحِرٍ))

''اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام ایک خاص گھڑی میں اپنے گھر والوں کو جگاتے اور فرماتے: اے آلِ داؤد! اُٹھو اور نماز پڑھو، کیونکہ یہ ایسی گھڑی ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ جادوگر کے علاوہ (ہر شخص کی) دعا قبول فرماتا ہے۔'' ❷

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص خود فال نکالے یا اس کے لیے نکالی جائے، کوئی خود کاہن بنے یا اس کے لیے کہانت کی جائے، جو کوئی جادو کرے یا اس کے واسطے جادو کیا جائے، وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جو کوئی شخص کسی کاہن کے پاس آئے اور اس (کی کہی ہوئی باتوں) کو سچا مانے تو اس نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل ہونے والے (قرآن) کے ساتھ کفر کیا۔'' ❸

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ سنن نسائی: کتاب تحریم الدم، باب الحکم فی السحرة، ۷/ ۱۱۲۔

❷ مسند احمد: ۴/ ۲۲۔

❸ بزار کشف الأستار: ۳۰۴۴۔ مجمع الزوائد، ۵/ ۱۱۷، صحیح۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''تین گناہ ایسے ہیں کہ جس شخص میں ان سے کوئی ایک بھی نہیں ہو گا تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دے گا:

❶ جس کی موت اس حال میں ہو کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔

❷ جادوگر یا جادوگر کی پیروی کرنے والا نہ ہو۔

❸ اپنے مسلمان بھائی کے بارے میں بغض وکینہ رکھنے والا نہ ہو۔ ❶

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ خَمْرٍ، وَلَا مُؤْمِنٌ بِسِحْرٍ، وَلَا قَاطِعُ رَحِمٍ))

''عادی شرابی، جادو پر یقین رکھنے والا اور قطع رحمی کرنے والا، جنت میں نہیں جائے گا۔''

امام نوویؒ اور امام رافعیؒ فرماتے ہیں:

جادو کا سیکھنا سکھانا حرام ہے اور اس کے مختلف مراتب ہیں: جادو سیکھنے والا اگر اعتقاداً اس کو مباح اور جائز نہیں سمجھتا تو اس کا یہ فعل بالا اجماع حرام ہے، لیکن اگر وہ اعتقادی طور پر اسے جائز سمجھتا ہے تو وہ کافر ہے۔ ❷

اسی طرح علم نجوم کا سیکھنا، نجومیوں کے پاس جانا، علم کہانت کا سیکھنا سکھانا، شعبدہ بازی اور اس قسم کے دیگر جملہ امور حرام ہیں۔

بیوی سے بحالت حیض جماع کرنا:

حالت حیض میں بیوی کے ساتھ مجامعت کرنا گناہِ کبیرہ ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَتَی حَائِضًا أَوِ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا، أَوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ، كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم))

❶ المعجم الکبیر للطبرانی: ١٢/ ٢٤٣۔ ٢٤٤۔ مجمع الزوائد: ١/ ١٠٤۔

❷ شرح النووی: ٢/ ٨٨۔ ١٤/ ١٧٦۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جو شخص بحالت حیض (بیوی سے) مجامعت کرے یا اس کی پیٹھ کی طرف آئے، یا کسی کاہن کے پاس آئے اور اس کی تصدیق کرے تو اس نے محمد ﷺ پر نازل کیے جانے والے (قرآن) کے ساتھ کفر کیا۔'' ❶

چغل خوری:

نبی ﷺ کا فرمان ہے:

((لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ)) ❷

''چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

ابوالشیخ نے ''کتاب التوبیخ'' میں سیدنا علاء بن حارث رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْهَمَّازُوْنَ، وَاللَّمَّازُوْنَ وَالْمَشَّاؤُوْنَ بِالنَّمِیْمَةِ، الْبَاغُوْنَ لِلْبُرَاءِ الْعَیْبِ، یَحْشُرُهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ وُجُوْهِ الْکِلَابِ))

''عیب تلاش کرنے والے، غیبت کرنے والے، چغلی کرنے والے اور بے گناہ لوگوں کے خلاف سازش کرنے والے، ان سب کو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت کتوں کی شکل میں جمع کرے گا۔''

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے جنہیں عذاب ہو رہا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّهُمَا یُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ، بَلٰی اِنَّهٗ کَبِیْرٌ، اَمَّا أَحَدُهُمَا فَکَانَ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَةِ، وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَکَانَ لَا یَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ))

''ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور انہیں کسی بڑے کام میں عذاب نہیں دیا جا رہا (یعنی کوئی ایسا کام نہیں تھا جس سے بچنا مشکل ہو) لیکن درحقیقت وہ بڑے

❶ جامع ترمذی، ابواب الطهارة، کراهیة ایتان الحائض، ۱۳۵۔ ابن ماجه، کتاب الطهارة، باب النهی عن ایتان الحائض، ۶۳۹۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب مایکره من النمیمة، ۶۰۵۶۔ صحیح مسلم، کتاب الأیمان، باب بیان غلظ تحریم النمیمة، ۱/ ۱۰۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گناہ ہیں، ان میں سے ایک چغلی کیا کرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب کے چھینٹوں سے بچنے کی کوشش نہیں کیا کرتا تھا۔'' ❶

امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

چغلی عام طور پر اس شکل میں ہوتی ہے کہ کسی شخص نے دوسرے شخص کے متعلق کوئی بات کہی تو وہ شخص جس سے اس نے بات کی ہو، وہی یا کوئی تیسرا شخص اسے سن کر اس دوسرے شخص کے پاس جا کر اسے بتلائے کہ فلاں شخص تمہارے بارے میں اس طرح کا خیال رکھتا ہے، عام طور پر چغلی اسی کو کہتے ہیں، لیکن یہ صرف اسی صورت کے ساتھ خاص نہیں ہے، بلکہ چغلی کی تعریف یہ ہے کہ ایسی بات کو ظاہر کرنا یا ایسا راز فاش کرنا کہ جس کا لوگوں کو پتہ چلنا ناپسند کیا جاتا ہو، ناپسند کرنے والا خواہ کوئی بھی ہو، جس سے بات نقل کی گئی ہو وہ، یا جسے بتلائی گئی ہو وہ، یا پھر کوئی تیسرا شخص اسے ناپسند کرتا ہو اور خواہ اس میں کسی کی بات نقل کی گئی ہو یا فعل، برابر ہے کہ وہ بات عیب والی ہو یا کوئی عام بات۔

لہٰذا جس کے پاس کسی کی چغلی کی جائے، اسے مندرجہ ذیل چھے باتوں کا التزام کرنا چاہیے:

❶ اس بات کی تصدیق نہ کرے، کیونکہ چغل خور فاسق ہے اور فاسق کی خبر کا کوئی اعتبار نہیں۔

❷ چغل خور کو اس فعل شنیع سے منع کرے، اسے نصیحت کرے اور اس فعل کی قباحت بیان کرے۔

❸ اس سے اللہ کے لیے بغض رکھے، کیونکہ وہ اللہ کے ہاں بھی مبغوض اور قابلِ نفرت ہے۔

❹ جس شخص کے متعلق اس کی چغلی کی گئی ہو، اس کے بارے میں بدگمانی سے بچے، کیونکہ چغل خور کی بیان کردہ بات میں صحت اور عدمِ صحت دونوں یکساں ہیں۔

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب من الکبائر أن لا یستتر من البول، ۲۱۶۔
صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب الدلیل علی نجاسة البول، ۱/ ۲۴۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❺ اس کی چغلی سن کر اس شخص کے بارے میں جاسوسی نہ کرے، جس کی اس نے چغلی کی ہو۔

❻ جس کام سے چغل خور کو منع کر رہا ہے، خود اس میں مبتلا ہو کر اسے آگے بیان نہ کرے۔ ❶

ایک دفعہ ایک شخص نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے سامنے چغلی کی تو آپ فرمانے لگے: اگر تو چاہتا ہے تو ہم تیرے معاملے کی تحقیق کریں گے، کیونکہ اگر تو جھوٹا ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا مصداق ہے:

إِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوٓا (الحجرات: ۴۹/ ۶)

''اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو۔''

اور اگر سچا ہے تو اس آیت کا مصداق ہے:

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيمٍ ﴿١١﴾ (القلم: ۶۸/ ۱۱)

''عیب جوئی کرنے والے اور چغلی کرنے والا۔''

اور اگر تو معافی چاہتا ہے تو ہم تجھے معاف کر دیتے ہیں۔ وہ کہنے لگا: اے امیر المومنین! مجھے معاف کر دیجیے، آئندہ کبھی ایسا نہیں کروں گا۔

غیبت:

غیبت لاعلاج بیماری اور میٹھا زہر ہے، مگر افسوس کہ یہ لوگوں کی زبانوں پر ٹھنڈے اور میٹھے پانی سے بھی زیادہ لذیذ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ (الحجرات: ۴۹/ ۱۲)

''تم میں سے کوئی بھی کسی کی غیبت نہ کرے، کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ تم اسے ناپسند ہی کرو گے۔''

❶ الاحیاء للغزالی: ۳/ ۱۳۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَعِرْضُهُ وَمَالُهُ)) ❶

''ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، اس کی عزت اور اس کا مال حرام ہے۔''

امام قرطبی رحمہ اللہ اپنی تفسیر میں رقمطراز ہیں:

((لَاخِلَافَ فِيْ أَنَّ الْغِيْبَةَ مِنَ الْكَبَائِرِ)) ❷

''اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ غیبت کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔''

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خطبہ حجۃ الوداع میں رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا، فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ))

''یقیناً تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے ہاں اس دن، اس مہینے اور اس شہر کی حرمت مُسلّم ہے، سنو! کیا میں نے (اللہ کا پیغام) پہنچا دیا ہے؟'' ❸

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ اسْتِطَالَةُ الرَّجُلِ فِيْ عِرْضِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ، وَمِنَ الْكَبَائِرِ: السَّبَّتَانِ بِالسَّبَّةِ)) ❹

❶ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم ظلم المسلم وخذله، ۴/ ۱۹۸۶۔ سنن ابوداؤد، کتاب الأدب، باب فی الغیبة، ح: ۴۸۸۲۔ سنن ترمذی، ابواب البر والصلة، باب شفعة المسلم علی المسلم، ح: ۱۹۲۷۔

❷ تفسیر القرطبی: ۱۶/ ۲۸۲۔

❸ صحیح بخاری، کتاب العلم، باب قول النبیؐ: رُبّ مبلّغ أوعی من سامع، ۶۷، ۱۰۵، ۱۷۴۱، صحیح مسلم، کتاب القسامة، باب تغلیظ تحریم الدماء والأعراض والأموال، ۳/ ۱۳۰۵، ۱۳۰۶۔ سنن ابن ماجه، کتاب المناسك، باب الخطبة یوم الفرح، ۳۰۵۵۔ سنن ترمذی، کتاب الفتن، باب دماء کم وأموالکم علیکم حرام، ح: ۲۱۵۹۔

❹ سنن ابی داؤد، کتاب الأدب، باب فی الغیبة، ۴۸۷۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یقیناً بڑے گناہوں سے بھی بڑھ کر یہ گناہ ہے کہ آدمی بغیر حق کے کسی مسلمان شخص کی عزت پر دست درازی کرے اور ایک گالی کے جواب میں دو گالیاں دینا بھی کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔''

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا:

((حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا۔ قَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ: تَعْنِي أَنَّهَا قَصِيرَةٌ۔ فَقَالَ: ((لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَتْ بِمَاءِ الْبَحْرِ لَمَزَجَتْهُ))

''آپ کو تو صفیہ کا ایسا ویسا ہونا ہی کافی ہے۔ بعض رواۃ نے ذکر کیا ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی کہ صفیہ رضی اللہ عنہا چھوٹے قد کی ہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا: تو نے اتنی کڑوی بات کہہ دی ہے کہ اگر اسے سمندر میں ڈال دیا جائے تو وہ بھی کڑوا ہو جائے۔'' [1]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اپنے جرم (زنا) کا اعتراف کیا اور انہیں رجم کر دیا گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو انصاری آدمیوں کو سنا جو باہم گفتگو کر رہے تھے کہ اس آدمی کو دیکھو کہ اس کے گناہ پر اللہ نے پردہ ڈال رکھا تھا، لیکن یہ خود کو بچا نہ سکا اور اسے کتے کی طرح رجم کر دیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، حتیٰ کہ تھوڑا سا رستہ چلنے کے بعد آپؐ نے ایک مردار گدھے کو دیکھا جو ٹانگیں پھیلائے پڑا تھا، تو آپؐ نے فرمایا: وہ فلاں اور فلاں کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم حاضر ہیں، آپؐ نے فرمایا:

((كُلَا مِنْ جِيفَةِ هٰذَا الْحِمَارِ))

''اس مردار گدھے کا گوشت کھاؤ۔''

انہوں نے جواب دیا: اللہ نے آپ کو بخشش سے نوازا ہے، بھلا اس گدھے کو کون کھائے گا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] سنن ابی داؤد، کتاب الأدب، باب فی الغیبة، ۴۸۷۵۔ جامع ترمذی، ابواب صفة القیامة والرقائق والورع، باب، ۵۱، ۲۵۰۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ هٰذَا الرَّجُلِ آنِفًا أَشَدُّ مِنْ أَكْلِ هٰذِهِ الْجِيفَةِ))

''جو ابھی تم نے اس آدمی کی عزت کو اچھالا ہے، وہ اس مردار کا گوشت کھانے سے بھی بدتر ہے۔'' ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات کا ایک واقعہ ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

نَظَرَ فِي النَّارِ فَإِذَا قَوْمٌ يَأْكُلُونَ الْجِيَفَ، قَالَ: ((مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ يَاجِبْرِيلُ!)) قَالَ: هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم میں دیکھا کہ کچھ لوگ مردار کھا رہے تھے، آپ نے فرمایا: اے جبرائیل! یہ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے (یعنی غیبت کیا کرتے تھے)۔ ❷

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''معراج کی رات میں کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ اپنے چہروں اور سینوں کو ناخنوں کے ساتھ نوچ رہے تھے، میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو جبرائیل علیہ السلام نے بتلایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے (یعنی غیبت کرتے تھے) اور ان کی عزتوں کو اچھالا کرتے تھے۔'' ❸

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ اچانک بدبودار ہوا چلنے لگی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَتَدْرُونَ مَاهٰذِهِ الرِّيحُ؟ هٰذِهِ رِيحُ الَّذِينَ يَغْتَابُونَ الْمُؤْمِنِينَ))

---

❶ سنن ابی داود، کتاب الحدود، باب رجم ماعز بن مالك، ح: ۴۴۲۸۔
صحیح ابن حبان: ۱۰/ ۲۴۴، ح: ۴۳۹۹۔

❷ مسند احمد: ۱/ ۲۵۷۔ وقال شاکر: اسناد صحیح۔

❸ سنن ابی داؤد، کتاب الأدب، باب فی الغیبة، ۴۸۷۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''تمھیں پتہ ہے یہ کیسی ہوا ہے؟ یہ ان لوگوں کی (بدبودار) ہوا ہے جو مومنین کی غیبت کرتے تھے۔'' ❶

ایک مرفوع حدیث ہے:

((اَلْغِيبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا))

''غیبت زنا سے بھی بدترین (جرم) ہے۔'' ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ)) قَالُوا: اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ)) قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ؟ قَالَ: ((إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ، وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهَتَّهُ))

''کیا تمھیں معلوم ہے کہ غیبت کیا ہے؟ صحابہ نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کے متعلق ایسی بات کو (لوگوں کے سامنے) ذکر کرنا جسے وہ ناپسند کرتا ہو۔ کسی نے پوچھا: اگر وہ بات جو میں اپنے (مسلمان) بھائی کے متعلق کہہ رہا ہوں، اس میں موجود ہو تو آپ کا کیا خیال ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اگر تو وہ اس میں پائی جاتی ہو جو تُو کہہ رہا ہے تو تُو نے اس کی غیبت کی ہے اور اگر اس میں وہ بات نہیں ہے تو تُو نے اس پر بہتان لگایا ہے۔'' ❸

غیبت سے مراد یہ ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کی کسی برائی کو لوگوں کے سامنے بیان

❶ مسند احمد: ۳/ ۳۵۱۔

❷ قال الهيثمي في المجمع الزوائد: ۸/ ۹۱۔

❸ صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب تحريم الغيبة، ۴/ ۲۰۰۱۔ سنن ابوداؤد، كتاب الأدب، باب في الغيبة: ۴۸۷۴۔ سنن ترمذى، باب الغيبة، ابواب البر والصلة، ح: ۱۹۳۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا، اگرچہ وہ اس میں پائی بھی جاتی ہو اور اگر وہ نہ پائی جاتی ہو تو پھر بھی اس کی طرف منسوب کر کے وہ بات کہہ دینا، یہ بہتان ہے۔ ❶

تنبیہ:

یہ بات بھی بخوبی سمجھ لیجیے کہ اس برائی کا کسی بھی حوالے سے بیان کیا جانا غیبت ہی کہلائے گا، مثلاً اس کا کوئی جسمانی عیب بیان کیا جائے کہ وہ چھوٹے قد کا ہے، بھینگا ہے، لنگڑا ہے، کالا ہے وغیرہ وغیرہ۔

یا اس کے نسب میں طعن کیا جائے مثلاً اس کا باپ فاسق ہے، ٹیکس خور ہے، خاکروب ہے، موچی ہے، غریب و نادار ہے وغیرہ

یا اس کے اخلاق و کردار کا برا تذکرہ کرے مثلاً وہ بہت متکبر ہے، بدزبان ہے، بُزدل ہے، بے حیاء ہے وغیرہ

یا اس کے برے افعال لوگوں کے سامنے بیان کرے مثلاً وہ خائن ہے، جھوٹا ہے، چور ہے، شرابی ہے، خرید و فروخت سے بے بہرہ ہے، اپنے کام میں سنجیدہ نہیں ہے وغیرہ

یا اس کے لباس پر تنقید کرے مثلاً اس کے آستین کشادہ ہوتے ہیں، کُرتا بہت لمبا ہوتا ہے، بڑی ساری پگڑی پہنتا ہے اور بے ڈھنگے سے کھلے کھلے کپڑے پہنتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

یا اس کی بیوی کے متعلق باتیں کرے کہ وہ گھر سے بہت نکلتی ہے، وہ اس پر حکومت کرتی ہے، یا وہ اپنی بیوی کے پیچھے لگا ہوا ہے، یا وہ بدصورت اور بدزبان عورت ہے، یا گھر میں صفائی نہیں رکھتی، یا اسے سالن پکانا نہیں آتا یا وہ کچن صاف نہیں رکھتی وغیرہ

یا اس کے خادم اور نوکر کے بابت بُرے تأثرات کا اظہار کرے کہ وہ بھگوڑا ہے، یا چور ہے یا بدتمیز ہے وغیرہ

چنانچہ اس قسم کی تمام باتیں غیبت ہی کہلاتی ہیں، لہٰذا ہر شخص کو شدتِ احتیاط سے کام لینا چاہیے اور ہر ممکن حد تک اس قبیح فعل سے بچنا چاہیے اور جس کے پاس کسی کی غیبت کی جائے اسے بجائے اس کی بے ہودہ گوئی سننے اور اس کا ساتھ دینے کے، اس کی اصلاح

❶ النہایۃ: ۳/ ۳۹۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنی چاہیے اور اسے اس کبیرہ گناہ پر مرتب ہونے والی سزا سے آگاہ کرتے ہوئے ترہیب کا فریضہ سرانجام دینا چاہیے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ بِالْغَيْبِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُعْتِقَهُ مِنَ النَّارِ)) ❶

''جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی عزت کی حفاظت کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ پر یہ ذمہ ہے کہ وہ اسے جہنم سے آزاد کردے۔''

امام نووی رحمہ اللہ ''الاذکار'' میں فرماتے ہیں:

جو شخص کسی مسلمان کی غیبت سنے تو اس پر لازم ہے کہ وہ غیبت کرنے والے کو جھڑکے اور اس کی بات کا قطعی یقین نہ کرے، اگر وہ زبان سے نہ کہے تو اسے ہاتھ سے روکے، پھر اگر وہ ہاتھ اور زبان سے بھی روکنے کی استطاعت نہ رکھے تو اس مجلس سے ہی اُٹھ جائے جس مجلس میں کسی مسلمان کی غیبت ہو رہی ہو۔

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ))

''جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی عزت کا دفاع کرتا ہے، اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کے چہرے کو (جہنم کی) آگ سے بچا کر رکھے گا۔'' ❷

یہ بات بھی بخوبی جان لیجیے کہ جس طرح کسی کی غیبت سن کر اسے برا جاننے اور غیبت کرنے والے کو روکنے کا حکم ہے، اسی طرح اپنے آپ کو بھی اس بات کا پابند کرنا چاہیے کہ کسی سے اپنے مسلمان بھائی کے متعلق کوئی بات سن کر اس پر یقین نہیں کر لینا چاہیے کہ جس کی طرف وہ بات منسوب ہو، اس سے بدگمانی کرنے لگے اور نہ اپنے دل میں

---

❶ الزهد لابن المبارك: ٦٨٧، بغوی: ٣٥٢٩۔

❷ سنن ترمذی، ابواب البر والصلة، باب الرد عن عرض المسلم، ١٩٣١۔ وقال الترمذی: هذا حديث حسن۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی عزت واحترام کو کم کردے، بلکہ اپنا دل صاف رکھنا چاہیے اور غیبت کرنے والے کی بات کا بالکل بھی یقین نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ اس کی باتوں پر یقین کر کے خود بھی گنہگار ہو گا، وہ غیبت کے ارتکاب سے گناہگار ٹھہرا ہے تو یہ بدگمانی کا مرتکب ہو کر گناہ مول لے گا، جو کہ سراسر حرام ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫

(الحجرات: ۴۹/ ۱۱)

''اے ایمان والو! بہت زیادہ گمان کرنے سے اجتناب کیا کرو۔''

اور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

((اِیَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِیْثِ)) ❶

''گمان کرنے سے بچو کیونکہ گمان کرنا سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے۔''

بہتان تراشی:

جیسا کہ پیچھے ذکر ہو چکا ہے کہ کسی شخص کے بارے میں ایسی بات کہنا جو اس میں نہ پائی جاتی ہو، بہتان کہلاتا ہے اور یہ غیبت سے بھی زیادہ سخت جرم ہے کیونکہ غیبت میں تو ایک ایسی بات کا الزام لگایا جارہا ہوتا ہے جو اس انسان میں موجود ہوتی ہے اور بہتان میں تو جس عمل اور بات کا ذکر ہوتا ہے اس کا سرے سے اس شخص میں وجود ہی نہیں ہوتا اور بہتان لگانے والا اپنے جھوٹ کا علم رکھنے کے باوجود بھی اس کا بڑی دلیری سے مرتکب ہوتا ہے۔

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص کسی آدمی پر عیب لگانے کے لیے اسے کسی ایسی بات سے متصف کرتا

❶ صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب لایخطب علی خطبة أخیه حتیٰ نکاح۔ ۵۱۴۳، ۶۰۶۴، ۶۰۶۶، ۶۷۲۴۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم الظن والتجسس، ۴/ ۱۹۸۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جو اس میں پائی ہی نہ جاتی ہو تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ میں ڈالنے کے لیے کافی ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنی اس بات کو صحیح ثابت کر کے دکھائے۔'' ❶

نبی ﷺ سے مرفوع روایت منقول ہے:

((مَنْ قَالَ فِي مُؤْمِنٍ مَالَيْسَ فِيهِ أَسْكَنَهُ اللّٰهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّاقَالَ))

''جو شخص کسی مومن کے بارے میں کوئی ایسی بات کہے جو اس میں نہ پائی جاتی ہو اللہ تعالیٰ اسے ردغۃ الخبال میں رکھے گا، یہاں تک کہ وہ اس کہی ہوئی بات سے نکل جائے۔'' ❷

حاکم اور طبرانی نے یہ اضافہ کیا ہے:

((وَلَيْسَ بِخَارِجٍ)) ❸

''اور وہ نکل نہیں سکے گا۔''

ردغة الخبال سے مراد جہنمیوں کا پسینہ اور پورے جسم کی بدبو سے نچڑا ہوا عرق ہے۔ حدیث میں جو یہ قید ذکر ہوئی ہے کہ وہ تب تک جہنم سے نہیں نکل سکے گا جب تک کہ وہ اپنی بات سے نہ نکل جائے یعنی جب تک کہ وہ اپنی بات کو سچا ثابت نہیں کر لے گا تب تک جہنم میں ہی پڑا رہے گا اور یہ ناممکن ومحال ہے کہ آدمی جھوٹ کو سچ کر دکھائے، چنانچہ جس طرح اس کی جھوٹی بات کا سچ ہونا محال ہے، اسی طرح اس کا جہنم سے نکلنا بھی محال ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

---

❶ مجمع الزوائد: ۸/ ۰۳۔ ضعیف۔

❷ سنن ابوداؤد، کتاب الأقضية، باب فيمن يعين على خصومة، ۳۵۹۷۔ الترغيب والترهيب: ۳/ ۱۵۲۔

❸ مستدرك حاکم: ۲/ ۲۷، المعجم الکبیر للطبرانی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ

(الاعراف: ۷/ ۴۰)

"وہ جنت میں تب تک داخل نہیں ہوں گے، جب تک کہ سوئی کے ناکے سے اُونٹ نہ گزر جائے۔"

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَمْسٌ لَیْسَ لَهُنَّ کَفَّارَةٌ : اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ بِغَیْرِ حَقٍّ، وَبَهْتُ مُؤْمِنٍ، وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَیَمِیْنٌ جَائِرَةٌ یُقْتَطَعُ بِهَا مَالٌ بِغَیْرِ حَقٍّ)) ❶

"پانچ گناہ ایسے ہیں کہ جن کا کفارہ بھی نہیں ہے (یعنی ان کی سزا سے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، جان کو ناحق قتل کرنا، مومن پر بہتان لگانا، جنگ کے دن بھاگ جانا اور جھوٹی قسم اٹھانا جس کے ذریعے ناجائز طور پر (کسی کا) مال ہڑپ کیا جائے۔"

پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو ایسی قبروں کے پاس سے گزرے جنہیں عذاب دیا جا رہا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّهُمَا لَیُعَذَّبَانِ، وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ، بَلٰی اِنَّهُ کَبِیْرٌ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَکَانَ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَةِ، وَأَمَّا الْاٰخَرُ فَکَانَ لَا یَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ)) ❷

"ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور یہ (کام کے اعتبار سے) کسی بڑے کام

❶ مسند احمد: ۲/ ۳۶۲۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب من الکبائر أن لا یستتر من البول، ۲۱۶، ۲۱۸، ۱۳۶۱، ۱۳۷۸، ۶۰۵۲، ۶۰۵۵۔

صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب الدلیل علیٰ نجاسۃ البول، ۱/ ۲۴۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں عذاب نہیں دیا جا رہا، کیوں نہیں، یہ (گناہ کے اعتبار سے) بڑے ہی ہیں: ان میں سے ایک تو چغلی کیا کرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب (کے چھینٹوں سے) نہیں بچا کرتا تھا۔“

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں یہ باب باندھا ہے:

مِنَ الْكَبَائِرِ أَنْ لَّا يَسْتَتِرَ مِنَ الْبَوْلِ

آدمی کا پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ)) ❶

”اکثر عذابِ قبر پیشاب (سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہی ہوتا ہے۔“

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اتَّقُوا الْبَوْلَ فَإِنَّهُ أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ فِي الْقَبْرِ)) ❷

”پیشاب (کے چھینٹوں) سے بچو، کیونکہ قبر میں بندے سے سب سے پہلے اسی کے بارے میں حساب کیا جائے گا۔“

قدرت کے باوجود حج نہ کرنا:

مالی قدرت اور جسمانی طاقت کے باوجود اپنی پوری زندگی میں ایک بار بھی حج نہ کرنے کو کبیرہ گناہوں میں شمار کیا گیا ہے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ إِلٰى حَجِّ بَيْتِ اللّٰهِ فَلَمْ يَحُجَّ، فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا)) ❸

❶ مسند احمد: ۱/ ۳۸۸۔ ابن ماجہ: ۳۴۸۔ مستدرک حاکم: ۱۸۴۔ صحیح علی شرط البخاری۔

❷ المعجم الکبیر للطبرانی: ۸/ ۱۵۷۔ مجمع الزوائد: ۱/ ۲۰۹۔

❸ جمع الجوامع: ۱/ ۸۳۸، اس روایت کو بیہقی نے ابوامامہ کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے غیر صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جو شخص زادِ راہ رکھتا ہو اور حج کے لیے بیت اللہ تک پہنچانے کی سواری پر بھی قادر ہو، لیکن پھر بھی حج نہ کرے تو وہ یہودی مرے یا نصرانی، کوئی پرواہ نہیں۔''

تقدیر کو جھٹلانا:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَٰهُ بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾ (القمر : ۵۴/ ۴۹)

''یقیناً ہم نے ہر چیز کو تقدیر (اندازے) کے ساتھ پیدا کیا ہے۔''

جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا:

مَا الْإِيمَانُ؟

''ایمان کیا ہے۔''

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ))

''یہ کہ تو اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر یقین رکھے، موت کے بعد اٹھائے جانے پر یقین رکھے اور تقدیر کے اچھا اور برا ہونے کو سچا مانے۔'' ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''چھے (قسم کے لوگ) ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے اور ہر نبی کی (ان کے خلاف) دعا قبول فرمائی گئی ہے:

① تقدیر کو جھٹلانے والا

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب معرفة الایمان والاسلام، ۱/ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ سنن ابوداؤد، کتاب السنة، باب فی القدر، ح: ۴۶۹۵۔ سنن ابن ماجه، کتاب الایمان، باب فی الایمان، ح: ۶۳۔ سنن ترمذی، کتاب الایمان، باب وصف جبریل للنبیؐ الایمان والاسلام، ح: ۲۶۱۰۔ سنن نسائی، کتاب الایمان وشرائعه، باب نعت الاسلام، ح: ۴۹۹۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② کتاب اللہ میں اضافہ کرنے والا

③ زبردستی لوگوں پر مسلط ہونے والا تاکہ جسے اللہ نے عزت دی ہے، اسے وہ ذلیل کر سکے۔

④ میری عزت کہ جسے اللہ تعالیٰ نے (اس کی اہانت کرنا) حرام قرار دیا ہے، وہ اسے حلال تصور کرے۔

⑤ میری سنت کو چھوڑ دینے والا۔ ❶

ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ ، وَلَا مُكَذِّبٌ بِقَدَرٍ ، وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ))

''والدین کا نافرمان، تقدیر کو جھٹلانے والا اور شراب نوشی کا رسیا جنت میں نہیں جائے گا۔''

تین دن سے زائد قطع تعلق رکھنا:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَّهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ ، فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ)) ❷

''کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے تین دن سے زائد (بول چال) چھوڑے رکھے، سو جو شخص تین دن سے زیادہ (بلا عذر) چھوڑتا ہے اور وہ (اسی حالت میں) مر جاتا ہے تو وہ (جہنم کی) آگ میں جائے گا۔''

سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کسی بھی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی کو تین راتوں سے زیادہ (بلانا) چھوڑے رکھے، کہ جب وہ (سرِ راہ ایک دوسرے

❶ مستدرك حاكم: ١/ ٣٦۔ موارد الظمآن: ٥٢٠۔

❷ سنن ابوداؤد، كتاب الأدب، باب فيمن يهجر أخاه المسلم، ح: ٤٩١٤۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے) ملیں تو وہ (اس سے) منہ پھیر لے اور وہ (اس سے) منہ پھیر لے، ان دونوں میں سے بہترین وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔'' ❶

سیدنا ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین راتوں سے زیادہ قطع تعلق رہے، وہ جب تک جھگڑا کیے رہتے ہیں حق سے دُور رہتے ہیں اور ان دونوں میں سے پہلے حق قبول کرنے والا وہی ہے جو پہلے صلح کرے، اور اگر وہ (اپنے ناراض بھائی سے) سلام لیتا ہے اور وہ اس کے سلام کا جواب نہیں دیتا تو فرشتے اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں اور دوسرے کو شیطان جواب دیتا ہے، پھر اگر وہ دونوں (کسی ایک کی طرف سے صلح نہ کرنے کی صورت میں) مر جائیں تو وہ دونوں کبھی بھی جنت میں نہیں جائیں گے۔'' ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت منقول ہے کہ:

((وَاِنْ مَاتَا وَهُمَا مُتَهَاجِرَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي الْجَنَّةِ))

''اگر وہ دونوں قطع تعلقی کی حالت میں ہی مر گئے تو دونوں جنت میں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔'' ❸

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَهُوَ فِي النَّارِ إِلَّا أَنْ يَتَدَارَكَهُ اللّٰهُ بِرَحْمَتِهِ))

''جو شخص اپنے بھائی کو تین دن سے اُوپر (بلانا) چھوڑے رکھے تو وہ آگ میں جائے گا، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اسے اس سے خلاصی عطا فرما

❶ صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب الهجرة، ح: ٦٠٧٧۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحريم الهجر فوق ثلاث۔

❷ مسند احمد: ٢٠/٤۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ٢٢/ ١٧٥۔ موارد الظمآن: ١٩٨١۔

❸ مجمع الزوائد: ٨/ ٦٧۔ مستدرك حاكم: ٤/ ١٦٣۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے۔'' ❶

اسی طرح نبی ﷺ کا یہ بھی ارشاد گرامی ہے:

((مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهِ)) ❷

''جس شخص نے اپنے (مسلمان) بھائی کو ایک سال تک چھوڑے رکھا، تو وہ (گناہ کے اعتبار سے) اس کا خون کر دینے کے مترادف ہے۔''

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اگر دو آدمی اسلام میں داخل ہوئے اور انہوں نے ایک دوسرے کو بلانا چھوڑ دیا تو ان میں سے ایک اسلام سے خارج ہے، جب تک کہ وہ رجوع نہیں کر لیتا۔'' (یعنی جس نے زیادتی کی ہوگی) ❸

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ہر سوموار اور جمعرات کو (اللہ کے دربار میں) اعمال پیش کیے جاتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ اس دن ہر گنہگار کو بخش دیتا ہے سوائے مشرک کے اور اس شخص کے جس کی اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ ناچاقی ہو اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان دونوں کو تب تک (مغفرت سے) چھوڑے رکھو جب تک یہ صلح نہ کر لیں، ان دونوں کو تب تک نہ بخشو، جب تک یہ آپس میں صلح نہیں کر لیتے۔''

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((يَطَّلِعُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى جَمِيعِ خَلْقِهِ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ اِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ))

''اللہ تعالیٰ شعبان کی نصف رات کو اپنی ساری مخلوق کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور مشرک اور (اپنے مسلمان بھائی کے بارے میں) کینہ پرور شخص کے سوا اپنی

---

❶ المعجم الكبير للطبراني: ۱۸/ ۳۱۵۔ مجمع الزوائد: ۸/ ۶۷۔

❷ سنن ابی داؤد، کتاب الأدب، باب فيمن يهجر أخاه المسلم، ۴۹۱۵۔

❸ كشف الأستار: ۲۰۵۰۔ مجمع الزوائد: ۸/ ۶۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساری مخلوق کو بخش دیتا ہے۔“ ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

((ثَلَاثَةٌ لَا تَرْتَفِعُ صَلَاتُهُمْ فَوْقَ رُؤُسِهِمْ شِبْرًا، رَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ، وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ، وَأَخَوَانِ مُتَصَادِمَانِ)) ❷

”تین (قسم کے لوگ ایسے ہیں) کہ ان کی نماز ان کے سروں سے (درِ قبولیت کی طرف) ایک بالشت بھی بلند نہیں ہوتی، (ایک) وہ شخص جو لوگوں کی امامت کروائے لیکن لوگ اسے ناپسند کریں، (دوسری) وہ عورت جو اس حال میں رات بسر کرے کہ اس کا خاوند اس پر نالاں ہو اور (تیسرے) وہ دو (مسلمان) بھائی جو آپس میں جھگڑا کیے ہوئے ہوں۔“

اس بارے میں اور بھی بہت سی احادیث مروی ہیں جو یہ صراحت کرتی ہیں کہ بغیر کسی شرعی عذر کے اپنے مسلمان بھائی سے قطع تعلقی کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

آزاد شخص کو بیچ ڈالنا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ: رَجُلٌ أَعْطٰى بِي ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ اِسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ الْعَمَلَ وَلَمْ يُوْفِهِ أُجْرَتَهُ))

”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تین طرح کے لوگوں کا روزِ قیامت میں مدعی بنوں گا: ایک وہ شخص جس نے میرے نام پر عہد کیا اور توڑ دیا، (دوسرا) وہ شخص جس نے کسی آزاد انسان کو بیچ کر اس کی قیمت کھالی اور (تیسرا) وہ شخص جس نے کوئی مزدور اجرت پر رکھا، اس سے

❶ صحیح ابن حبان موارد الظمآن: ۱۹۸۰۔

❷ سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب من أم قوماوھم له کارھون، ۹۷۱۔ موارد الظمآن: ۳۷۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوری طرح کام لیا لیکن اسے اس کی مزدوری پوری نہیں دی۔" ❶

مزدور کی اجرت نہ دینا:

اس کی دلیل میں پچھلے عنوان کے تحت بھی حدیث ذکر ہو چکی ہے۔ اس بارے میں یہ بات ملحوظ رہے کہ اگر تو وہ ظلماً اس کی مزدوری روک کر رکھتا ہے اور مالی وسعت ہونے کے باوجود اس کی مزدوری ہی نہیں دیتا تو وہ اس نوع میں داخل ہے، لیکن جو مالی تنگی یا کسی اور عذر کے باعث ایسا کرتا ہے تو وہ اس حکم میں نہیں ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَعْطِ الْأَجِيرَ أَجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ)) ❷

"مزدور کو اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ہی اس کی اجرت دے دو۔"

بغاوت وسرکشی:

امام ذہبی رحمہ اللہ نے بھی اسے کبائر میں شمار کیا ہے۔ ❸

اور اس پر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے استدلال کیا ہے:

﴿وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (الشوریٰ: ۴۲/ ۴۲)

"اور وہ جو ناحق سرکشی وفساد کرتے پھرتے ہیں، انہی لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔"

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے بھی دلیل لی ہے:

((مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ

❶ صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب اثم من باع حرًا، ۲۲۲۷۔ سنن ابن ماجه، کتاب الرهون، باب أجر الأجراء، ح: ۲۴۴۲۔

❷ سنن ابن ماجه، کتاب الرهون، باب أجر الأجراء ۲۴۴۳، ضعیف۔

❸ الکبائر للذهبی: ۱۰۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ)) ❶

''ان سے بڑھ کر کوئی بھی گناہ اس لائق نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے مرتکب کو دنیا میں جلد سزا دینے کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی (اس کی سزا) برقرار رکھیں (وہ گناہ یہ ہیں:) سرکشی اور قطع رحمی۔''

وعدہ خلافی اور عہد شکنی:

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا: إِذَا ائْتُمِنَ خَانَ وَ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَ إِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَ إِذَا خَاصَمَ فَجَرَ))

''چار باتیں جس شخص میں ہوں گی وہ پکّا منافق ہوگا اور جس میں ان میں سے کوئی ایک خصلت ہوگی تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی، یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے۔

① جب اس کے پاس امانت رکھی جائے، تو اس میں خیانت کرے۔

② جب بھی بات کرے، تو غلط بیانی کرے۔

③ جب کوئی وعدہ کرے، تو وعدہ خلافی کرے۔

④ جب کسی سے جھگڑا کرے، تو بے ہودہ گوئی کرے۔ ❷

صحابہ کی ایک جماعت سے مروی ہے کہ جب روزِ قیامت اللہ تعالیٰ اگلے پچھلے سب

❶ سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب البغي، ٤٢١١۔ سنن ابوداؤد، كتاب الأدب، باب في النهي عن البغي۔ جامع ترمذي، ابواب صفة القيامة، باب عاقبة البغي وقطيعة الرحيم، ٢٥١١۔ مستدرك حاكم: ٢/ ٣٦٥)

❷ صحيح بخاري، كتاب الايمان، باب علامة المنافق، ٣٤، ٢٤٥٩، ٣١٧٨۔ صحيح مسلم كتاب الايمان، باب بيان خصال المنافق۔ سنن ابوداؤد، كتاب السنة، باب الدليل على زيادة الايمان ونقصانه، ح: ٤٦٨٨۔ سنن ترمذي، كتاب الايمان، باب علامة المنافق، ح: ٢٦٣٢۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کو جمع فرمالے گا تو ہر عہد شکن کی پُشت پر ایک جھنڈا گاڑ دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی (کی علامت) یہ ہے۔ ❶

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَدْلًا وَلَا صَرْفًا)) ❷

''جس نے کسی مسلمان سے عہد شکنی کی تو اس پر اللہ، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ اس سے روزِ قیامت کسی قسم کا بدلہ اور عذر قبول نہیں فرمائے گا۔''

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا فِي عَهْدِهٖ لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ أَرْبَعِيْنَ عَامًا)) ❸

''جس شخص نے کسی معاہد کو اس کی مدتِ عہد کے دوران قتل کر دیا، وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا، حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے پائی جاسکے گی۔''

دنیوی مقاصد کی خاطر بیعت توڑ دینا:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تین طرح کے لوگ ایسے ہیں کہ جن سے اللہ تعالیٰ روزِ قیامت نہ تو کلام کرے

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب مایدعی الناس بآبائهم، ۶۱۷۷، ۶۱۷۸۔ صحیح مسلم، کتاب الجهادوالسیر، باب تحریم الغدر: ۳/ ۱۳۵۹، ۱۳۶۱۔ سنن ابوداؤد، کتاب الجهاد، باب فی الوفاء بالعهد، ح: ۲۷۵۶۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینةودعاء النبی فیها بالبرکة، ۲/ ۹۹۸، ۹۹۹۔

❸ ابوداؤد، کتاب الجهاد، باب فی الوفاء للمعاهد وحرمة ذمة، ۲۷۶۰۔ موارد الظمآن، ۱۵۳۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا، نہ ان کی طرف نظرِ رحمت سے دیکھے گا اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا:

① وہ شخص جس کے پاس راستے میں ضرورت سے زیادہ پانی ہو اور وہ کسی مسافر کو اس کے استعمال سے روک دے۔

② وہ شخص جو کسی حاکم سے بیعت صرف دنیوی اغراض ومقاصد کے لیے کرے، سو اگر حاکم اسے دنیوی فوائد سے نوازے تو وہ بیعت کو پورا کرے لیکن اگر وہ نہ دے تو بیعت توڑ دے۔

③ وہ شخص جو عصر کے بعد کسی کو سودا بیچے اور قسمیں اٹھائے کہ وہ اس سے خرید لے، اور (اس کی قسموں کو دیکھ کر خریدار) اس کی باتوں کو سچا مان لے حالانکہ وہ ایسی نہ ہوں۔'' ❶

ابن ابی حاتم اپنی تفسیر میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت نقل کرتے ہیں، فرمایا:

((اَلْكَبَائِرُ: اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَقَذْفُ الْمُحْصِنَةِ وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَالتَّعَرُّبُ بَعْدَ الْهِجْرَةِ وَالسِّحْرُ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَأَكْلُ الرِّبَا وَفِرَاقُ الْجَمَاعَةِ وَنَكْثُ الصَّفْقَةِ))

''کبائر یہ ہیں: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، کسی کو قتل کرنا، یتیم کا مال کھانا، پاک دامن عورت پر تہمت لگانا، جنگ سے بھاگنا، ہجرت کے بعد جنگل میں جا بسنا، جادو کرنا یا کروانا، والدین کی نافرمانی کرنا، سود کھانا، جماعت سے علیحدگی اختیار کرنا اور سودا خرید کر واپس کر دینا۔''

کاہن اور نجومی کی تصدیق کرنا:

امام قرطبی رحمہ اللہ اپنی تفسیر میں صراحت فرماتے ہیں کہ یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے،

❶ صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب من انتظر حتی تدفن، ۲۳۵۸، ۲۳۵۹، ۲۶۷۲۔ صحیح مسلم، ۱/ ۱۰۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَ عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ (الانعام: ٦/ ٥٩)

''اسی (اللہ) کے پاس ہی غیب کی چابیاں ہیں، اس کے سوا انہیں کوئی نہیں جانتا۔'' ❶

اسی طرح امام شمس الدین الذہبی اور ابن القیمؒ نے اپنی کتب میں اسے کبائر میں شمار کیا ہے اور انہوں نے صحیح مسلم کی اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ نبی مکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَصَدَّقَهُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ يَوْمًا))

''جو شخص کسی نجومی کے پاس گیا اور اس کی تصدیق کی، تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں کی جائے گی۔'' ❷

امام بغویؒ فرماتے ہیں کہ نجومی سے مراد وہ شخص ہے جو مستقبل میں وقوع پذیر ہونے والے امور کی خبریں دے۔ ❸

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَتَى عَرَّافًا أَوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ فِيمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ ﷺ))

''جو شخص کسی نجومی یا کاہن کے پاس آیا اور اس کی بتائی ہوئی باتوں کی تصدیق کی تو اس نے محمد (ﷺ) پر نازل کیے گئے (قرآن) کے ساتھ کفر کیا۔'' ❹

کاہن سے مراد وہ شخص ہے جو پوشیدہ اور مخفی امور کی خبر دے، ان میں سے بعض باتیں بسا اوقات درست بھی ثابت ہو جاتی ہیں۔

---

❶ تفسیر القرطبی: ۷/ ۲۔ ۳۔

❷ مسند احمد: ۴/ ۱۷۵۱

❸ شرح السنة للبغوی: ۱۲/ ۱۸۲۔

❹ مستدرك حاكم: ۱۱/ ۴۹، ۱۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ أَتٰی کَاهِنًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَیْئٍ حُجِبَتْ عَنْهُ التَّوْبَةُ أَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً، فَإِنْ صَدَّقَهُ بِمَا قَالَ کَفَرَ)) ❶

''جو شخص کاہن کے پاس گیا اور اس سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا تو اس سے چالیس رات تک توبہ (کی قبولیت) میں رکاوٹ ڈال دی جاتی ہے، پھر اگر اس نے اس کی بتلائی ہوئی بات کی تصدیق بھی کر دی تو وہ کفر کا مرتکب ہوگا۔''

ستاروں کو بارش کا سبب قرار دینا:

سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں رات کو ہونے والی بارش کے ماحول میں نماز پڑھائی، جب آپؐ نے سلام پھیرا تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے:

((هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّکُمْ؟)) قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ۔ قَالَ: ((أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِیْ مُؤْمِنٌ وَ کَافِرٌ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ، فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِیْ وَکَافِرٌ بِالْکَوْکَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ کَذَا وَکَذَا، فَذٰلِكَ کَافِرٌ بِیْ وَمُؤْمِنٌ بِالْکَوْکَبِ)) ❷

''کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا؟ صحابہؓ نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:) میرے بندوں میں سے حالتِ ایمان میں اور کچھ نے حالتِ کفر میں صبح کی ہے،

---

❶ المعجم الکبیر للطبرانی: ۲۲/ ۶۹۔ مجمع الزوائد: ۵/ ۱۱۸۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب یستقبل الامام الناس اذا سلم، ۸۴۶، ۱۰۳۸، ۴۱۴۷، ۷۵۰۳۔ صحیح مسلم: ۱/ ۸۳، ۸۴۔ سنن ابوداؤد، کتاب الطب، باب فی النجوم۔ سنن ترمذی ابواب الجنائز، باب کراهیة النوح۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سو جس شخص نے یہ کہا کہ ہمیں اللہ کے فضل ورحمت کے باعث بارش سے نوازا گیا ہے تو یہ مجھ پر ایمان لانے والا ہے اور ستاروں کا انکار کرنے والا ہے، لیکن جس نے کہا کہ فلاں فلاں (ستارے) کی وجہ سے بارش برسی ہے تو یہ میرے ساتھ کفر کرنے والا ہے اور ستاروں پر ایمان لانے والا ہے۔''

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ستاروں کو بارش برسنے کا سبب قرار دینے والا کافر ہے اور اگر وہ اس بات سے توبہ نہیں کرتا تو اس کا خون حلال ہے۔ ❶

امام شافعی رحمہ اللہ کے اس قول کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ ستاروں کے فلاں جگہ سے فلاں جگہ جانے کے باعث ہی بارش ہوئی ہے اور صرف وہی بارش برسنے کا باعث ہیں، تو پھر وہ کافر ہوگا۔ لیکن اگر اس نے جہالت کے باعث کسی سے کوئی منقول بات کہی یا کسی علم کی رو سے سرسری سی بات کی ہو، تو پھر وہ اللہ کی نعمتوں کا کافر سمجھا جائے گا۔

ذی روح کی تصویر بنانا:

ایک آدمی سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اس نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يَجْعَلُ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَيُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ))

''ہر مصور جہنم میں جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کی (بنائی ہوئی) تصویروں میں سے ہر تصویر کے بدلے ایک جاندار چیز بنائے گا اور اسی سے وہ جہنم میں عذاب دیا جائے گا۔'' ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر مصوری کا مشغلہ اختیار کرنا ناگریز بھی ہو، تو صرف غیر جاندار چیزوں کی تصویریں بنائی جا سکتی ہیں، ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔

❶ الأم للشافعی: ۱/ ۲۲۳۔

❷ صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب تحریم صورة الحیوان، ۲۱۱۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ))

''لوگوں میں سے سخت ترین عذاب روزِ قیامت ان کو ہوگا جو تصویریں بنانے والے ہیں۔'' ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَخْرُجُ عُنُقٌ مِّنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَأُذُنَانِ يَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَنْطِقُ، يَقُوْلُ: إِنِّيْ وُكِّلْتُ بِثَلَاثَةٍ: بِمَنْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا اٰخَرَ، وَبِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَالْمُصَوِّرِيْنَ)) ❷

''روز قیامت جہنم سے ایک گردن نکلے گی، اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھتی ہوں گی، اس کے دو کان ہوں گے جن سے وہ سنتی ہوگی اور اس کی ایک زبان ہوگی جس سے وہ بولتی ہوگی، وہ کہے گی: میں تین لوگوں (کو عذاب دینے) پر مقرر کی گئی ہوں، (ایک) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور معبود بنانے والے، (دوسرا) ظالم و سرکش لوگ اور (تیسرا) تصویریں بنانے والے۔''

نشانہ بازی کے لیے کسی جاندار چیز کو پکڑنا:

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما چند نوجوانوں کے پاس سے گزرے جو ایک پرندے کو ایک جگہ پر گاڑ کر اس پر نشانہ بازی کر رہے تھے، جب انہوں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو فرار ہو گئے، آپ نے فرمایا:

((مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا، لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا، إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا))

❶ صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب من انتظر حتی تدفن، ۵۹۵۰۔ صحیح مسلم: ۳/ ۱۶۷۰۔

❷ ترمذی، کتاب صفة جهنم، باب صفة النار، ۲۵۷۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یہ کس نے کیا؟ اللہ تعالیٰ کی اس پر لعنت ہو جس نے یہ کیا، اللہ کی اس پر لعنت ہو جس نے یہ کیا، یقیناً رسول اللہ ﷺ نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جس نے کسی ذی رُوح چیز کو اپنے مقصد کے لیے پکڑا۔'' ❶

بغیر شرعی سبب کے مسلمان سے لڑائی کرنا:

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ))

''مسلمان کو گالی دینا گناہ اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے۔'' ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ إِلٰى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ أَنْ يَنْزِعَ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ)) ❸

''تم میں سے کوئی بھی اپنے (مسلمان) بھائی کی طرف اسلحہ سے اشارہ نہ کرے، کیونکہ اسے نہیں معلوم کہ شاید شیطان اس سے وہ اسلحہ اس کے ہاتھ میں ہی چلوا

❶ صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب من انتظر حتی تدفن، ۵۵۱۵۔ صحیح مسلم، ۳/ ۱۵۵۰۔ سنن ترمذی، کتاب الأطعمة، باب کراهية أكل المصبورة، ح: ۱۴۷۵۔ سنن نسائی، کتاب الضحایا، باب النهی عن لمجثمة

❷ صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب خوف المؤمن من أن یحبط عمله، ۴۸، ۷۰۷۶۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان قول النبی سباب المسلم فسوق، ۱/ ۸۱۔ سنن ابن ماجه، المقدمه، باب فی الایمان، ح: ۶۹۔ سنن ترمذی، ابواب البر والصلة، باب الشتم، ح: ۱۹۸۳۔ سنن نسائی، کتاب تحریم الدم، باب قتال المسلم، ح: ۴۱۹۵۔

❸ صحیح بخاری، کتاب الفتن، باب قول النبیؐ من حمل علینا السلاح فلیس منا، ۷۰۷۲۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب النهی عن الاشاره بالسلاح إلی مسلم، ۴/ ۲۰۲۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے تو وہ (اپنے مسلمان بھائی کو قتل کرنے کی سزا میں) جہنم کے گڑھے میں جا گرے۔'' ❶

اسی طرح نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی پر اسلحہ اٹھاتا ہے تو وہ دونوں ہی جہنم کے کنارے پر ہوتے ہیں، پھر جب ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے تو وہ دونوں جہنم میں جا گرتے ہیں۔ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! قاتل کی بات تو سمجھ آتی ہے، لیکن مقتول کیوں جہنم جائے گا؟ آپؐ نے فرمایا: اس نے بھی تو دوسرے کو قتل کرنا چاہا تھا ناں!۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَشَارَ اِلٰى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ فَإِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَلْعَنُهُ، وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ)) ❷

''جو شخص اپنے بھائی کی طرف لوہے کے ساتھ اشارہ کرتا ہے تو فرشتے اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں، خواہ وہ اس کا سگا بھائی ہی ہو۔''

اپنے والدین کو لعن وطعن کروانے کا سبب پیدا کرنا:

نبی مکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ، قِيلَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ))

❶ صحيح بخاري، كتاب الديات، باب قول الله: ومن أحياها ـ ـ ـ الخ، ۳۱، ۶۸۷۵، ۷۰۸۳ـ صحيح مسلم، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب إذاتواجه المسلمان بسيفيهما۔

❷ صحيح مسلم: كتاب البر والصلة، والآداب، باب النهي عن الاشارة بالسلاح الى مسلم، ح: ۲۶۱۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”یقیناً اکبر الکبائر میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے والدین پر لعنت کرے، پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! بھلا کوئی آدمی اپنے ہی والدین پر کیونکر لعنت کر سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کسی دوسرے آدمی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ (جواب میں) اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور یہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔“ ❶

ایک کے بدلے میں دو گالیاں دینا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ اسْتِطَالَةُ الْمَرْءِ فِي عِرْضِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ، وَمِنَ الْكَبَائِرِ السَّبَّتَانِ بِالسَّبَّةِ))

”بلا شک کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی کسی مسلمان شخص کی ناحق عزت اچھالے اور ایک گالی کے بدلے دو گالیاں دینا بھی کبیرہ گناہ ہے۔“ ❷

مطلق طور پر گالی دینا:

اس سے متعلقہ حدیث پیچھے گزر چکی ہے کہ:

((سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ))

”مسلمان کو گالی دینا گناہ اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے۔“ ❸

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْمُسْتَبَّانِ مَاقَالَا، فَعَلَى الْبَادِيْ مِنْهُمَا حَتّٰى يَعْتَدِيَ الْمَظْلُوْمُ))

”دو گالی گلوچ کرنے والے جو کچھ بھی بکتے ہیں، اس کا گناہ ابتداء کرنے والے

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الادب، باب لا یسب الرجل والدیه: ۵۹۷۳۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، بیان الکبائر، ح: ۹۰۔

❷ سنن ابی داؤد، کتاب الأدب، باب فی الغیبة، ۴۸۷۷۔

❸ صحیح بخاری: ۶۰۴۴۔ ۷۰۷۶۔ صحیح مسلم: ۱/ ۸۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر ہوتا ہے، جب تک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے۔'' ❶

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَالِكَ)) ❷

''کوئی شخص کسی شخص پر فاسق یا کافر ہونے کی تہمت نہ لگائے، کیونکہ اگر وہ شخص اس طرح کا نہ ہوا تو وہ تہمت اسی (لگانے والے) پر لوٹ آتی ہے۔''

مسلمانوں کے عیوب ٹٹولنا:

ابن القیم رحمہ اللہ نے اسے کبائر میں شمار کیا ہے اور انہوں نے ترمذی کی اس روایت سے دلیل پکڑی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن بآواز بلند خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

((يَا مَعْشَرَ مَنْ آمَنَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَدْخُلِ الْإِيمَانُ قَلْبَهُ! لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ، فَإِنَّهُ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ أَخِيهِ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ يُفْضِحْهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ بَيْتِهِ))

''اے ان لوگوں کی جماعت! جو اپنی زبان سے تو ایمان لے آئے ہیں لیکن ایمان ابھی ان کے دلوں میں جاگزیں نہیں ہوا، تم مسلمانوں کو تکلیف مت دو اور نہ ہی تم ان کے عیوب ٹٹولتے پھرو، کیونکہ جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کا عیب تلاش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا عیب ڈھونڈ نکالے گا اور جس کا عیب اللہ تعالیٰ ڈھونڈ نکالے تو وہ اسے ذلیل کر کے چھوڑے گا، خواہ وہ اپنے گھر کے اندر ہی (چھپا ہوا) ہو۔'' ❸

---

❶ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب النهی عن السباب، ۴/ ۲۰۰۰۔ سنن ابوداؤد، کتاب الأدب، باب المستبان، ح: ۴۸۹۴۔ سنن ترمذی، ابواب البر والصلة، باب الشتم، ح: ۱۹۸۱۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الاخلاق، باب ما ینهی من السباب واللعن: ۶۰۴۵۔

❸ سنن ترمذی، ابواب البر والصلة، باب تعظیم المؤمن، ۲۰۳۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برے القابات دینا:

کسی کو ایسے القابات دینا کہ جسے وہ ناپسند کرتا ہو یا کسی کو اس کے اصل اور معروف نام کی بجائے کسی غیر ضروری اور برے لقب سے پکارنے کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۖ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿١١﴾ (الحجرات: ۴۹/ ۱۱)

''اور ایک دوسرے کو (برے) القابات مت دو، کیونکہ ایمان کے بعد فسق برا نام ہے اور جو شخص توبہ نہ کرے تو یہی لوگ ظالموں میں سے ہیں۔''

امام قرطبی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

جو شخص اللہ کے منع کردہ فعل کا ارتکاب کسی کے تمسخر کی غرض سے کرتا ہے تو اس کا یہ فعل فسق ہے۔ ❶

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کسی کو بُرے لقب سے پکارنا حرام ہے، خواہ وہ اس کی ذات کے بارے میں ہو یعنی اندھا، بھینگا یا لنگڑا وغیرہ کہنا یا اس کے ماں باپ کے متعلق ہو۔ ❷

غیر اللہ کی قسم اُٹھانا:

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ أَوْ لِيَصْمُتْ))

''یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے آباؤ اجداد کی قسمیں اٹھانے سے منع کرتا ہے، سو جس نے قسم اٹھانا بھی ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ کی قسم اٹھائے یا پھر اسے خاموش رہنا

❶ تفسیر قرطبی: ۱۶/ ۳۲۸۔

❷ الأذكار للنووي: ۲۵۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہیے۔" ❶

انہی سے مروی ہے کہ انہوں نے کسی شخص کو کعبہ کی قسم اٹھاتے سُنا تو فرمایا: تو اللہ کے سوا کسی کی قسم مت اٹھا، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ)) ❷

"جس نے اللہ کے علاوہ کسی اور کی قسم اٹھائی تو اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔"

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((لَأَنْ أَحْلِفَ بِاللّٰهِ كَاذِبًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَحْلِفَ بِغَيْرِهٖ وَأَنَا صَادِقٌ))

"غیر اللہ کی سچی قسم اٹھانے سے مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی جھوٹی قسم اٹھالوں۔" ❸

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ حَلَفَ بِالْأَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا)) ❹

"جس نے امانت کی قسم اٹھائی، وہ ہم میں سے نہیں۔"

اپنے باپ یا مالک کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرنا:

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهٗ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ

❶ صحیح بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب لا تحلفوا بآبائکم ۶۶۴۷، ۶۶۴۸۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب النهی عن الحلف لغیر الله تعالیٰ ۳/ ۱۲۶۷۔

❷ ترمذی، ابواب النذور والأیمان، باب کراهية الحلف بغیر الله، ۱۵۳۵۔ موارد الظمآن: ۱۱۷۷۔ مستدرك حاكم: ۴/ ۲۹۷۔

❸ المعجم الکبیر للطبرانی: ۹/ ۲۰۵۔

❹ سنن ابوداؤد، کتاب الأیمان والنذور، باب کراهية الحلف بالأمانة، ۳۲۵۳۔ مسند احمد: ۵/ ۳۵۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَرَامٌ)) ❶

''جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے اور وہ بخوبی جانتا ہو کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے، اس پر جنت حرام ہے۔''

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کوئی بھی شخص جو جاننے بوجھنے کے باوجود اپنی نسبت اپنے باپ کی بجائے کسی غیر کی طرف کرے تو اس نے کفر کیا، جو شخص اپنی غیر مملوکہ چیز کی ملکیت کا دعویٰ کرے تو وہ ہم میں سے نہیں اور وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے اور جس شخص نے کسی کو کافر کا الزام لگایا یا اسے اللہ کا دشمن قرار دیا لیکن درحقیقت وہ ایسا نہ ہو، تو (اس کا وہ کافر اور اللہ کا دشمن کہنا) خود اسی پر لوٹ آتا ہے۔'' ❷

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ أَبِیْهِ أَوِ انْتَمٰی اِلٰی غَیْرِ مَوَالِیْهِ فَعَلَیْهِ لَعنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِیْنَ ، لَایَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرفًا وَلَا عَدْلًا)) ❸

''جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے یا اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے تو اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ اس سے کسی قسم کا فدیہ اور بدلہ قبول نہیں فرمائے گا۔''

---

❶ صحیح بخاری، کتاب المغازی غزوة الطائف فی شوال سنة ثمان ۴۳۲۶، ۴۳۲۷، ۶۷۶۶، ۶۷۶۷۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان حال ایمان من ارغب عن ابیه وهو یعلم ۱/ ۸۰۔ سنن ابی داؤد، کتاب الأدب، باب فی الرجل ینتمی الیٰ غیر أبیه، ح: ۵۱۱۳۔

❷ صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب ۵ : ۳۵۰۸۔ ۶۰۴۵۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان حال ایمان من ارغب عن ابیه وهو یعلم : ۱/ ۷۹۔

❸ صحیح بخاری، کتاب الجزیة باب ذمة المسلمین و جوارهم واحدة ۳۱۷۲، ۶۷۵۵۔ صحیح مسلم: ۲/ ۹۹۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنِ ادَّعَىٰ إِلَىٰ غَيْرِ أَبِيهِ لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ ، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ قَدْرِ سَبْعِينَ عَامًا أَوْ مَسِيرَةَ سَبْعِينَ عَامًا)) ❶

''جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا، حالانکہ اس کی خوشبو ستر سال کے بقدر یا ستر سال کی مسافت سے محسوس کی جاتی ہوگی۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((مَنِ ادَّعَىٰ إِلَىٰ غَيْرِ أَبِيهِ أَوِ انْتَمَىٰ إِلَىٰ غَيْرِ مَوَالِيهِ ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ الْمُتَتَابِعَةِ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ)) ❷

''جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی اور سے اپنا نسب جوڑے یا (کوئی غلام) اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے تو اس پر قیامت تک مسلسل اللہ کی لعنت برستی رہتی ہے۔''

نسب میں طعن کرنا:

امام ابن القیم اور امام ذہبی رحمہ اللہ نے بھی اسے کبائر میں شمار کیا ہے اور صحیح مسلم کی اس روایت سے استدلال کیا ہے، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثِنْتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ ، الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ))

''لوگوں میں دو گناہ ایسے پائے جاتے ہیں جو انہیں کافر بنا دیتے ہیں: نسب میں

❶ مسند احمد: ۲/ ۱۷۱۔ سنن ابن ماجه ، كتاب الحدود ، باب من ادَّعىٰ إلىٰ غَيْرِ أبيه وتولى غير مواليه ، ح: ۲۶۱۱۔

❷ ابوداؤد، كتاب الأدب ، باب في الرجل ينتمي الى غير أبيه ، ۵۱۱۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا۔'' ❶

اس حدیث کے معنی میں دو قول ہیں:

① یہ دونوں کفریہ اعمال اور جاہلیت کے غیر اخلاقی امور میں سے ہیں۔

② یہ خود کفر نہیں ہیں بلکہ کفر کی طرف متعدی کر دیتے ہیں۔

ان میں سے پہلا قول راجح ہے۔

میت پر نوحہ کرنا:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ)) ❷

''رسول اللہ ﷺ نے نوحہ کرنے والی اور نوحہ سننے والی پر لعنت فرمائی ہے۔''

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((إِذَا أَنَا مُتُّ فَلَا يُؤْذَنُ عَلَيَّ أَحَدٌ ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُوْنَ نَعْيًا وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنِ النَّعْيِ))

''جب میں فوت ہو جاؤں تو کسی کو میرے پاس آنے کی اجازت نہ دی جائے میں ڈرتا ہوں کہ وہ آہ و بکا کرنے والا نہ ہو اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو آہ و بکا سے منع کرتے سنا ہے۔'' ❸

سیدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیمار پڑ گئے اور اس قدر شدید بیمار ہو گئے کہ ان پر غشی طاری تھی اور ان کا سر ان کی بیوی کی گود میں تھا، وہ چیخ چیخ کر رونے لگی، ابو موسیٰ اس وقت کچھ نہ بول سکے، لیکن جب قدرے افاقہ ہوا تو کہنے لگے:

((أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ بَرِيءَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَرِيءٌ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ))

❶ صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب التشدید فی النیاحۃ: ۱/ ۸۲۔

❷ سنن ابوداؤد، کتاب الجنائز، باب فی النوح: ۳۱۲۸۔

❸ جامع ترمذی، ابواب الجنائز، باب کراھیۃ النعی، ۹۸۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں بھی اس سے بیزار ہوں جس سے رسول اللہ ﷺ بیزار تھے اور بے شک رسول اللہ ﷺ (غم کے وقت) چیخنے چلانے والی، سرمنڈوانے والی اور گریبان چاک کرنے والی عورت سے بیزار تھے۔'' ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ فتح کیا تو ابلیس غم کے باعث رونے لگا اور اپنے لشکروں کو اکٹھا کر کے کہنے لگا: آج کے بعد تم اس بات سے ناامید ہو جاؤ کہ اُمت محمد علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام شرک پر پلٹ آئے گی، لیکن تم ان کے دین میں ایک فتنہ ڈال سکتے ہو (اور وہ یہ ہے کہ) تم ان میں نوحہ عام کر دو۔'' ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((صَوْتَانِ مَلْعُوْنَانِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ: مِزْمَارٌ عِنْدَ نِعْمَةٍ وَرِنَّةٌ عِنْدَ مُصِيبَةٍ)) ❸

''دو آوازیں ایسی ہیں کہ جن پر دنیا وآخرت میں لعنت کی گئی ہے: خوشی کے وقت بینڈ باجا بجانا اور مصیبت کے وقت رونا۔''

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ النَّائِحَةَ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ)) ❹

''جو نوحہ کرنے والی عورت مرنے سے پہلے توبہ نہ کر سکی ہو، وہ روزِ قیامت اس حال میں کھڑی کی جائے گی کہ اس پر گندھک اور خارش والی قمیص ہوگی۔''

---

❶ صحيح بخاری، كتاب الجنائز، باب ماينهى من الحلق عند المصيبة، ۱۲۹۶۔ مسلم، كتاب الأيمان، باب تحريم ضرب الخدود وشق الجيوب، ۱/ ۱۰۰۔

❷ الترغيب والترهيب: ۴/ ۱۷۷۔

❸ البزار كشف الأستار: ۷۹۵، مجمع الزوائد: ۳/ ۱۳۔

❹ صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب التشدد فى النياحة، ۲/ ۶۴۴۔ سنن ابن ماجه، كتاب الجنائز، باب فى النهى عن النياحة، ح: ۱۵۸۱۔ ۱۵۸۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''نوحہ کرنے والی عورتوں کی جہنم میں صفیں بنائی جائیں گی، ایک صف ان کے دائیں ہوگی اور ایک صف بائیں، پھر وہ جہنمیوں پر اس طرح بھونکنے لگیں گی جس طرح کتے بھونکتے ہیں۔'' ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَاتُصَلِّی الْمَلٰئِكَةُ عَلٰی نَائِحَةٍ)) ❷

''نوحہ کرنے والی عورت پر فرشتے رحمتیں نہیں بھیجتے۔''

مصیبت میں رخسار پیٹنا اور گریبان چاک کرنا:

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَعَنَ الْخَامِشَةَ وَجْهَهَا وَالشَّاقَّةَ جَيْبَهَا وَالدَّاعِيَةَ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُورِ)) ❸

''بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اظہارغم کے لیے) اپنا چہرہ نوچنے والی، گریبان چاک کرنے والی اور بربادی و ہلاکت پکارنے والی پر لعنت فرمائی ہے۔''

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ)) ❹

''وہ شخص ہم میں سے نہیں جو رخسار پیٹے، گریبان پھاڑے اور جاہلیت کے بول

❶ مجمع الزوائد: ۳/ ۱۴۔ ضعیف۔

❷ مسند احمد: ۲/ ۳۶۲۔

❸ سنن ابن ماجه، كتاب الجنائز، باب ماجاء فی النهی عن ضرب الخدود۔ ۱۵۸۵۔

❹ صحيح بخاری، كتاب الجنائز، باب من ضرب الخدود، ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ صحيح مسلم، كتاب الأيمان، باب تحريم ضرب الخدود۔ سنن نسائی، كتاب الجنائز، باب دعوى الجاهلية، ح: ۱۸۶۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بولے۔“

نبی مکرم ﷺ نے ہم سے جن امور پر بیعت لی تھی، ان میں سے یہ بھی تھے کہ:

((أَنْ لَّا نَخْمِشُ وَجْهًا وَلَا نَدْعُو وَيْلًا وَلَا نَشُقَّ جَيْبًا وَلَا نَنْشُرَ شَعَرًا)) ❶

”یہ کہ ہم چہرہ نہیں نوچیں گی، ہائے وائے نہیں کریں گی، گریبان نہیں پھاڑیں گی اور بال نہیں نوچیں گی۔“

امام قرطبی رحمہ اللہ نے سورۃ الممتحنہ کی تفسیر میں صراحت فرمائی ہے کہ نوحہ کرنا، کپڑے پھاڑنا، بال نوچنا اور بغیر محرم کے کسی کے ساتھ خلوت اختیار کرنا کبیرہ گناہ اور افعالِ جاہلیت ہیں۔ ❷

کسی مسلمان کو کافر یا اللہ کا دشمن کہنا:

اس بارے میں سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث گزر چکی ہے کہ جس نے کسی مسلمان کو کافر یا اللہ کا دشمن کہہ کر پکارا، تو اگر وہ (جسے اس نے کہا ہو) ایسا نہ ہو تو اس کا یہ کہنا اس پر ہی پلٹ آئے گا۔ ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ: يَا كَافِرُ! فَقَدْ بَآءَ أَحَدُهُمَا فَإِنْ كَانَ كَمَا قَالَ، وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ)) ❹

---

❶ ابو داؤد، کتاب الجنائز، باب في النوح، ۳۱۳۱۔

❷ تفسیر القرطبی: ۱۸/ ۷۴۔

❸ صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب نسبة اليمن الى اسماعيل، ح: ۳۵۰۸

❹ صحیح بخاری، کتاب الادب، باب من کفر اخاه من غير تاويل فهو كما قال: ۶۱۰۴۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان حال ایمان من قال لاخيه يا كافر: ۱/ ۷۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جب کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کو ''اے کافر!'' کہتا ہے تو ان میں سے ایک اس کا مستحق ٹھہرتا ہے، اگر تو وہ (جسے کافر کہا گیا ہو) اس کے کہنے کے مطابق ویسا ہی ہو (تو وہ مستحق ہوگا) وگرنہ وہ اسی (کہنے والے) پر ہی لوٹ آئے گا۔''

فال نکلوانا یا نکالنا:

امام ذہبی رحمہ اللہ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان ((اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ)) ''فال نکالنا شرک ہے'' ذکر کر کے فرماتے ہیں کہ یہ کبیرہ گناہ ہے۔ ❶

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَطَيَّرَ أَوْ تُطُيِّرَ لَهُ)) ❷

''جس نے فال نکالی یا اس کے لیے نکالی گئی، وہ ہم میں سے نہیں۔''

زمانے کو گالی دینا:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: يَسُبُّ بَنُو آدَمَ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ، بِيَدِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ)) ❸

''اللہ عزوجل فرماتے ہیں: بنوآدم زمانے کو گالی دیتے ہیں، حالانکہ زمانہ تو میں ہوں، کیونکہ شب وروز میرے ہی ہاتھ میں تو ہیں۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَقُولُ: يَاخَيْبَةَ الدَّهْرِ،

❶ مسند احمد: ۱/ ۳۸۹، ترمذی، ابواب السیر، باب الطیرۃ، ۱۶۱۴۔ ابوداؤد، کتاب الطب، باب فی الطیرۃ، ۳۹۸۰، موارد الظمآن: ۱۴۲۷۔

❷ مجمع الزوائد: ۵/ ۱۱۷۔ کشف الأستار: ۳۰۴۴۔

❸ صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب لاتسبوا الدھر، ۶۱۸۱۔ صحیح مسلم، کتاب الأدب، باب النھی عن سب الدھر، ۴/ ۱۷۶۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلَا يَقُلُ أَحَدُكُمُ يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ ، فَإِنِّيْ أَنَا الدَّهْرُ ، أُقَلِّبُ لَيْلَهُ وَنَهَارَهُ)) ❶

''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ابنِ آدم یاخیبۃ الدھر''ہائے زمانے کی ناکامی'' کہہ کر مجھے اذیت دیتا ہے، سوتم میں کوئی بھی یاخیبۃ الدھر نہ کہے کیونکہ زمانہ میں ہی تو ہوں، میں ہی اس کے شب وروز پھیرتا ہوں۔''

اگر کوئی شخص اعتقادی طور پر ایسا کہتا ہے تو وہ کافر ہے۔

شراب سے متعلقہ جملہ امور میں شرکت کرنا:

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَبَائِعَهَا وَ عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ)) ❷

''اللہ تعالیٰ نے شراب، شراب پینے والے، شراب پلانے والے، خریدنے والے، بیچنے والے، نچوڑنے والے، نچڑوانے والے، اسے اٹھانے والے اور جس کی طرف اٹھائی جائے (ان سب لوگوں پر) لعنت فرمائی ہے۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب سے متعلقہ دس لوگوں پر لعنت فرمائی ہے:

❶ شراب نچوڑنے والے پر ❷ نچڑوانے والے پر ❸ شراب پینے والے پر ❹ پلانے والے پر ❺ اسے اٹھانے والے پر ❻ جس کی طرف اٹھا کر لے جائی گئی ہو، اس پر ❼ اسے بیچنے والے پر ❽ اس کی کمائی کھانے والے پر

❶ سنن ابوداؤد، کتاب الأدب، باب فی الرجل یسب الدھر، ۵۲۷۴۔ مستدرک حاکم: ۲/ ۴۵۳۔

❷ سنن ابی داؤد، کتاب الأشربة، باب العنب یعصر للخمر: ۳۶۷۴۔ سنن ابن ماجه، کتاب الأشربة، باب لعنة الخمر علیٰ عشرة أوجه، ۳۳۸۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❾ اسے خریدنے والے پر ❿ اور جس کے لیے خریدی گئی ہو، اس پر۔ ❶

جھوٹی قسم کے ذریعے اپنا مال بیچنا:

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تین لوگوں کی طرف اللہ تعالیٰ روز قیامت نظر رحمت سے نہیں دیکھیں گے اور نہ ہی ان کا تزکیہ کریں گے بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہی فرمایا، تو میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! یہ ہلاک و برباد ہونے والے اور خسارہ اٹھانے والے کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا:

((اَلْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنفِقُ سَلْعَتَهٗ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ)) ❷

''شلوار ٹخنوں سے نیچی رکھنے والا، احسان جتلانے والا اور جھوٹی قسم اٹھا کر اپنا سامان بیچنے والا۔''

المسبل سے مراد وہ شخص ہے جو بغرضِ تکبر اپنا تہبند ٹخنوں سے نیچے رکھے۔

المنّان سے مراد وہ ہے جو کسی پر احسان کرنے کے بعد اسے جتلائے۔

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: أُشَيْمِطٌ زَانٍ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ وَرَجُلٌ جَعَلَ اللّٰهُ بِضَاعَتَهٗ لَا يَشْتَرِيْ إِلَّا بِيَمِيْنِهٖ وَلَا يَبِيعُ إِلَّا بِيَمِيْنِهٖ)) ❸

''تین قسم کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ نہ تو کلام کریں گے اور نہ ہی انہیں پاک کریں گے بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا: عمر رسیدہ زانی، متکبر فقیر اور وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے سامانِ تجارت دے رکھا ہو اور وہ قسم کے ذریعے سامان خریدے

---

❶ سنن ابن ماجه، کتاب الأشربة، باب لعنة الخمر علیٰ عشرة أوجه، ۳۳۸۱۔ سنن ترمذی، ابواب البیوع، باب النهی أن یتخذ الخمر خلا، ۱۲۹۵۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان غلظ تحریم اسبال الازار، ۱/ ۱۰۲۔

❸ المعجم الکبیر للطبرانی: ۶/ ۲۴۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور قسم کے ذریعے ہی بیچے۔"

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَرْبَعَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ: الْبَيَّاعُ الْحَلَّافُ وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ وَالشَّيْخُ الزَّانِي وَالْإِمَامُ الْجَائِرُ))

"چار لوگوں سے اللہ تعالیٰ بُغض رکھتا ہے: قسمیں اٹھا کر مال بیچنے والا، متکبر فقیر، بوڑھا زانی اور ظالم امام (حکمران)۔" ❶

زکوۃ کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا:

فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

((مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ)) ❷

"مال دار شخص کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔"

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"زکوۃ کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنے والا بزبانِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ملعون ہے۔" ❸

جوا کھیلنا:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ

❶ سنن نسائی، کتاب الزکاۃ، باب الفقیر المختال، ۵/ ۸۷۔ ابن حبان موارد الظمآن: ۱۰۹۸۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الحوالات، باب الحوالة وهل يرجع في الحوالة، ۲۲۸۷۔ ۲۲۸۸۔ صحیح مسلم، کتاب المساقاة، باب تحريم مطل الغني وصحة الحوالة، ۳/ ۱۱۹۷۔ سنن ابوداؤد، کتاب البیوع، باب في المطل، ح: ۳۳۴۵۔ سنن ابن ماجه، کتاب الصدقات، باب الحوالة، ح: ۲۴۰۴۔ سنن ترمذی، ، ابواب البیوع، باب مطل الغنی أنه ظلم، ح: ۱۳۰۸۔ سنن نسائی، کتاب البیوع، باب الحوالة، ح: ۴۶۹۱۔

❸ صحیح ابن خزیمة: ۲۲۵۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴿۹۰﴾ (المائدة: ۵/ ۹۰)

''شراب، جوا، تھان اور فال نکالنے والے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں اور شیطانی عمل ہیں، سو ان سے اجتناب کیا کرو۔''

کسی مسافر کو پانی کے استعمال سے روکنا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((رَجُلٌ مَنَعَ فَضلَ مَاءٍ ، فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ: اَلْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَالَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ)) ❶

''جو شخص اپنی ضرورت سے اضافی پانی کو (کسی کو استعمال کرنے سے) روکے، تو اللہ تعالیٰ (روزِ قیامت) اس سے فرمائے گا: آج میں اسی طرح تجھے اپنے فضل سے نہیں نوازوں گا جس طرح تو نے اپنے استعمال سے زائد چیز روک لی تھی۔''

احسان جتلانا:

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ ثَلَاثَةً وَيُبْغِضُ ثَلَاثَةً)) فَذَكَرَ الْحَدِيثَ اِلٰى أَنْ قَالَ۔ قُلْتُ: فَمَنِ الثَّلَاثَةُ الَّذِيْنَ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ؟ قَالَ: ((الْمُخْتَالُ الْفَخُوْرُ وَاَنْتُمْ تَجِدُوْنَهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ الْمُنَزَّلِ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ (لقمان: ۱۸) قُلْتُ وَمَنْ؟ قَالَ: وَالْبَخِيْلُ، وَالْمَنَّانُ قَالَ وَمَنْ: قَالَ التَّاجِرُ الْحَلَّافُ أَوِالْبَائِعُ الْحَلَّافُ))

''یقیناً اللہ تعالیٰ تین قسم کے لوگوں سے محبت اور تین قسم کے لوگوں سے بُغض رکھتا ہے۔'' اس کے بعد راوی نے مکمل حدیث ذکر کی اور پھر کہا۔ میں نے پوچھا: وہ تین کون لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ بُغض رکھتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِترانے اور تکبر کرنے والے، اور (اس کا ذکر) تم اللہ کی نازل کردہ کتاب میں

❶ صحیح بخاری، کتاب المساقاة، باب من رای أن صاحب الحوض ...... الخ، ۲۳۶۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاتے ہو: یقیناً اللہ تعالیٰ کسی بھی شیخی خور تکبر کرنے والے کو پسند نہیں فرماتا، میں نے کہا: اس سے مراد کون ہے؟ فرمایا:

(۱) کنجوس

(۲) احسان جتلانے والا

(۳) قسم اٹھا کر سامان بیچنے والا تاجر۔ ❶

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنهُم صَرْفًا وَلَا عَدْلًا: عَاقٌّ وَمَنَّانٌ وَمُكَذِّبٌ بِقَدَرٍ)) ❷

”تین قسم کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ کوئی معاوضہ اور بدلہ قبول نہیں فرمائے گا: (والدین کی) نافرمانی کرنے والا، احسان جتلانے والا اور تقدیر کو جھٹلانے والا۔“

تکبر کی نیت سے کپڑا نیچے لٹکانا:

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُیَلَاءَ لَمْ یَنظُرِ اللّٰهُ اِلَیهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ))

”جو شخص تکبر کی نیت سے اپنا کپڑا گھسیٹ کر چلے، اس کی طرف اللہ تعالیٰ روز قیامت نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا۔“ ❸

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بَیْنَمَا رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُم خَرَجَ فِي بُرْدَیْنِ أَخْضَرَیْنِ یَخْتَالُ فِیهِمَا أَمَرَ اللّٰهُ الْأَرْضَ فَأَخَذَتْهُ فَهُوَ یَتَجَلْجَلُ فِیهَا، اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ)) ❹

---

❶ مستدرك حاكم: ٢: ٨٨۔ ٨٩۔

❷ السنة لابن أبي عاصم: ٣٢٣۔

❸ صحیح بخاری، كتاب الفضائل الصحابة، باب ٦، ٣٦٦٥۔ ٥٧٨٣۔ ٥٧٩١۔ مسلم، كتاب اللباس والزينة، باب تحريم جرالثوب خيلاء، ٣/ ١٦٥٢۔

❹ مسنداحمد: ٢/ ٣٠۔ مجمع الزوائد: ٥/ ١٢٦۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص دو سبز چادریں اوڑھ کر نکلا اور وہ ان میں اتراتے ہوئے چل رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا تو اس نے اس شخص کو پکڑ لیا اور وہ تاقیامت زمین میں ہی دھنستا رہے گا۔"

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ)) ❶

"ایک شخص تکبر سے اپنا تہہ بند گھسیٹتے ہوئے چل رہا تھا کہ اسے (زمین میں) دھنسا دیا گیا اور وہ (تب سے لے کر) قیامت کے دن تک زمین میں دھنستا ہی چلا جائے گا۔"

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ)) ❷

"تہہ بند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہو گا وہ (جہنم کی) آگ میں ہو گا۔"

حکمران اور بادشاہ کا ظلم اور غیر شرعی فیصلے:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ۝

(المائدہ: ۵/ ۴۴)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامٌ عَادِلٌ وَ أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَىٰ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَبْعَدُهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامٌ جَائِرٌ))

❶ بخاری، کتاب الانبیاء، باب ام حسبت ان اصحاب الکھف، ح ۳۴۸۵۔

❷ صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب ما أسفل من الکعبین من الازار ففی النار، ۵۷۸۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ شخص اور لوگوں میں سے مجلس کے اعتبار سے سب سے زیادہ قریبی، منصف حکمران ہوگا اور اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض اور با اعتبارِ مجلس دُور، ظالم حکمران ہوگا۔'' ❶

ایک روایت میں آپ ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

((أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيمَةِ إِمَامٌ جَائِرٌ)) ❷

''روزِ قیامت لوگوں میں سے سخت ترین عذاب ظالم حکمران کو ہوگا۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میرے سامنے وہ تین لوگ لائے گئے جو سب سے پہلے جہنم میں جائیں گے: غاصب حکمران، زکوٰۃ وصدقہ نہ دینے والا صاحبِ ثروت شخص اور متکبر فقیر۔'' ❸

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى يَنَالَهُ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُهُ جَوْرَهُ فَلَهُ الْجَنَّةُ ، وَإِنْ غَلَبَ جَوْرُهُ عَدْلَهُ فَلَهُ النَّارُ)) ❹

''جو شخص مسلمانوں کا قاضی بننے کا خواہش مند ہو، یہاں تک کہ وہ یہ عہدہ حاصل کرلے، پھر اگر تو اس کا عدل اس کے ظلم پر غالب آجائے تو اس کے لیے جنت ہے لیکن اگر اس کا ظلم اس کے عدل پر غالب آگیا تو اس کے لیے جہنم ہے۔''

سیدنا ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْقَاضِيْ مَالَمْ يَجُرْ ، فَإِذَا جَارَ تَخَلّٰى وَلَزِمَهُ

---

❶ ترمذی، كتاب الأحكام، باب الإمام العادل، ۱۳۲۹۔

❷ المعجم الصغير للطبرانی: ۲۶۳۔ مجمع الزوائد: ۳/ ۲۳۶۔

❸ صحیح ابن خزیمة: ۲۲۴۹۔ موارد الظمآن: ۱۵۶۱۔

❹ سنن ابوداؤد، كتاب الأقضية، باب فی القاضی يخطئ، ۳۵۷۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشَّیْطَانُ)) ❶

’’قاضی جب تک ظلم نہیں کرتا تب تک اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا ہے لیکن جب وہ ظلم کرنے لگتا ہے تو اللہ اس سے علیحدہ ہو جاتا ہے اور شیطان کو اس کے ساتھ لگا دیتا ہے۔‘‘

حکمرانوں کا عوام کو دھوکہ دینا:

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((مَامِنْ عَبْدٍ یَسْتَرْعِیْهِ اللّٰهُ۔ عَزَّوَجَلَّ۔ رَعِیَّةً یَمُوْتُ یَوْمَ یَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِیَّتِهٖ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ)) ❷

’’جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو رعیت کا حاکم بنا دیتا ہے، تو اگر وہ اپنے عوام کے ساتھ دھوکہ دہی کے حال میں مرے گا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے۔‘‘

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

’’جو کوئی بھی امام یا حکمران اس کیفیت میں ایک بھی رات بسر کرتا ہے کہ وہ اپنی عوام کے ساتھ دھوکہ دہی کر رہا ہوتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام فرما دیتا ہے۔‘‘ ❸

اسی طرح ایک روایت میں ہے:

❶ ترمذی، ابواب الأحکام، باب الامام العادل، ۱۳۳۰۔ سنن ابن ماجه، کتاب الأحکام، باب التغلیظ فی الحیف والرشوة، ۲۳۱۲۔ موارد الظمآن: ۱۵۴۰۔

❷ بخاری، کتاب الأحکام، باب من استرعی رعیة فلم ینصح، ۷۱۵۰۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب استحقاق الوالی الغاش لرعیته النار، ۱/ ۱۲۵۔

❸ المعجم الکبیر للطبرانی: ۲۰/ ۲۰۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جو کوئی بھی امام اپنی عوام کو دھوکہ دینے کی حالت میں رات گزارتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دیتا ہے، حالانکہ روزِ قیامت جنت کی خوشبو ستر سال کی مسافت پر بھی محسوس کی جا سکے گی۔'' ❶

حکمران کا عوام کی ضروریات پورا نہ کرنا:

سیدنا عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا:

((مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِّنْ أُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاحْتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِهِمْ وَخُلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ اِحْتَجَبَ اللّٰهُ دُوْنَ حَاجَتِهٖ وَخَلَّتِهٖ وَفَقْرِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) ❷۔

''اللہ تعالیٰ نے جس شخص کو مسلمانوں کے امور میں سے کسی کام کا نگران بنا دیا ہو، پھر وہ ان کی ضروریات، حاجت مندی اور فقیری کے سلسلہ میں ان سے ملنے سے گریز کرے تو اللہ تعالیٰ بھی (اس کو ملنے سے) پردہ فرمالیں گے جبکہ وہ روزِ قیامت ضرورت مند ہوگا، محتاج ہوگا اور فقیر ہوگا۔''

رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

((مَا مِنْ إِمَامٍ يُغْلِقُ بَابَهٗ دُوْنَ ذَوِي الْحَاجَةِ وَالْخَلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ إِلَّا أَغْلَقَ اللّٰهُ أَبْوَابَ السَّمَآءِ دُوْنَ خَلَّتِهٖ وَحَاجَتِهٖ وَمَسْكَنَتِهٖ))

''جو کوئی امام کسی ضرورت مند محتاج اور مسکین کو ملنے سے بچنے کے لیے اپنا دروازہ بند کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی ضروریات، اس کی حاجات اور اس کی مسکینی پر رحم کھانے سے آسمان کے دروازے بند کر لیتا ہے۔'' ❸

---

❷ مجمع الزوائد: ۵/ ۲۱۳۔

❸ سنن ابی داؤد، کتاب الخراج، باب فیمایلزم الامام من أمر الرعیة والخجبة عنه، ۲۹۴۸۔

❸ جامع ترمذی، ابواب الأحکام، باب امام الرعیة، ۱۳۳۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عہدہ ومنصب دینے میں اقرباء پروری:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنِ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنْ عِصَابَةٍ وَ فِي تِلْكَ الْعِصَابَةِ مَنْ هُوَ أَرْضَى لِلّٰهِ مِنْهُ، فَقَدْ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَالْمُؤْمِنِيْنَ)) ❶

''جس نے کسی شخص کو اپنے ہی خاندان سے عامل (حاکم، وزیر، امیر) مقرر کر دیا حالانکہ لوگوں میں ایسا شخص بھی موجود ہو جو اس سے زیادہ اللہ کا پسندیدہ ہو تو اس نے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی۔''

سیدنا یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے جب مجھے شام بھیجا تو کہا کہ وہاں تمہارے رشتہ دار رہتے ہیں، ممکن ہے کہ تم انہیں امارت کے لیے منتخب کرو اور میں سب سے زیادہ اسی بات سے ڈرتا ہوں، کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

((مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ شَيْئًا فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَحَدًا مُحَابَاةً فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا حَتّٰى يُدْخِلَهُ جَهَنَّمَ)) ❷

''جو شخص مسلمانوں کے امور میں کسی کام کا نگران بنا اور اس نے لوگوں پر اپنے پسندیدہ شخص کو امیر مقرر کر دیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے، اس سے اللہ تعالیٰ (روزِ قیامت) نہ کوئی معاوضہ قبول فرمائے گا اور نہ ہی بدلہ، یہاں تک کہ اسے جہنم میں داخل کر دے گا۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنِ الْتَمَسَ رِضَى اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضٰى عَنْهُ النَّاسَ، وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَى النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ، سَخِطَ اللّٰهُ

❶ مستدرك حاكم: ۴/ ۱۰۴، ۷۰۲۳۔

❷ مستدرك حاكم، ۴/ ۹۳۔ مسند احمد: ۱/ ۶ باختصار ضعيف۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَأَسْخَطَ عَلَيْهِ النَّاسَ))

''جو شخص لوگوں کی ناراضگی مول لے کر اللہ کو راضی کر لیتا ہے، اس سے اللہ بھی راضی ہو جاتا ہے اور لوگوں کو بھی اس پر خوش کر دیتا ہے، لیکن جو اللہ کی ناراضگی مول لے کر لوگوں کو خوش کرتا ہے تو اس سے اللہ بھی ناراض ہوتا ہے اور لوگوں کو بھی اس سے ناراض کر دیتا ہے۔'' ❶

دین میں نئی ایجادات کرنا:

نبی مکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْآوٰى مُحْدِثًا))

''جس نے دین میں کوئی نئی چیز (بدعت) ایجاد کی یا کسی بدعتی کو جگہ دی، اس پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔'' ❷

فیصلہ کرنے میں رشوت لینا:

اس کا بیان گزشتہ صفحات میں ضمناً گزر چکا ہے کہ رشوت ستانی کبیرہ گناہ ہے۔

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلرَّاشِيْ وَالْمُرْتَشِيْ فِي النَّارِ)) ❸

''رشوت لینے والا اور رشوت دینے والا (دونوں) جہنمی ہیں۔''

الشیخ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کسی عہدہ دار کو تحائف دینا بھی رشوت ہی ہے۔

جیسا کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

((هَدَايَا الْعُمَّالُ غُلُوْلٌ)) ❹

---

❶ صحیح ابن حبان موارد الظمآن: ۱۵۴۱۔ ۱۵۴۲۔

❷ صحیح بخاری، کتاب فضائل المدینہ، باب حرم المدینہ، ۱۸۷۰۔ ۳۱۷۲۔ ۶۷۵۵۔ صحیح مسلم، کتاب البیوع باب کراء الأرض، ۲/ ۹۹۴۔ ابوداؤد، کتاب الدیات، باب أیقاد المسلم بالکافر، ۴۵۳۰۔ مسند احمد: ۱/ ۸۱۔

❸ کشف الاستار مسند البزار: ۱۳۵۔ ❹ مسند احمد: ۵/ ۴۲۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''عہدے داروں کا تحفے (قبول کرنا، ذمہ داری میں) خیانت ہے۔''

تکبر:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿٣٥﴾ (المومن: ۴۰/ ۳۵)

''ایسے ہی اللہ تعالیٰ ہر تکبر کرنے والے سرکش کے دل پر مہر لگا دے گا۔''

ایک اور مقام پر فرمایا:

ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٧٢﴾

(الزمر: ۳۹/ ۷۲)

''جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ (تم) ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اسی میں رہنے والے ہو، سو وہ تکبر کرنے والوں کا برا ٹھکانہ ہے۔''

سیدنا ابوسعید خدری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((اَلْعِزُّ اِزَارِیْ وَالْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ ، فَمَنْ یُنَازِعُنِیْ عَذَّبْتُهٗ))

''عزت میرا ازار اور تکبر میری چادر ہے، سو جو مجھ سے یہ کھینچے گا، اسے میں عذاب سے دوچار کر دوں گا۔'' ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِیْ ، فَمَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِنْهُمَا قَذَفْتُهٗ فِی النَّارِ))

''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تکبر میری چادر اور بڑائی میرا ازار ہے، سو جو مجھ سے ان دونوں میں سے ایک بھی چھینے گا، میں اسے جہنم میں ڈال دوں گا۔'' ❷

سیدنا حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الادب، باب تحریم الکبر ۴/ ۲۰۲۳۔

❷ ابوداؤد، کتاب اللباس، باب ماجاء فی الکبر، ۴۰۹۰۔ موارد الظمآن: ۴۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتُلٍّ ، جَوَّاظٍ ، مُسْتَكْبِرٍ)) ❶

''کیا میں تمہیں جہنمیوں کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ ہر بدخو، اکھڑ مزاج، تکبر کرنے والا۔''

سیدنا سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے سراقہ! کیا میں تمہیں جنتیوں اور جہنمیوں کے بارے میں نہ بتلاؤں؟'' میں نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں، آپ نے فرمایا:

((أَمَّا أَهْلُ النَّارِ: فَكُلُّ جَعْظَرِيٍّ ، جَوَّاظٍ ، مُسْتَكْبِرٍ ، وَأَمَّا أَهْلُ الْجَنَّةِ: فَالضُّعَفَاءُ الْمَغْلُوبُونَ)) ❷

''جو جہنمی ہیں، وہ ہر خوسر، بدمزاج، اور متکبر ہیں اور جنتی کمزور اور مغلوب لوگ ہوں گے۔''

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ ، كَبَّهُ اللّٰهُ لِوَجْهِهِ فِي النَّارِ))

''جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا، اللہ تعالیٰ اسے اوندھے منہ جہنم میں گرائیں گے۔'' ❸

ایک روایت میں ہے:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِنْسَانٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ)) ❹

---

❶ بخاری، کتاب التفسیر، باب قوله عزوجل: عتل بعد ذالك زنيم، ح: ۴۹۱۸۔

❷ المعجم الكبير للطبرانی: ۷/ ۱۲۹، مستدرك حاكم: ۱/ ۶۰۔ ۶۱۔

❸ مسند احمد: ۲/ ۲۱۵۔

❹ مسند احمد: ۲/ ۱۶۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''وہ انسان جنت میں نہیں جائے گا، جس کے دل میں رائی کے دانہ برابر بھی تکبر ہوگا۔''

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا، جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا۔''
ایک شخص نے عرض کیا: آدمی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے کپڑے اور جوتا اچھے ہوں، (تو کیا یہ بھی تکبر شمار ہوگا؟) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ ، اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ)) ❶۔

''یقیناً اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور وہ خوبصورتی کو ہی پسند فرماتا ہے۔ لیکن تکبر سے مراد حق کو ٹھکرانا اور لوگوں کو حقیر جاننا ہے۔''

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((مَنْ تَعَظَّمَ فِیْ نَفْسِهٖ وَاخْتَالَ فِیْ مَشْیَتِهٖ ، لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی وَھُوَ عَلَیْهِ غَضْبَانُ)) ❷

''جو شخص اپنے آپ کو بڑا سمجھے اور اکڑ اکڑ کر چلے، تو وہ اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر سخت ناراض ہوگا۔''

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((یُحْشَرُ الْمُتَکَبِّرُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ أَمْثَالَ الذَّرِّ فِیْ صُوَرِ الرِّجَالِ ، یَغْشَاھُمُ الذُّلُّ مِنْ کُلِّ مَکَانٍ ، یُسَاقُوْنَ اِلٰی سِجْنٍ فِیْ جَھَنَّمَ ، یُقَالُ لَهٗ: بُوْلَس ، تَعْلُوْھُمْ نَارُ الْاَنْیَارِ یُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ أَھْلِ

❶ صحیح مسلم، کتاب الأیمان، باب تحریم الکبر وبیانہ، ۱/ ۹۳۔ سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، باب ماجاء فی البکر۔

❷ مستدرك حاکم: ۱/ ۶۰۔ مجمع الزوائد: ۱/ ۹۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّارِ طِينَةَ الْخَبَالِ)) ❶

''روزِ قیامت تکبر کرنے والوں کو (قبروں سے) چھوٹی چیونٹیوں کے مانند آدمیوں کی شکلوں میں اٹھایا جائے گا، انہیں ہر طرف سے ذلت ڈھانپ رہی ہو گی، وہ جہنم کے ایک ''بولس'' نامی قید خانے کی طرف ہانکے جائیں گے، انہیں آگ اُبالے دے گی اور انہیں دوزخیوں کا بد بودار جسم کا عرق و پسینہ پلایا جائے گا۔''

قبیح ترین اور فحش ترین تکبر فقیر اور غریب لوگوں کا تکبر ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ: شَيْخٌ زَانٍ، وَمَلِكٌ كَذَّابٌ، وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ))

''تین قسم کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ روزِ قیامت نہ تو کلام کرے گا، نہ انہیں پاک کرے گا اور نہ ہی ان کی طرف نظرِ رحمت سے دیکھے گا بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا:

① بوڑھا زانی ② جھوٹا بادشاہ ③ متکبر فقیر ❷

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام نافع بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِسْكِيْنٌ مُتَكَبِّرٌ، وَلَا شَيْخٌ زَانٍ، وَلَا مَنَّانٌ عَلَى اللّٰهِ بِعَمَلِهِ))

''متکبر مسکین، بوڑھا زانی اور اپنے عمل کے ساتھ اللہ پر احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔'' ❸

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ ترمذی، ابواب صفة القیامة، باب ۴۷۔ ۴۹۲۔ تحفة الأشراف: ۸۸۰۰)

❷ مسلم، کتاب الایمان، باب بیان غلظ تحریم اسبال الازار، ۱/ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔

❸ مجمع الزوائد: ۶/ ۲۵۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''سب سے پہلے جو تین لوگ جہنم میں داخل کیے جائیں گے (وہ یہ ہیں:) غاصب حکمران، اپنے مال سے اللہ کا حق ادا نہ کرنے والا صاحب ثروت اور فخر و غرور کرنے والا فقیر۔'' ❶

مسلمانوں کو اذیت اور گالی دینا:

امام ذہبی رحمہ اللہ نے اسے کبائر میں شمار کیا ہے۔ ❷

اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے استدلال کیا ہے:

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ؀ (الاحزاب: ۳۳/ ۵۸)

''جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو بغیر ان کے کسی گناہ کے تکلیف دیتے ہیں تو وہ بہت بڑا بہتان باندھتے اور واضح گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔''

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ اٰذَى الْمُسْلِمَ فَقَدْ اٰذَانِي، وَمَنْ اٰذَانِي فَقَدْ اٰذَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ)) ❸

''جس نے کسی مسلمان کو تکلیف دی تو اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی تو اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی۔''

اکڑ اکڑ کر اور اِترا کر چلنا:

اگرچہ یہ مطلقاً تکبر میں ہی شمار ہوتا ہے لیکن اس بارے میں بہت سی احادیث ایسی مروی ہیں جو اسی نوعیت کے ساتھ خاص ہیں۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

لَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ

❶ صحیح ابن حبان موارد الظمآن: ۱۵۶۱

❷ الکبائر للذهبی: ۲۰۹۔

❸ المعجم الکبیر للطبرانی: ۴۶۸۔ مجمع الزوائد: ۲/ ۱۷۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْجِبَالَ طُوْلًا (بنی اسرائیل: ۱۷/ ۳۱)۔

''زمین پر اکڑ اکڑ کر مت چل، یقیناً نہ تو زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور نہ ہی پہاڑ کی بلندی کو چھو سکتا ہے۔''

گزشتہ صفحات میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت گزر چکی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَعَظَّمَ فِيْ نَفْسِهٖ وَاخْتَالَ فِيْ مِشْيَتِهٖ لَقِيَ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ)) ❶

''جو شخص اپنے آپ کو بڑا سمجھے اور اکڑ اکڑ کر چلے تو وہ اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر سخت غصے ہوں گے۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ فِيْ حُلَّةٍ، تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ، مُرَجِّلٌ رَأْسَهُ يَخْتَالُ فِيْ مِشْيَتِهٖ اِذْ خَسَفَ اللّٰهُ بِهِ الْأَرْضَ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ)) ❷

''ایک آدمی ایسا جبہ پہن کر چل رہا تھا جو اس کو بہت اچھا لگتا تھا، اپنے سر کو کنگھی کیے ہوئے تھا اور اکڑ اکڑ کر چل رہا تھا، اللہ تعالیٰ نے اسی وقت اسے زمین میں دھنسا دیا اور وہ قیامت کے دن تک زمین میں دھنستا چلا جاتا رہے گا۔''

جھوٹ بولنے کا عادی ہو جانا:

فرمان باری تعالیٰ ہے:

لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۱﴾ (آل عمران: ۳/ ۶۱)

''جھوٹ بولنے والوں پر اللہ کی لعنت ہے۔''

❶ مستدرك حاكم: ۱/ ۶۰۔ مجمع الزوائد: ۱/ ۹۸۔

❷ صحيح بخاري، كتاب اللباس، باب من جر ثوبه من الخيلاء: ۵۷۸۹۔ صحيح مسلم: ۳/ ۱۶۵۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ ، فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ ، وَمَازَالَ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّ الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيقًا ، وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّ الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبُ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا)) ❶

''سچ کو لازم پکڑو، کیونکہ سچ نیکی کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت کی راہ دکھاتی ہے، آدمی ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کا اہتمام کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سچا لکھ دیا جاتا ہے۔ جھوٹ سے بچو، کیونکہ جھوٹ گناہوں کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم کا راستہ دکھاتے ہیں، کوئی بھی بندہ جب جھوٹ کو ہی اپنانے لگتا ہے تو وہ اللہ کے ہاں بھی جھوٹا ہی لکھ دیا جاتا ہے۔''

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّهُ مَعَ الْبِرِّ وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّهُ مَعَ الْفُجُورِ وَهُمَا فِي النَّارِ)) ❷

''سچ کو اپناؤ، کیونکہ وہ نیکی کے ساتھ ہوگا اور وہ دونوں جنت میں جائیں گے اور جھوٹ سے بچو، کیونکہ وہ گناہ کے ساتھ ہوگا اور وہ دونوں جہنم میں جائیں گے۔''

سیدنا ابن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! جنتیوں کا عمل کونسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سچ، کیونکہ جب بندہ سچ بولتا ہے تو نیکی اختیار کرتا ہے، جب نیکی کرتا ہے تو پکا مومن بن جاتا ہے اور

❶ صحیح بخاری، کتاب الادب باب قوله تعالیٰ ﴿یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصدقین: ۶۰۹۴۔ صحیح مسلم، کتاب الادب باب قبح الکذب و حسن الصدق و فضلہ ۴/ ۲۰۱۳۔

❷ صحیح ابن حبان موارد الظمآن: ۱۰۶۔ ۴۲۰۔ ۲۴۲۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب پکا مومن بن جاتا ہے تو جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! جہنمیوں کا عمل کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: جھوٹ، کیونکہ جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو گناہ کا مرتکب ہوتا، جب گنہگار ہو جاتا ہے تو (حق کا) انکار کر دیتا ہے اور جب حق کا انکار کر دیتا ہے تو جہنم میں چلا جاتا ہے۔ ❶

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میرے پاس گزشتہ رات خواب میں دو آدمی آئے، انہوں نے کہا: جسے آپؐ نے دیکھا کہ اس کا جبڑا چیرا جارہا تھا، وہ بڑا ہی جھوٹا شخص تھا، جو ایک بات کو پکڑتا اور ساری دنیا میں پھیلا دیتا تھا، قیامت تک اسے یہی سزا ملتی رہے گی۔'' ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ وَإِنْ صَامَ وَصَلّٰى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ)) ❸

''منافق کی تین نشانیاں ہیں، خواہ وہ نماز وروزہ کی پابندی کرتا ہو اور اپنے تئیں خود کو مسلمان بھی سمجھتا ہو:

① جب بات کرے گا تو جھوٹ بولے گا۔

② جب وعدہ کرے گا تو وعدہ خلافی کرے گا۔

③ جب عہد کرے گا تو دھوکہ دہی کرے گا۔'' ❸

سیدنا صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! کیا بزدل شخص مومن ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ((نَعَمْ)) ''جی ہاں'' پھر کہا گیا: کیا بخیل مومن ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((نَعَمْ)) ''ہاں''

---

❶ مسند احمد: ۲/ ۱۷۶۔

❷ صحیح بخاری: ۶۰۹۶۔

❸ بخاری، کتاب الادب باب قوله تعالىٰ يا ايها الذين اتقوا الله و كونوا مع الصدقين، ۶۰۹۵۔ مسلم، کتاب الايمان، باب بيان خصال المنافق ۱/ ۷۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر سوال کیا گیا: کیا جھوٹا شخص مومن ہو سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ((لَا)) ''نہیں۔'' ❶

سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((أَلَا الْكَذِبُ يُسَوِّدُ الْوَجْهَ، وَالنَّمِيمَةُ عَذَابُ الْقَبْرِ)) ❷

''سنو! جھوٹ چہرے کو بے نور کر دیتا ہے اور چغلی قبر کا عذاب ہے۔''

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهِ))

''جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کے منہ سے آنے والی متعفن بدبو کی وجہ سے (رحمت کا) فرشتہ اس سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔'' ❸

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَالَ لِصَبِيٍّ: تَعَالَ! هَاكَ، ثُمَّ لَمْ يُعْطِهِ فَهِيَ كَذِبَةٌ))

''جس نے بچے سے کہا: آؤ، یہ (چیز لے لو) پھر اس نے نہ دی تو وہ جھوٹ ہے۔'' ❹

حیلہ کرنا:

اللہ تعالیٰ کے واجب کردہ امور پر عمل نہ کرنے کی کوئی صورت نکالنے کے لیے یا اس کے منع کردہ امور کا جواز ڈھونڈنے کے لیے حیلہ کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

الشیخ ابن القیم رحمہ اللہ نے بھی اسے کبیرہ گناہ میں شمار کیا ہے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کی شکلوں کو بندروں اور خنزیروں کی شکل میں اسی لیے تبدیل کر دیا تھا کہ وہ ہفتہ کے روز مچھلی کا شکار کرنے سے منع کردہ حکم ربانی میں حیلہ کرتے ہوئے اسے جائز قرار دیتے تھے۔ ❺

---

❶ مؤطا مالک: ۹۹۰/ ۱۹۔ ❷ موارد الظمآن: ۱۰۴۔ مجمع الزوائد: ۸/ ۹۱۔

❸ سنن ترمذی، ابواب البر والصلة، باب الصدق والكذب، ح: ۱۹۷۲۔

❹ مسند احمد: ۲/ ۴۵۲۔

❺ اغاثة اللهفان لابن القيم: ۱/ ۲۸۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی مکرم ﷺ کا فرمانِ ذی شان ہے:

((لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا ثَمَنَهَا)) ❶

''اللہ تعالیٰ نے یہود پر لعنت فرمائی (اس کی وجہ یہ تھی کہ) ان پر چربی حرام کی گئی تھی، تو وہ اسے رنگ لیا کرتے، پھر اسے بیچ کر اس کی قیمت کھالیا کرتے تھے۔''

اسی طرح فرمایا:

((لَا تَسْتَحِلُّوا مَحَارِمَ اللّٰهِ بِأَدْنَى الْحِيَلِ)) ❷

''کسی ادنیٰ سے حیلے کے ذریعے بھی اللہ کے حرام کردہ امور کو حلال کرنے کی کوشش نہ کرو۔''

فرمان باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ (النساء: ۴/ ۱۴۲)

''منافقین اللہ کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں اور وہ ان کو دھوکہ دے رہا ہے۔''

دھوکے سے مراد یہ ہے کہ جو ان کا جائز فعل ہوتا تھا، اس کا اظہار کرتے تھے اور جو ناجائز ہوتا تھا اسے چھپائے رکھتے تھے۔ ❸

بخیلی اور کنجوسی:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (الحشر: ۵۹/ ۹)

''اور جو اپنے نفس کی بخیلی سے بچالیا گیا تو یہی لوگ کامیاب ہیں۔''

الشّــــحّ ایسی بخیلی کو کہتے ہیں جو عام بخل سے کہیں زیادہ بڑھ کر ہو، یعنی انتہاء کی کنجوسی، اس میں انسان نہ صرف اپنے پاس موجود مال کو خرچ کرنے میں انتہائی بخیلی سے

❷ بخاری، کتاب البیوع، باب لا یذاب شحم المیتة: ۲۲۲۳۔ ۲۲۲۴۔ ۲۴۶۰۔

❷ تفسیر ابن کثیر: ۲/ ۲۵۸۔ اغاثة اللهفان: ۱/ ۲۸۶۔

❸ لسان العرب: ۲/ ۱۱۱۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام لیتا ہے بلکہ جو اس کے پاس نہیں ہوتا اسے حاصل کرنے کا بھی بہت زیادہ حریص ہوتا ہے۔

اس کا ایک مطلب یہ بھی منقول ہے کہ البخل اسے کہتے ہیں جو صرف مال کو خرچ کرنے میں کیا جاتا ہے جبکہ الشّح ایسی کنجوسی کو کہتے ہیں جو صرف مال میں ہی نہیں کی جاتی بلکہ نیکی کرنے میں بھی بخل سے کام لیا جاتا ہے۔ [1]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَ هُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ)) [2]

''ظلم سے بچو، کیونکہ ظلم روزِ قیامت بہت سے اندھیروں کا باعث ہوگا اور انتہائی بخیلی سے بچو، کیونکہ تم سے پہلے لوگوں کو اسی بخیلی نے ہی ہلاک کیا، انہیں اس بات پر برانگیختہ کیا کہ وہ اپنے خون بہائیں اور اپنے محارم (مال، عزت، نفس) کو حلال سمجھنے لگیں۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي جَوْفِ عَبْدٍ أَبَدًا وَلَا يَجْتَمِعُ شُحٌّ وَ إِيمَانٌ فِي قَلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا)) [3]

''اللہ کی راہ میں (اُڑنے والی) غبار اور جہنم کا دھواں کسی بندے کے پیٹ میں کبھی بھی اکٹھے نہیں ہو سکتے اور (اسی طرح) انتہاء درجے کی کنجوسی اور ایمان بھی کسی بندے کے دل میں کبھی (ایک ساتھ) جمع نہیں ہو سکتے۔''

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] النهاية: ۲/ ۴۴۸۔

[2] صحيح مسلم، كتاب الادب، باب تحريم الظلم ۴/ ۱۹۹۶۔

[3] سنن نسائي: ۶/ ۱۳۔ مستدرك حاكم: ۲/ ۷۲۔ موارد الظمآن: ۱۵۹۹ ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((لَایَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبَّابٌ وَلَامَنَّانٌ وَلَابَخِيلٌ)) ❶

''دغاباز فریبی، احسان جتلانے والا اور بخیل جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((الشَّحِيحُ لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ)) ❷

''مال اور نیکی (دونوں میں) کنجوسی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔''

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا تو اس میں طرح طرح کے پھل لگائے اور اس میں نہریں چلائیں، پھر اس سے فرمایا: بول، تو وہ بولی: قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ''مومن لوگ فلاح پا گئے۔'' پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میری عزت کی قسم! میں کسی بخیل کو تیرا پڑوسی نہیں بناؤں گا۔ ❸

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا:

ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ)) فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلٰى أَنْ قَالَ: ((وَيُبْغِضُ الشَّيْخَ الزَّانِيَ وَالْبَخِيلَ وَالْمُتَكَبِّرَ)) ❹

''تین قسم کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتے ہیں اور تین قسم کے لوگوں سے اللہ بغض رکھتے ہیں۔'' پھر ساری حدیث بیان کرنے کے بعد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ بوڑھے زانی، بخیل اور متکبر سے بغض رکھتے ہیں۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((السَّخِيُّ قَرِيبٌ مِنَ اللّٰهِ، قَرِيبٌ مِنَ الْجَنَّةِ، قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ، بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ، وَالْبَخِيلُ بَعِيدٌ مِنَ اللّٰهِ، بَعِيدٌ مِنَ الْجَنَّةِ،

---

❶ ترمذی، ابواب البر والصلة، باب البخیل، ۱۹۶۳۔ وقال هٰذا حدیث غریب۔

❷ الترغیب والترهیب: ۳/ ۲۴۶۔

❸ المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۲/ ۱۴۷۔ مجمع الزوائد: ۱۰/ ۳۹۷۔

❹ موارد الظمآن: ۸۱۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ ، قَرِيبٌ مِنَ النَّارِ ، وَلَجَاهِلٌ سَخِيٌّ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيلٍ))

''سخی اللہ کے قریب، جنت کے قریب، لوگوں (کے دلوں) کے قریب اور جہنم سے دُور ہوتا ہے جبکہ بخیل اللہ سے دُور، جنت سے دُور، لوگوں (کے دلوں) سے بھی دور، لیکن جہنم کے قریب ہوتا ہے اور جاہل سخی اللہ تعالیٰ کی نظر میں بخیل عبادت گزار سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔'' ❶

احسان فراموشی کرنا:

امام ذہبیؒ اور امام ابن القیمؒ نے بھی اسے کبائر میں شمار کیا ہے اور انہوں نے نبی ﷺ کے اس فرمان سے استدلال کیا ہے:

((لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ)) ❷

''وہ شخص اللہ کا شکر گزار نہیں ہوسکتا جو لوگوں (کے احسانات) کی قدر نہ کرتا ہو۔''

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کفرانِ نعمت کبائر میں سے ہے اور نعمت کا شکریہ اس طرح ادا کیا جا سکتا ہے کہ اس نعمت سے آپ کو بہرہ مند کرنے والے محسن کو دعائیں دی جائیں۔

حسد:

حسد سے مراد یہ ہے کہ کسی شخص کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر اس کے چھن جانے یا زائل ہونے کی خواہش کرنا اور یہ وہ اوّلین گناہ ہے جو اللہ کی نافرمانی میں کیا گیا اور اس گناہ کا مرتکب سب سے پہلے ابلیس ہوا، اسی حسد کی وجہ سے وہ دھتکارا گیا اور تا قیامت وہ اللہ تعالیٰ، انبیاء ورسل، ملائکہ اور جمیع مخلوقات کی لعنتوں کا مستحق ٹھہرا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہود کا بھی یہی وصف خبیث بیان فرمایا ہے:

❶ ترمذی: ابواب البر والصلة، باب السخاء، ۱۹۶۱، وقال هٰذا حديث غريب۔

❷ مسند احمد: ۲/ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ابو داؤد: ۴۸۱۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

(النساء: ۴/ ۵۴)

’’اللہ تعالیٰ نے جو لوگوں کو اپنے فضل سے دے رکھا ہے، کیا وہ اس پر حسد کرتے ہیں؟‘‘

ابن قیم رحمہ اللہ وغیرہ نے اسے کبائر میں شمار کیا ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَجْتَمِعُ فِي جَوْفِ عَبْدٍ: غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وفَيْحُ جَهَنَّمَ وَلَا يَجْتَمِعُ فِي جَوْفِ عَبْدٍ: الْإِيمَانُ وَالْحَسَدُ)) ❶

’’کسی بندے کے پیٹ میں اللہ کی راہ میں (اڑنے والا) غبار اور جہنم کا اُبال کبھی جمع نہیں ہو سکتے، اور نہ ہی کسی بندے کے پیٹ میں ایمان اور حسد جمع ہو سکتے ہیں۔‘‘

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ)) ❷

’’خود کو حسد (کی بیماری) سے بچاؤ، کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔‘‘

سیدنا عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيْسَ مِنِّي ذُو حَسَدٍ وَلَا نَمِيمَةٍ وَلَا كَهَانَةٍ وَلَا أَنَا مِنْهُ)) ❸

’’حاسد، چغل خور اور نجومی کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی میرا ان سے۔‘‘

❶ ابن حبان موارد الظمآن: ۱۵۹۷۔

❷ سنن ابوداؤد، کتاب الأدب، باب فی الحسد، ۴۹۰۳۔

❸ مجمع الزوائد: ۸/ ۹۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بری ہمسائیگی:

امام ابن القیمؒ وغیرہ نے بھی اسے کبائر میں شمار کیا ہے اور انہوں نے صحیحین کی اس روایت سے استدلال کیا ہے:

((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ)) ❶

''جو اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ دے۔''

سیدنا ابوشریح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ))قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ، مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: ((مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ)) قَالُوْا: وَمَا بَوَائِقُهٗ؟ قَالَ: ((شَرُّهٗ)) ❷

''اللہ کی قسم! وہ شخص مومن نہیں ہوسکتا، اللہ کی قسم! وہ شخص مومن نہیں ہوسکتا، اللہ کی قسم! وہ شخص مومن نہیں ہوسکتا۔'' پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ ہلاک و ناکام ہو گیا، کون ہے وہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کی تکلیفوں سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہ ہو۔'' صحابہؓ نے عرض کیا: تکلیفوں سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''اس کا شر۔''

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میں بنی فلاں کے محلے میں رہتا ہوں اور ان میں سے سب سے زیادہ تکلیف مجھے وہ شخص پہنچاتا ہے جو میرا سب سے قریبی ہمسایہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر و عمر اور علی رضی اللہ عنہم کو اس کی طرف بھیجا، آپ سب اس کے دروازے پر پہنچ کر اسے سمجھانے لگے کہ:

❶ صحيح بخاري، كتاب النكاح، باب الوصاة بالنساء ۵۱۸۵۔ ۶۰۱۸۔ ۶۱۳۶۔ ۶۱۳۸۔ ۴۷۵۔ صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب الحث على اكرام الجار والضعيف...... الخ ۱/ ۶۸۔

❷ صحيح بخاري، كتاب الادب، باب اثم من لا يا من جاره بوائقه ۶۰۱۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَلَا إِنَّ أَرْبَعِيْنَ دَارًا جَارٌ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ خَافَ جَارُهُ بَوَائِقَهُ۔ ❶

''سنو! (آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں کے) چالیس گھر ہمسائے ہوتے ہیں اور وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا، جس کا (ایک بھی) ہمسایہ اس کی تکلیفوں سے ڈرتا ہو۔''

سیدنا ابوجحفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور وہ اپنے پڑوسی کی شکایات کرنے لگا۔ آپؐ نے فرمایا: اپنا سامان (گھر سے اٹھا کر باہر) راستے پہ رکھ دے، اس نے اپنا سامان باہر راستے پہ رکھ دیا، جو بھی لوگ وہاں سے گزرتے (اور وہ وجہ پوچھتے، تو وہ جب انہیں بتاتا تو) وہ اس (ہمسائے) پر لعنتیں کرے۔ وہ ہمسایہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! لوگ مجھے لعنتیں کر رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں سے پہلے اللہ تعالیٰ تجھ پر لعنت کر چکا ہے۔ وہ کہنے لگا: آئندہ میں کبھی ایسا نہیں کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شکایت گزار سے فرمایا: بس اتنا ہی کافی ہے۔ اب اپنا سامان اٹھالو۔'' ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ اٰذٰی جَارَهُ فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ حَارَبَ جَارَهُ فَقَدْ حَارَبَنِیْ وَمَنْ حَارَبَنِیْ فَقَدْ حَارَبَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ)) ❸

''جس نے اپنے پڑوسی کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی، اس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی اور جس نے اپنے پڑوسی سے جنگ کی، اس نے مجھ سے جنگ کی اور جس نے مجھ سے جنگ کی، اس نے اللہ سے

---

❶ المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۹/ ۷۳۔ مجمع الزوائد: ۸/ ۱۶۹۔

❷ المعجم الکبیر للطبرانی: ۲۲/ ۱۳۴۔ مجمع الزوائد: ۸/ ۱۷۰۔ کشف الأستار: ۱۹۰۳۔

❸ کنز العمال، فی سنن الاقوال والافعال ۲۴۹۲۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ کی۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! فلاں عورت کے کثرتِ صوم وصلوٰۃ اور صدقات کا بہت ذکر کیا جاتا ہے لیکن اس کی زبان سے اس کے ہمسائے تنگ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ((هِیَ فِی النَّارِ)) ''وہ جہنمی ہے۔'' اس آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! فلاں کی قلتِ صوم وصلوٰۃ اور تھوڑے سے صدقہ کا ذکر سُنا ہے لیکن وہ اپنے ہمسایوں کو تکلیف نہیں پہنچاتی، آپ ﷺ نے فرمایا: ((هِیَ فِی الْجَنَّةِ)) ''وہ جنتی ہے۔'' ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا اٰمَنَ مَنْ بَاتَ شَبْعَانَ وَجَارُهٗ جَائِعٌ اِلٰی جَنْبِهٖ وَهُوَ یَعْلَمُ))

''وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا جسے یہ علم بھی تھا کہ اس کے ساتھ والا ہمسایہ بھوکا ہے، لیکن پھر بھی وہ خود خوب سیر ہو کر سویا۔'' ❷

جاسوسی کرنا:

امام ابن القیم رحمہ اللہ نے اسے کبائر میں شمار کیا ہے اور امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زیادہ احتمال یہ ہے کہ یہ کبیرہ گناہ نہیں ہے، لیکن راجح یہی ہے کہ یہ کبیرہ گناہ ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَنِ اسْتَمَعَ اِلٰی حَدِیْثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهٗ کَارِهُوْنَ صُبَّ فِیْ اُذُنَیْهِ الْآنُكُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ)) ❸

''جو شخص کسی قوم کی ایسی بات کی طرف کان لگاتا ہے (جس کا سنا جانا) وہ ناپسند کرتے ہوں، تو روزِ قیامت اس کے کانوں میں سیسہ (پگھلا کر) ڈالا جائے گا۔''

❶ مسند احمد: ۲/ ۴۴۰۔ مستدرك حاكم: ۴/ ۱۶۶۔ موارد الظمآن: ۲۰۵۴۔

❷ المعجم الكبير للطبرانی: ۱/ ۲۵۹۔ مجمع الزوائد: ۸/ ۱۶۸۔ كشف الأستار: ۱۱۹۔

❸ صحیح بخاری، كتاب تعبير الرؤيا، باب من كذب فی علمه ۷۰۴۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظلم کی مدد کرنا، اسے عزت بخشنا اور اس سے محبت کرنا:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ

(المائدہ: ۵/ ۲)

''نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے سے تعاون کیا کرو اور گناہ و زیادتی کے معاملے میں ایک دوسرے کا تعاون مت کیا کرو۔''

اسی طرح فرمایا:

وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ﴿١١٣﴾ (ھود: ۱۱/ ۱۱۳)

''تم ظالموں کی طرف ہرگز نہ جھکو، ورنہ تمہیں بھی (جہنم کی) آگ لگ جائے گی اور اللہ کے علاوہ تمہارا کوئی دوست نہ ہوگا، پھر تمہاری مدد بھی نہیں کی جائے گی۔''

نبی مکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((مَنْ مَشٰی مَعَ ظَالِمٍ لِيُعِينَهُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ ظَالِمٌ، فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ)) ❶

''جو کسی ظالم کے ساتھ چلا، تاکہ وہ اس کی مدد کرے، حالانکہ وہ جانتا بھی ہو کہ وہ ظالم ہے، تو وہ اسلام سے خارج ہوگیا۔''

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اُنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا)) قِيلَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! هٰذَا أَنْصُرُهُ مَظْلُومًا، فَكَيْفَ أَنْصُرُهُ ظَالِمًا؟ قَالَ: ((تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ، فَذَاكَ نَصْرُكَ إِيَّاهُ))

''اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔'' پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! مظلوم کی مدد تو ہوئی لیکن ظالم کی کیونکر مدد کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو

❶ المعجم الکبیر للطبرانی: ۱/ ۱۹۷۔ ضعیف۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے ظلم کرنے سے روک، یہی اس کی مدد کرنا ہے۔'' ❶

دورُخا پن اپنانا:

یہ منافقین کی خصلت ہے۔ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ لَهُ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا ، كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَّارٍ))

''جس کے دنیا میں دو چہرے ہوں (یعنی جو دوغلا ہو) روزِ قیامت اسے آگ کی دو زبانیں لگائی جائیں گی۔'' ❷

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ ذَا لِسَانَيْنِ ، جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِسَانَيْنِ مِنْ نَّارٍ))

''جو شخص دو زبانوں والا ہو، اللہ تعالیٰ اسے روزِ قیامت آگ کی دو زبانیں لگائیں گے۔'' ❸

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں ایک روایت نقل کی ہے کہ لوگوں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: جب ہم بادشاہوں کے پاس جاتے ہیں تو ہم وہاں ایسی باتیں کرتے ہیں جو ان باتوں کے خلاف ہوتی ہیں جو ہم ان کے پاس سے نکل کر کرتے ہیں، تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عہدِ رسالت میں ہم اسے نفاق شمار کیا کرتے تھے۔ ❹

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَجِدُونَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ

❶ صحیح ابن حبان: ۱۱/ ۵۷۰، ح: ۵۱۶۶۔

❷ ابوداؤد، کتاب الأدب، باب فی ذی الوجهین، ۴۸۷۳۔ موارد الظمآن: ۱۹۷۹

❸ مجمع الزوائد: ۸/ ۹۵۔ ألصمت لابن أبی الدنیا: ۲۸۲۔

❹ صحیح بخاری، کتاب الامارة والقضاء، باب من یکره من ثناء السلطان واذا خرج قال غیر ذالك: ۷۱۷۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وھُولَاءِ بِوَجْہٍ)) ❶

''لوگوں میں سے بدترین تم اس شخص کو پاؤ گے جو دورُخا ہوگا، وہ ان لوگوں کے پاس ایک چہرہ لے کر آتا ہے اور اُن لوگوں کے پاس ایک چہرہ لے کر۔''

شر کے سبب سے لوگوں سے عزّت کروانا:

اس سے مراد وہ شخص ہے جو اس قدر شریر اور بے حیاء ہو کہ اس کی بدفطرتی اور ڈھٹائی کی وجہ سے لوگ اس کے برے کاموں پر اعتراض کرنا ہی چھوڑ دیں بلکہ اس کے شر اور بے حیائی سے بچنے کے لیے ڈر کے مارے اس کی عزت کریں اور اس کے ساتھ سختی برتنے سے گریز کریں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَۃً عِنْدَاللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَنْ وَدَعَہُ أَوْ تَرَکَہُ النَّاسُ اِتِّقَاءَ فُحْشِہٖ)) ❷

''یقیناً روزِ قیامت قدرومنزلت کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے ہاں لوگوں میں سے بدترین شخص وہ ہوگا، جسے (دنیا میں) لوگ اس کی بدزبانی اور بے حیائی کے ڈر سے چھوڑ دیں۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْاِیْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِی النَّارِ)) ❸

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الاحکام، باب ما یکرہ من ثناء السلطان واذا خرج قال غیر ذالك: ۷۱۷۹۔ ۶۰۵۸۔ صحیح مسلم، کتاب الادب، باب خیار الناس ۴/ ۲۰۱۱۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الادب، باب ما یجوز من اغتیاب من اهل الفساد والریب ۶۰۳۲۔ ۶۰۵۴۔ ۶۱۳۱۔ مسلم، کتاب الادب، باب مداراۃ من یتقی فحشہ ۴/ ۲۰۰۲۔

❸ سنن ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب الحیاء، ح: ۲۰۰۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''حیاء ایمان کا حصہ ہے اور ایمان (انسان کو) جنت میں (لے جانے کا باعث) ہے جبکہ بدزبانی سختی اور تند مزاجی سے ہے اور سختی جہنم میں لے جائے گی۔''

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے عوف! تو تب کیسا ہوگا کہ جب یہ امت تہتر (٧٣) فرقوں میں بٹ جائے گی، ان میں سے صرف ایک جنت میں جائے گا اور باقی سب جہنم میں۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ایسا کب ہوگا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بہت سی علاماتِ قیامت ذکر کرنے کے بعد) فرمایا:

((أُكْرِمَ الرَّجُلُ اِتِّقَاءَ شَرِّهِ)) ❶

''آدمی کی عزت اس کے شر کے ڈر سے کی جائے گی۔''

خیانت کرنا:

فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (آل عمران: ٣/ ١٦١)

''اور جو خیانت کرے گا وہ روزِ قیامت اپنی خیانت کی ہوئی چیز کولائے گا۔''

گزشتہ صفحات میں سیدنا ابن عمرو رضی اللہ عنہما کی حدیث گزر چکی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

چار خصلتیں جس شخص میں ہوں گی، وہ خالص منافق ہوگا اور جس میں ان میں سے کوئی ایک ہوگی تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی، یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے (وہ یہ ہیں):

((اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ)) ❷

''جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کر لے، جب بات کرے تو

---

❶ المعجم الكبير للطبرانی: ٤/ ٢١٦۔

❷ صحيح بخاری، كتاب الايمان، باب علامة المنافق ٣٤۔ ٢٤٥٩۔ ٣١٧٨۔ صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان خصال المنافق ١/ ٧٨۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھوٹ بولے، جب عہد کرے تو دھوکہ دے اور جب جھگڑا کرے تو بدزبانی کرے۔"

عمومی امور کے علاوہ خیانت والی نیکی بھی اللہ کو قبول نہیں، جیسا کہ رسول مکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ صَدَقَةً مِنْ غُلُوْلٍ وَلَا صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ))

"اللہ تعالیٰ خیانت کے مال سے صدقہ قبول نہیں فرماتا اور بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں کرتا۔" ❶

اسی طرح امام بخاری رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّ مَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۔

(البقرۃ: ۲/ ۲۶۳)

سے استدلال کرتے ہوئے کتاب الزکوۃ میں باب باندھا ہے:

بَابُ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَدَقَةً مِنْ غُلُوْلٍ وَلَا يَقْبَلُ اِلَّا مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ

"یعنی اس امر کا بیان کہ اللہ تعالیٰ خیانت (کے مال) سے کیا ہوا صدقہ قبول نہیں فرماتے اور وہ صرف پاکیزہ کمائی سے ہی (کیا ہوا صدقہ) قبول فرماتے ہیں۔"

اسی بارے میں نبی ﷺ کا فرمان ہے:

((مَنْ غَلَّ مِنْهَا بَعِيْرًا أَوْ شَاةً أَتٰى بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَحْمِلُهٗ)) ❷

"جس نے مال زکوۃ سے اونٹ یا بکری خیانت کی تو وہ روز قیامت اسے اٹھائے ہوئے لائے گا۔"

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کی لڑائی کے لیے نکلے۔ اس لڑائی میں ہمیں سونا چاندی غنیمت میں نہیں ملا تھا بلکہ دوسرے اموال کپڑے

❶ ابوداؤد: کتاب الطهارة، باب فرض الوضوء، ۵۹۔ سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب لا يقبل الله صلاة بغير طهور، ۲۸۳۔

❷ سنن ابن ماجه: كتاب الزكاة، باب ماجاء فيا عمال الصدقة، ۱۸۸۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سامان وغیرہ ملا تھا۔ بنی ضبیب کے ایک شخص نے نبی ﷺ کو مدعم نامی ایک غلام ہدیہ کیا۔ پھر آنحضرت ﷺ وادی قریٰ کی طرف متوجہ ہوئے اور جب آپؐ وادی قریٰ میں پہنچے تو غلام مدعم کو کسی طرف سے تیر آلگا اور اس کی موت واقع ہوگئی۔ لوگوں نے کہا: اسے جنت مبارک ہو، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ کمبل جو اس نے تقسیم سے پہلے خیبر کے مال غنیمت سے چُرا لیا تھا، وہ اس پر آگ کا انگارہ بن کر بھڑک رہا ہے۔'' جب لوگوں نے یہ بات سنی تو ایک شخص جوتے کا ایک تسمہ یا دو تسمے لے کر آیا، آپؐ نے فرمایا: یہ آگ کا ایک یا دو تسمے ہیں۔'' ❶

بیوی سے پیٹھ کی طرف سے مجامعت کرنا:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰی رَجُلٍ أَتٰی رَجُلًا أَوِامْرَأَۃً فِی الدُّبُرِ))

''اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف دیکھے گا بھی نہیں جو کسی مرد یا عورت کو اس کی پیٹھ کی طرف سے آتا ہے۔'' ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَتَی النِّسَاءَ فِیْ أَعْجَازِ ھِنَّ فَقَدْ کَفَرَ)) ❸

''جو شخص عورتوں کے سرین کی طرف سے آتا ہے تو وہ کفر کرتا ہے۔''

انہی کی ایک روایت میں ہے:

((مَلْعُوْنٌ مَنْ أَتَی امْرَأَۃً فِیْ دُبُرِھَا)) ❹

---

❶ صحیح بخاری، ٦٧٠٧۔ صحیح مسلم، ١/ ٣٨٢۔ ابوداؤد، کتاب الجھاد، باب فی تعظیم الغلول، ٦٧١٣۔

❷ ترمذی، ابواب الرضاع، باب کراھیۃ ایتان النساء فی أدبارھن، ١١٦٥۔ موارد الظمآن: ١٣٠٢۔ تحفۃ الأشراف: ٦٣٦٣۔

❸ مجمع الزوائد: ٤/ ٢٩٩۔

❹ سنن ابوداؤد، کتاب النکاح، باب فی جامع النکاح، ٢١٦٢۔ مسند أحمد: ٢/ ٤٤٤۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”جو شخص عورت کی دُبر میں آتا ہے، وہ ملعون ہے۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَتَىٰ حَائِضًا أَوِ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا وَكَاهِنًا فَصَدَّقَهُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم)) ❶

”جو شخص حائضہ عورت کے پاس آئے یا عورت سے اس کی دبر میں جماع کرے اور جو کسی نجومی کے پاس آئے اور اس کی (بتائی ہوئی باتوں کی) تصدیق کرے تو اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی (کتاب) کے ساتھ کفر کیا۔“

ہم جنس پرستی:

ہم جنس پرستی ویسے تو مرد وزن دونوں جنسوں میں ہوتی ہے، لیکن یہاں مراد صرف عورتوں کا اپنی ہم جنس کے ساتھ تلذذ حاصل کرنا ہے۔ مؤلف کتاب کے ذکر کردہ اصل لفظ ”المساحقة“ کا مطلب ہے کہ مردوں کے عملِ لواطت کی طرح عورتوں کا اپنی ہم جنس کے ساتھ باہم خواہش نفس پوری کرنا اور اس کا حکم بھی لواطت کے حکم کی مثل ہے، یعنی جو سزا اور حد عمل قومِ لوط کے مرتکب کی ہوگی وہی سزا ہم جنس پرست عورت کی ہوگی۔

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

((سِحَاقُ النِّسَاءِ بَيْنَهُنَّ زِنًا)) ❷

”عورتوں کا آپس میں سحاق کرنا، زنا ہی ہے۔“

خودکشی کرنا:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَلَا تَقْتُلُوٓا أَنفُسَكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ﴿٢٩﴾ (النساء: ۴/ ۲۹)

”اور تم اپنے آپ کو قتل مت کرو، یقیناً اللہ تمہارے ساتھ شفقت کرنے والا ہے۔“

❶ سنن ترمذی، ابواب الطهارة، باب كراهية اتيان الحائض، ١٣٥۔ سنن ابن ماجه، كتاب الطهاره، باب النهي عن اتيان الحائض، ٦٣٩۔ مسند احمد: ٢/ ٤٠٨۔

❷ مجمع الزوائد: ٦/ ٢٧٧، رجاله ثقات۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ شَرِبَ سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ، خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا ، وَمَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَرَدّٰى فِي نَارِ جَهَنَّمَ ، خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا)) ❶

''جس نے خود کو لوہے سے (یعنی چھری، خنجر، تلوار یا کسی اور لوہے کے آلہ سے) قتل کر دیا، تو وہی لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اسے اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا، جس نے زہر پی کر خود کو ہلاک کر ڈالا تو وہ نارِ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زہر ہی پیتا رہے گا اور جس نے خود کو پہاڑ سے گرا کر خودکشی کر لی تو وہ جہنم کی آگ میں بھی ہمیشہ ہمیشہ کے واسطے خود کو یونہی گراتا رہے گا۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا:

((مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمٍّ عُذِّبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ)) ❷

''جو زہر سے خودکشی کر لے تو وہ اسی کے ساتھ ہی جہنم کی آگ میں عذاب دیا جائیگا۔''

سیدنا جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كَانَ بِرَجُلٍ جِرَاحٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ ، فَقَالَ اللّٰهُ : بَدَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ)) ❸

''ایک آدمی زخمی تھا اور اس نے خودکشی کر لی، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے

❶ سنن ترمذی، ابواب الطب، باب فی من قتل نفسه بسم أوغيره، ٢١٧٨۔

❷ سنن ترمذی، ابواب الطب، باب فی من قتل نفسه بسم أوغيره: ٢١٨٠۔

❸ صحيح بخاری، كتاب الجنائز، باب ما جاء فی قاتل النفس ١٣٦٤۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندے نے اپنی جان کے ساتھ مجھ سے (پہلے فیصلہ کرنے میں) جلدی کی ہے، چنانچہ میں نے اس پر جنت حرام کردی ہے۔''

سیدنا سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (کسی جنگ میں) ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر لڑ رہا تھا اور وہ (کافروں کے) ایک ایک آدمی کو تلوار سے گرائے جا رہا تھا (یعنی بڑی جانفشانی سے لڑ رہا تھا) کہ ایک صحابی نے کہا: آج جتنا ثواب اس شخص نے کمایا ہے ہم میں سے کسی نے بھی نہیں کمایا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ جہنمی ہے'' ایک آدمی اس (لڑنے والے مجاہد) کے ساتھ ساتھ ہو لیا، جہاں کہیں وہ ٹھہرتا وہاں وہ بھی ٹھہر جاتا اور جب وہ چل پڑتا تو وہ بھی چلنے لگتا، اس آدمی کو (بہت لڑنے کی وجہ سے) کافی زخم آگئے تھے، اس نے (برداشت نہ کرتے ہوئے) چاہا کہ اسے جلد موت آجائے، چنانچہ اس نے اپنی تلوار کی نوک کو زمین پر رکھ کر اس کی دھار کو سینے کے برابر کرلیا اور تلوار پر گر کر اپنی جان دے دی۔ پھر اسی صحابی نے (جو اس کا پیچھا کر رہا تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آکر سارا ماجرا بتایا تو آپ نے فرمایا:

((اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ عَمَلَ أَھْلِ الْجَنَّةِ فِیْمَا یَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَھُوَ مِنْ أَھْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ عَمَلَ أَھْلِ النَّارِ فِیْمَا یَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَھُوَ مِنْ أَھْلِ الْجَنَّةِ)) ❶

''ایک آدمی زندگی بھر بظاہر اہل جنت کے سے کام کرتا ہے حالانکہ وہ اہل جہنم میں سے ہوتا ہے اور ایک آدمی عمر بھر بظاہر اہلِ جہنم کے عمل کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ اہلِ جنت میں سے ہوتا ہے۔''

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نیزے کے ساتھ خود کو قتل کرلیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَمَّا أَنَا فَلَا أُصَلِّی عَلَیْهِ)) ❷

❶ صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ خیبر ۲۷۹۷۔ ۴۲۰۲۔ ۴۲۰۷۔

❷ سنن نسائی، کتاب الجنائز، باب الصلاۃ علیٰ من قتل نفسه، ۱۹۶۲۔ ابوداؤد، کتاب الجنائز، باب الامام لایصلی علیٰ من قتل نفسه، ۳۱۸۷۔۹۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں تو اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھوں گا۔''

ذِمی کو ناحق قتل کرنا:

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا بِغَيْرِ حَقٍّ ، لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ ، وَإِنَّهُ لَيُوجَدُ رِيحُهَا مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا)) [1]

''جس نے کسی معاہد کو ناحق قتل کیا، وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے بھی پائی جاسکے گی۔''

بلا ضرورت حرام کھانا:

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اہل السنۃ کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو شخص مالِ حرام کھاتا ہے وہ فاسق ہے۔ [2]

معتزلی کہتے ہیں کہ دو سو درہم یا اس سے زائد حرام مال کھانے سے آدمی فاسق ہوگا، اگر اس سے کم کھا لیتا ہے تو کوئی حرج نہیں۔

ابن جبائی کا قول ہے کہ ایک درہم کھانے سے ہی فاسق ہو جائے گا لیکن اگر ایک درہم سے کم ہو تو نہیں ہوگا۔

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ وَدَمٌ نَبَتَ عَلَى سُحْتٍ ، اَلنَّارُ أَوْلَى بِهِ)) [3]

''یقیناً وہ گوشت اور خون میں داخل نہیں ہوگا جس نے حرام مال سے پرورش پائی ہو، وہ جہنم کا زیادہ اہل ہے۔''

---

1. بخاری، کتاب الجزیة، باب اثم من قتل معاهداً بغیر جرم ۳۱۶۶۔ ۶۹۱۴۔
2. تفسیر القرطبی: ۲/ ۳۴۰۔
3. سنن ترمذی، ابواب السفر، باب ماذکر فی فضل الصلاة، ۶۱۴۔ صحیح ابن حبان موارد الظمآن: ۲۶۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غُذِیَ بِحَرَامٍ)) ❶

''وہ جسم جسے حرام غذا دی گئی ہو، جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَأَنْ یَّاخُذَ تُرَابًا فَیَجْعَلَهُ فِیْ فِیْهِ خَیْرًا لَّهُ مِنْ أَنْ یَّجْعَلَ فِیْ فِیْهِ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ)) ❷

''آدمی کا اللہ کی حرام کردہ چیز کو اپنے منہ میں ڈالنے بہتر یہ ہے کہ وہ مٹی پکڑ کر اپنے منہ میں ڈال لے۔''

درہم و دینار کو توڑنا:

اسے صغائر میں بھی شمار کیا گیا ہے۔

علقمہ بن عبداللہ رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان فرمایا:

((نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُکْسَرَ سِکَّةُ الْمُسْلِمِیْنَ الْجَائِزَةُ بَیْنَهُمْ إِلَّا مِنْ بَأْسٍ))

''رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ مسلمانوں کے رائج الوقت سکے کو توڑا جائے، ہاں اگر کوئی خاص ضرورت ہو تو جائز ہے۔'' ❸

مفسرین نے زید بن اسلم کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ

(النمل: ۲۷/ ۴۸)

''شہر میں نو سردار تھے جو زمین میں فساد پھیلاتے تھے۔'' کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ

❶ مسند أبي یعلیٰ: ۸۳۔ مسند البزار کشف الأستار، ۳۵۶۰۔

❷ مسند احمد: ۲/ ۲۵۷۔

❸ ابوداؤد، کتاب الاجازة، باب فی کسر الدراهم، ۳۴۴۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ سردار درہموں کو توڑا کرتے تھے۔

عبدالرحمن بن قاسم بن خالد جنادہ فرماتے ہیں:

((مَنْ كَسَرَهَا لَمْ تُقْبَلْ شَهَادَتُهُ وَإِنِ اعْتَذَرَ بِالْجَهَالَةِ لَمْ يُعْذَرْ وَلَيْسَ هٰذَا مَوَاضِعُ عُذْرٍ)) ❶

''جس نے انہیں (درہم ودینار یا کسی بھی کرنسی کو) توڑا، اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی، اگرچہ وہ لاعلمی کو عذر بنائے تو وہ بھی عذر نہیں مانا جائے گا کیونکہ یہ مقامِ عذر نہیں ہے۔''

ابن العزلی کا قول ہے:

شہادت کا قبول نہ کیا جانا تو تب ہے کہ جب کبیرہ گناہ کا مرتکب ہو لیکن صغائر میں ایسا نہیں ہے۔

زمین غصب کرنا:

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا، فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ سَبْعِ أَرْضِيْنَ)) ❷

''جس نے زیادتی سے (کسی کی) ایک بالشت بھی زمین ہتھیائی تو روزِ قیامت اسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا طَوَّقَهُ اللّٰهُ سَبْعَ أَرْضِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)) ❸

---

❶ الأحكام فی قصة شعيب۔

❷ صحيح بخاری، كتاب بدء الخلق، باب ما جاء فی سبع ارضين وقول الله: الله الذی خلق سبع...... الخ ۳۱۹۸۔

❸ مسلم، كتاب المساقاة، جاب تحريم الظلم و غصب الارض، ح: ۱۶۱۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جو بھی کسی کی ناحق ایک بالشت بھی زمین ہتھیائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے روزِ قیامت سات زمینوں کا طوق پہنائے گا۔"

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنِ اقْتَطَعَ أَرْضًا ظَالِمًا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ)) ❶

"جو شخص ظلم کرتے ہوئے (کسی کی) زمین دبالیتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر سخت ناراض ہوگا۔"

غنڈہ گردی اور بدمعاشی کرنا:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَإِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۝ (البقرۃ: ۲/ ۲۰۵)

"جب وہ واپس پلٹتا ہے تو زمین میں فساد پھیلانے کی اور کھیتی ونسل کو برباد کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں فرماتا۔"

اسی طرح فرمایا:

لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ (المائدہ: ۵/ ۶۴)

"وہ فساد بپا کرنے والوں کی اصلاح نہیں فرماتا۔"

نیز فرمایا:

إِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ۭ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

(المائدہ: ۵/ ۳۳)

❶ صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب وعيد من اقتطع حق المسلم بيمين فاجرة بالنار ۱/ ۴۵۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جولوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کریں اور زمین میں فساد بپا کرتے پھریں، ان کی یہی سزا ہے کہ وہ قتل کر دیے جائیں، یا سولی چڑھا دیے جائیں، یا مخالف جانب سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے جائیں اور یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے، یہ تو ہوئی ان کی دنیوی ذِلت وخواری اور (اس کے علاوہ) آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔''

امام ابن کثیر رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو راہزن ہوں، لُوٹ کھسُوٹ کریں، راہگیروں کو خوف زدہ کریں اور جوزمین میں فساد پھیلانے کی جمیع انواع میں سے کسی ایک نوع کے بھی مرتکب ہیں۔ ❶

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلِ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ)) قَالُوا: بَلٰى، قَالَ: ((صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ فَإِنَّ فَسَادَ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ)) ❷

''کیا میں تمہیں نماز وروزہ اور صدقہ کے درجہ سے بھی افضل عمل نہ بتلاؤں؟'' لوگوں نے کہا: کیوں نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپس میں صلح صفائی رکھنا، کیونکہ یقیناً آپس میں فساد رکھنا (دین کو) مونڈ دینے والا عمل ہے۔''

عبادات میں ریاکاری کرنا:

سیدنا جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللّٰهُ بِهِ)) ❸

❶ تفسیر ابن کثیر: ۳/ ۹۲۔

❷ سنن ترمذی، ابواب صفة القیامة، باب ۵۵۔ سنن ابوداؤد، کتاب الأدب، باب فی اصلاح ذات البین، ۴۹۲۱۔

❸ صحیح بخاری، کتاب الرقاق باب الریاء والسمعة ۶۴۹۹۔ ۷۱۵۲۔ صحیح مسلم، کتاب التوحید، باب من اشرك فی عمله غیر الله ۲۲۷۹۔ ۲۲۹۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’جو شخص لوگوں کو سنانے کے لیے کوئی عمل کرے تو اللہ تعالیٰ (روزِ قیامت) اس کا عمل بھی لوگوں کو سنا دے گا اور جس نے لوگوں کو دکھانے کے لیے کوئی عمل کیا تو اللہ تعالیٰ (روزِ قیامت) اس کا عمل بھی لوگوں کو دکھا دے گا۔‘‘

سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ عَمِلَ عَمَلَ الْاٰخِرَةِ لِلدُّنْیَا لَمْ یَكُنْ لَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِیْبٍ)) ❶

’’جس نے آخرت کا عمل کسی دنیوی غرض کے لیے کیا تو آخرت میں اس کے لیے کوئی حصہ نہیں ہوگا۔‘‘

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((مَنْ تَزَیَّنَ بِعَمَلِ الْاٰخِرَةِ وَهُوَ لَا یُرِیْدُهَا وَلَا یَطْلُبُهَا، لُعِنَ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ)) ❷

’’جو آخرت کے عمل کے ساتھ بنا سنورا حالانکہ نہ تو وہ اسے چاہتا ہو اور نہ ہی اس کا طلبگار ہو تو اس پر آسمان وزمین میں لعنت کی جاتی ہے۔‘‘

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’حب الحزن سے پناہ مانگا کرو۔‘‘ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! حُبّ الحزن کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’یہ جہنم کی ایک وادی ہے، جس سے جہنم بھی روزانہ چار سو بار پناہ مانگتی ہے۔‘‘ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! اس میں کون داخل ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’یہ ان قراء کے لیے تیار کی گئی ہے۔ جو اپنے اعمال میں ریاکاری کرتے ہیں اور قراء میں سے مبغوض ترین اللہ کے ہاں وہ قراء ہیں جو امراء کی زیارت کرتے ہیں۔‘‘ ❸

---

❶ مسند احمد: ۵/ ۱۲۴۔ مستدرك حاكم: ۴/ ۳۱۱۔ ❷ مجمع الزوائد: ۱۰/ ۲۲۰۔

❸ ابن ماجه، كتاب الايمان، باب الانتقام بالعلم والعمل به ۲۵۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((اَلْیَسِیْرُ مِنَ الرِّیَاءِ شِرْكٌ وَمَنْ عَادَی أَوْلِیَاءَ اللّٰهِ فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ)) ❶

''ہلکی سی ریا کاری بھی شرک ہے، اور جس نے اولیاء اللہ سے دشمنی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے جنگ کرنے کا اعلان کر دیا۔''

محمود بن لبید بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَخْوَفُ مَا أَخَافُ عَلَیْكُمُ الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ)) قَالُوْا: وَمَا الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ قَالَ: ((اَلرِّیَاءُ)) ❷

''سب سے زیادہ میں تم سے جس بات کا خوف کھاتا ہوں، وہ شرکِ اصغر ہے۔''

صحابہؓ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! شرکِ اصغر کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ریا کاری۔''

مسلمان کا استہزاء و تمسخر کرنا:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ (الحجرات: ۴۹/ ۱۱)

''اے ایمان والو! کوئی قوم کسی قوم کو مذاق نہ کرے۔''

علماء کا اس کے حرام ہونے پر اجماع ہے لیکن اس کا کبیرہ گناہ ہونا محلِ نظر ہے، کیونکہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ کے اس فرمان: لَا یُغَادِرُ صَغِیْرَةً وَّلَا كَبِیْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰىهَا (الکہف: ۴۹) کی تفسیر میں مروی ہے کہ صغیرہ سے مراد یہاں کسی پر صرف مسکرانا ہے جبکہ کبیرہ میں کسی کا استہزاء کرتے ہوئے ہنسنا ہے۔ اس قول سے وضاحت ہوتی ہے کہ یہ کبیرہ گناہ ہے۔

❶ سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب من ترجى له السلامة من الفتن۔ مستدرک حاکم: ۱/ ۴۔

❷ مسند احمد: ۵/ ۴۲۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ یہ بات بخوبی سمجھ لیجیے کہ تمسخر سے مراد کسی کو حقیر اور ہیچ ثابت کرنا، اس کے عیوب و نقائص کو بیان کر کے اس پر ہنسنا، چاہے وہ قولاً بیان کیے جائیں یا فعلاً ہوں یا اشارتاً۔

امام بیہقی، حسن بصریؒ کے حوالے سے ایک روایت لائے ہیں کہ نبی مکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((إنَّ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ بِالنَّاسِ لَيُفْتَحُ لِأَحَدِهِمْ بَابُ الْجَنَّةِ ، فَيُقَالُ: هَلُمَّ ، فَيَجِيئُ بِكَرْبِهِ وَغَمِهِ ، فَإِذَاجَاءَ أُغْلِقَ دُوْنَهُ ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ آخَرُ ، فَيُقَالُ : هَلُمَّ ، فَيَجِيئُ بِكَرْبِهِ وَغَمِهِ ، فَإِذَاجَاءَ أُغْلِقَ دُوْنَهُ ، فَمَايَزَالُ كَذَالِكَ حَتّٰى إِنَّ الرَّجُلَ لَيُفْتَحُ لَهُ الْبَابُ ، فَيُقَالُ: هَلُمَّ ، فَلَا يَأْتِيهِ مِنَ الْيَأْسِ)) [1]

''لوگوں کو مذاق کرنے والوں میں سے کسی ایک شخص کے لیے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا، تو اس سے کہا جائے گا: آجاؤ، تو وہ کرب وغم کی کیفیت میں آ رہا ہو گا، لیکن جب وہ آجائے گا تو اسے داخل کیے بغیر ہی جنت کا دروازہ بند کر دیا جائے گا، پھر اس کے لیے دوسرا دروازہ کھولا جائے گا اور کہا جائے گا کہ آجاؤ، تو پھر وہ کرب وغم کی حالت میں (جنت کی طرف) چلنے لگے گا، لیکن جب وہ (دروازے کے پاس) آجائے گا، تو پھر اسے داخل کیے بغیر ہی بند کر دیا جائے گا۔ مسلسل اسی طرح ہوتا رہے گا، یہاں تک کہ پھر جب (ان میں سے) کسی آدمی کے لیے دروازہ کھول کر آنے کو کہا جائے گا تو وہ نا امیدی کی وجہ سے آئے گا ہی نہیں۔''

بعض ائمہ تفسیر نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ جو اپنے بھائی کو کوئی بُرا لقب دے کر اسے تضحیک کا نشانہ بنائے تو وہ فاسق ہے۔ [2]

---

[1] شعب الایمان، ۵/ ۳۱۰، ح: ۶۷۵۷۔

[2] تفسیر القرطبی: ۱۶/ ۳۲۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولیاء اللہ سے ناحق عداوت رکھنا:

اس کے بارے میں ایک حدیث تو پیچھے گزر چکی ہے کہ جس نے اولیاء اللہ سے دشمنی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کے خلاف اعلانِ جنگ کیا۔ ❶

علاوہ ازیں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: مَنْ عَادٰی وَلِیًّا فَقَدْ بَارَزَنِی بِالْمُحَارَبَةِ)) ❷

''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جس نے کسی ولی کے ساتھ دشمنی کی تو اس نے میرے ساتھ اعلانِ جنگ کیا ہے۔''

حلقہ (مجلس) کے درمیان میں بیٹھنا:

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ جَلَسَ وَسْطَ الْحَلَقَةِ))

''رسول اللہ ﷺ نے حلقہ کے درمیان میں بیٹھنے والے شخص پر لعنت فرمائی ہے۔'' ❸

ابن القیم رحمہ اللہ نے بھی اسے کبائر میں شمار کیا ہے۔

رضائے الٰہی کے علاوہ کسی اور مقاصد کے لیے علم حاصل کرنا:

یعنی کوئی عہدہ ومنصب، مال ودولت یا لوگوں کی نظروں میں عزت وشہرت پانے کے لیے علم حاصل کرنا۔ امام ابن القیمؒ فرماتے ہیں کہ یہ اکبرالکبائر میں سے ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا یُبْتَغٰی بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا یَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِیُصِیْبَ بِهٖ عَرَضًا مِنَ الدُّنْیَا لَمْ یَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ))

❶ ابن ماجه: ۳۹۸۹۔ مستدرك حاكم: ۱/ ۴۔

❷ حوالہ سابق

❸ سنن ابی داؤد، کتاب الأدب، باب الجلوس وسط الحلقة، ۴۸۲۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جو شخص اللہ کی رضا کے حصول کی خاطر حاصل کیے جانے والے علم کو صرف دنیوی اغراض ومقاصد کے لیے حاصل کرتا ہے، وہ روزِ قیامت جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔'' ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَتَعَلَّمُوا لِتَبَاهُوا بِهِ الْعُلَمَاءَ وَلَا لِتَمَارُوا بِهِ السُّفَهَاءَ وَلَا تَخَيَّرُوا بِهِ الْمَجَالِسَ فَمَنْ فَعَلَ ذَالِكَ فَالنَّارُ النَّارُ)) ❷

''تم اس غرض کے لیے علم حاصل نہ کرو کہ اس کے ذریعے علماء سے مقابلہ میں فخر کر سکو، نہ ہی اس کے لیے کہ کم عقل لوگوں سے جھگڑا (بحث ومباحثہ) کر سکو اور نہ ہی اس لیے کہ مجلس میں ممتاز مقام حاصل کر سکو، چنانچہ جس نے ایسا کیا تو (اس کے لیے) آگ ہے آگ۔''

اسی مفہوم میں ایک حدیث سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس کے طلبِ علم کا یہ مقصد ہو کہ وہ اس کے ذریعے بے عقل لوگوں سے بحث کر سکے یا علماء کے ساتھ مقابلہ کر سکے یا لوگوں کی توجہ اپنی طرف پھیر سکے تو وہ (جہنم کی) آگ میں جائے گا۔'' ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِغَيْرِ اللّٰهِ أَوْ أَرَادَ بِهِ غَيْرَ اللّٰهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ))

---

❶ ابوداؤد، كتاب العلم، باب فى طلب العلم لغير الله تعالىٰ، ۳۶۶۴۔ سنن ابن ماجة، كتاب الأيمان، باب الانتفاع، بالعلم والعمل به، ۲۵۲۔ مستدرك حاكم: ۱/ ۸۵۔

❷ سنن ابن ماجه، كتاب الايمان، باب الانتفاع بالعلم والعمل به، ۲۵۴۔ موارد الظمآن: ۹۰۔

❸ سنن ابن ماجه، كتاب الأيمان، باب الانتفاع بالعلم والعمل به، ۲۵۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جس نے کسی غیر اللہ کے لیے یا اللہ (کی رضا) کے علاوہ کسی اور کی چاہت میں علم حاصل کیا تو اس نے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لینا چاہیے۔'' ❶

کتمان علم کا مظاہرہ کرنا:

کتمان علم سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مسئلہ کے متعلق صاحبِ علم سے راہنمائی کا طالب ہو تو وہ علم رکھنے کے باوجود اسے نہ بتلائے۔ یہ امام ابن القیمؒ کے ہاں بلا قید کبیرہ گناہ ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَآ أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَٰتِ وَالْهُدَىٰ مِنۢ بَعْدِ مَا بَيَّنَّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتَٰبِ ۙ أُولَٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّٰعِنُونَ ﴿١٥٩﴾ (البقرۃ: ۲/ ۱۵۹)

''یقیناً وہ لوگ جو ہمارے نازل کردہ واضح دلائل اور ہدایت کو چھپاتے ہیں، بعد اس کے کہ ہم انہیں لوگوں کے لیے بیان کر بھی چکے ہیں تو ایسے ہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ لعنت فرماتا ہے اور لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِلِجَامٍ مِنَ النَّارِ)) ❷

''جس سے علم کے متعلق کوئی سوال کیا گیا تو اس نے اسے چھپایا، روزِ قیامت اسے آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔''

تفسیر بالرائے کرنا:

یعنی کسی مستند نص یا اقوال وآثار کے علم کے بغیر اپنی طرف سے ہی قرآن کی تفسیر کرنا۔

❶ سنن ابن ماجہ، کتاب الایمان والعلم، باب الانتفاع بالعلم والعمل بہ، ح: ۲۵۸۔

❷ ابوداؤد، کتاب العلم، باب کراھیۃ منع العلم، ۳۶۵۸۔ سنن ترمذی، ابواب العلم، باب کتمان العلم، ۲۶۴۹۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الأیمان، باب من سئل عن علم فکتمہ، ۲۶۱۔ مستدرک حاکم: ۱/ ۱۰۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِغَیْرِ مَا یَعْلَمُ جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مُلْجَمًا بِلِجَامٍ مِنْ نَّارٍ)) ❶

''جس نے بغیر علم کے قرآن کے معاملہ میں کچھ کہا تو وہ روزِ قیامت آگ کی لگام پہنے ہوئے آئے گا۔''

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ)) ❷

''جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا تو اسے اپنا ٹھکانہ (جہنم کی) آگ میں بنا لینا چاہیے۔''

تفسیر بالرائے قولِ زور ہی کی ایک نوع ہے کیونکہ اس میں یہ بات جانتے ہوئے کہ میری بات محقق اور مستند بلکہ سرے سے سچی ہی نہیں ہے، پھر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر کے اپنی بات بیان کر دیتا ہے۔

قرآن میں جھگڑا کرنا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ؕ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ (المومن: ۴۰/ ۳۵)

''وہ لوگ جو بغیر دلیل کے ان کے پاس آئی ہوئی اللہ کی آیات میں جھگڑا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ بہت بڑا جرم ہے۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ مسند أبی یعلیٰ: ۲۵۸۵۔ مجمع الزوائد: ۱/ ۱۶۳۔

❷ سنن ابی داؤد، کتاب العلم، باب فی التشدید فی الکذب علیٰ رسول اللہ۔ سنن ترمذی، ابواب الفتن، باب، ۶۸۔ فضائل القرآن للنسائی: ۱۰۹۔ ۱۱۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اَلْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ)) ❶

''قرآن میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔''

بے دھیانی میں شر انگیز اور فتنہ خیز بات کہنا:

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ایسی بات ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہوتی ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَايَتَبَيَّنُ فِيهَايَزِلُّ بِهَافِي النَّارِ أَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)) ❷

''بندہ کوئی بات جب زبان سے نکالتا ہے تو وہ جانتا نہیں ہوتا (کہ اس نے کس قدر گناہ والی بات کی ہے) جس کی وجہ سے وہ جہنم کی آگ کے گڑھے میں اتنی دُور جا گرتا ہے جتنی مشرق و مغرب میں دُوری ہے۔''

اس سے مراد ایسی بات ہے کہ جس سے سنتِ رسول کی مخالفت ہوتی ہو یا بدعت کی تائید ہوتی ہو، حق کا بطلان یا باطل کو حق ثابت کرنے میں اس سے تائید ملتی ہو، اس سے ایسا شر اور فتنہ پھیلنے کا خوف ہو کہ جس سے خونریزی ہوسکتی ہو، کسی کی عزت پر حملہ ہو رہا ہو یا کسی کا مالی نقصان ہوسکتا ہو اور اس کی وجہ سے مسلمانوں کے درمیان تفرقہ بازی اور عداوت و بغض جنم لے سکتا ہو۔

جان بوجھ کر نمازِ عصر چھوڑنا:

اگرچہ یہ مطلقاً کوئی بھی نماز چھوڑنے میں ہی آجاتا ہے لیکن چونکہ اس کے بارے میں جس طرح خاص تاکید ہے، اسی طرح خاص وعید بھی آئی ہے، اس لیے اسے الگ سے

❶ سنن ابوداؤد، کتاب السنة، باب النهی عن الجدال فی القرآن، ۳۶۰۳۔ ابن حبان موارد الظمآن: ۱۷۸۰۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الراق باب حفظ اللسان ۶۴۷۷۔ ۶۴۷۸۔ صحیح مسلم، کتاب الادب، باب التکلم بالکلمة یهوی بها فی النار ۴/ ۲۲۹۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کیا جا رہا ہے۔

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ)) ❶

''جس نے عصر کی نماز ترک کی، اس کے عمل ضائع ہو گئے۔''

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلَّذِيْ تَفُوْتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ))

''جس کی نمازِ عصر چھوٹ گئی تو گویا اس کے اہل خانہ اور مال و اسباب برباد کر دیے گئے۔'' ❷

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُمْ صَلَاةً: مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ وَرَجُلٌ يَأْتِيْ الصَّلَاةَ دِبَارًا۔ وَالدِّبَارُ أَنْ يَأْتِيَهَا بَعْدَ أَنْ تَفُوْتَهُ۔ وَرَجُلٌ اِعْتَبَدَ مُحَرَّرًا)) ❸

''تین (قسم کے لوگوں) سے اللہ تعالیٰ ان کی نماز قبول نہیں فرماتا: (پہلا) وہ شخص جو لوگوں کی ناپسندیدگی کے باوجود بھی ان کی امامت کروائے (دوسرا) وہ شخص جو نماز کے پیچھے سے آئے۔ پیچھے سے آنے کا مطلب یہ ہے کہ نماز کا وقت گزر جانے کے بعد ادا کرے۔ اور (تیسرا) وہ شخص جو کسی آزاد شخص کو غلام بنا لے۔''

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ آذَانَهُمْ: اَلْعَبْدُ الْآبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ

---

❶ صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب اثم من ترك العصر، ح: ۵۵۳۔

❷ صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلوۃ، باب اثم من فاتته العصر ۵۵۲۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب التغلیظ فی تفویت صلاۃ العصر ۱/ ۴۳۵۔

❸ سنن أبی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب الرجل یوم القوم وهم له کارهون، ۵۹۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَإِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ))

''تین طرح کے لوگوں کی نماز ان کے کانوں سے تجاوز نہیں کرتی (یعنی درِ قبولیت کی طرف نہیں جاتی) بھاگا ہوا غلام جب تک کہ وہ لوٹ نہ آئے، ایسی عورت جو اپنے خاوند کی ناراضگی میں رات بسر کرے اور لوگوں کا وہ امام جسے وہ پسند نہ کرتے ہوں۔'' ❶

اسی مفہوم میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:

''تین قسم کے لوگوں کی نماز ان کے سروں سے (درِ قبولیت کی طرف) ایک بالشت بھی بلند نہیں ہوتی: (پہلا) ایسا امام کہ جسے اس کی قوم کے لوگ پسند نہ کرتے ہوں، (دوسری) وہ عورت جو اس حال میں شب بسری کرے کہ اس کا خاوند اس پر راضی نہ ہو اور (تیسرے) وہ دو (مسلمان) بھائی جو آپس میں لڑے ہوئے ہوں۔'' ❷

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسندیدہ شخص کی امامت کے ساتھ نماز لیٹ کرنے، خاوند کو ناراض کرنے اور کسی آزاد شخص کو غلام بنا لینے کو بھی ذکر فرمایا ہے اور یہ سب کبائر ہیں۔ واللہ اعلم

رکوع و سجود میں مقتدی کا امام سے پہلے سر اٹھانا:

ابن القیم رحمہ اللہ نے اسے کبائر میں شمار کیا ہے اور امام نوویؒ وغیرہ نے اس کی تحریم کی صراحت کی ہے۔ ❸

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ أَوِ السُّجُودِ قَبْلَ

---

❶ سنن ترمذی، ابواب الصلاة، باب فیمن أم قوماً وهم له كارهون، ٣٦٠۔

❷ سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة، باب من أمّ قوماً وهم له كارهون، ٩٧١۔ موارد الظمآن: ٣٧٧۔

❸ رياض الصالحين: ١٧٦٠۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْإِمَامِ أَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ يَجْعَلَ صُوْرَتَهُ صُوْرَةَ حِمَارٍ)) ❶

''سنو! تم میں سے وہ شخص جو رکوع وسجود سے امام سے پہلے ہی اپنا سر اٹھا لے، وہ اس بات سے ڈر جائے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر یا اس کی شکل کو گدھے کی شکل نہ بنا دے۔''

صحیح ابن حبان میں نبی ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

((أَمَا يَخْشَى الَّذِيْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَأْسَهُ رَأْسَ الْكَلْبِ)) ❷

''سنو! وہ شخص جو امام سے پہلے ہی اپنا سر اٹھا لیتا ہے، اس بات سے ڈر جائے کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس کے سر کو کتے کا سر نہ بنا دے۔''

نمازی اور اس کے سترہ کے درمیان سے گزرنا:

ابن القیم رحمہ اللہ نے اسے بھی کبائر میں ہی شمار کیا ہے۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((اِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ اِلٰى شَيْئٍ يَسْتُرُهُ، فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَّجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ، فَإِنْ أَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ)) ❸

''جب تم میں سے کوئی کسی چیز کو سترہ بنا کر اس کی طرف نماز پڑھے، تو پھر کوئی اس کے سامنے سے گزرنا چاہے تو اسے اس کو روکنا چاہیے لیکن اگر وہ باز نہ آئے تو اس سے لڑائی کرنی چاہیے کیونکہ وہ شیطان ہے۔''

❶ صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب اثم من رفع راسته قبل الامام ۶۹۱۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، ۱ الامر بحسین الصلاۃ قرانما مها والخشوع فیها ۱/ ۳۲۰۔

❷ موارد الظمآن: ۵۰۴۔

❸ صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، اب یرد المصلی من مربین یدیه ۵۰۹۔ ۳۲۷۴۔ مسلم، کتاب الصلاۃ، باب منع المارین یدی المصلی ۱/ ۳۶۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوجہیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَا ذَا كَانَ عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَّهُ مِنْ أَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ)) ❶

''نمازی کے سامنے سے گزرنے والا اگر جان لے کہ اس پر کیا گناہ ہے تو وہ اپنے لیے چالیس کھڑا ہونا نمازی کے آگے سے گزرنے سے بہتر سمجھے۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب نمازی اپنے پروردگار سے (نماز میں) رازونیاز کی باتیں کر رہا ہوتا ہے تو جو شخص اس کے سامنے سے گزر کر اس کے لیے (رب سے باتیں کرنے میں) آڑ بن جائے، اسے اگر اس کے گناہ کا پتہ چل جائے وہ اس جگہ پہ سو سال تک کھڑا رہنا اپنے لیے زیادہ پسندیدہ سمجھے اس بات سے کہ وہ نمازی کے سامنے سے گزرے۔'' ❷

واپس نہ کرنے کی نیت سے قرض لینا:

رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

((مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَائَهَا أَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ إِتْلَافَهَا أَتْلَفَهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ)) ❸

''جو لوگوں کا مال (بطورِ قرض) لیتا ہے اور وہ اسے ادا کرنا چاہتا ہو تو اس کی طرف سے اللہ تعالیٰ ادا فرما دیتا ہے، لیکن جو لوگوں کا مال (ضائع کرنے کے

❶ صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ باب یرد المصلی من مربین یدیہ ۵۱۰۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب منع المار بین یدی المصلی ۱/ ۳۶۳۔

❷ سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوٰۃ، باب المرور بین یدی المصلی، ۹۴۶۔ صحیح ابن خزیمہ: ۷۱۴۔ صحیح ابن حبان موارد الظمآن: ۴۱۰۔

❸ صحیح بخاری، کتاب الاستقراض، باب من اخذ اموال الناس یرید ادائھا واتلافھا ۲۳۸۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے) واپس نہ کرنے کے ارادے سے لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے تباہ کر دیتا ہے۔"

سیدنا محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ قُتِلَ رَجُلٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ، ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ، ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ، وَعَلَیْہِ دَیْنٌ، مَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ حَتّٰی یَقْضِیَ دَیْنَہٗ)) ❶

"اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر راہِ خدا میں کوئی مقروض شخص شہید کر دیا جاتا ہے، پھر زندہ ہوتا ہے اور پھر شہید کر دیا جاتا ہے، پھر زندگی ملتی ہے اور پھر شہادت پاتا ہے، تو وہ تب تک جنت میں نہیں جا سکے گا جب تک اپنا قرض نہ چکا دے۔"

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((أَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْکُفْرِ وَالدَّیْنِ)) فَقَالَ رَجُلٌ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! أَتَعْدِلُ الْکُفْرَ بِالدَّیْنِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) ❷

"میں کفر اور قرض سے اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں۔" ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ کفر اور قرض کو برابر قرار دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: "ہاں۔"

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ فَارَقَتْ رُوْحُہُ الْجَسَدَ وَھُوَ بَرِیْئٌ مِنْ ثَلَاثٍ دَخَلَ الْجَنَّۃَ: اَلْغُلُوْلَ وَالدَّیْنِ وَالْکُفْرِ)) ❸

"جس کے جسم سے رُوح اس حال میں پرواز ہو کہ وہ تین چیزوں سے بری ہو تو

---

❶ سنن نسائی: ۷/ ۳۱۴۔ مستدرك حاكم: ۲۔ ۲۵۔

❷ سنن نسائی، کتاب الاستعاذة، باب الاستعاذة من الدين، ۸/ ۲۶۴۔ مستدرك حاكم: ۱/ ۵۳۲۔

❸ سنن ترمذی، ابواب السير، باب الغلول: ۱۵۷۲۔ سنن ابن ماجه، کتاب الصدقات، باب التشديد فی الدين: ۲۴۱۲۔ مستدرك حاكم: ۲/ ۲۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ جنت میں جائے گا، (وہ تین چیزیں یہ ہیں:) خیانت، قرض اور کفر۔“

حق مہر ادا نہ کرنے کی نیت سے عورت سے شادی کرنا:

اگر تو یہ ظلم اور دھوکے کی نوعیت سے ہو تو کبیرہ گناہ ہے۔

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَصْدَقَ امْرَأَةً صَدَاقًا وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مِنْهُ أَنَّهُ لَا يُرِيدُ أَدَائَهُ إِلَيْهَا فَغَرَّهَا بِاللّٰهِ وَاسْتَحَلَّ فَرْجَهَا بِالْبَاطِلِ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهُوَ زَانٍ)) ❶

”جس نے عورت کا حق مہر تو مقرر کر دیا لیکن اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ اس کی ادائیگی کا ارادہ ہی نہیں رکھتا، تو اس نے عورت کو دھوکا دیا اور اس کی شرمگاہ کو باطل طریقے سے حلال کیا، وہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ زانی ہوگا۔“

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ أَعْظَمَ الذُّنُوبِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَزَوَّجَ امْرَأَةً، فَلَمَّا قَضٰى حَاجَتَهُ مِنْهَا طَلَّقَهَا وَذَهَبَ بِمَهْرِهَا)) ❷

”تمام گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں یہ ہے کہ آدمی عورت سے شادی کرے، پھر جب اس سے اپنی ضرورت پوری کر لے تو اسے طلاق دے دے اور اس کا حق مہر بھی ہڑپ کر جائے۔“

حلالہ کرنا یا کروانا:

یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے مطابق کبیرہ گناہ ہے:

((لَعَنَ اللّٰهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ)) ❸

❶ سنن بیهقی: ۷/ ۲۴۲۔ ❷ سنن بیهقی: ۷/ ۲۴۱۔

❸ سنن ابی داود، کتاب النکاح، باب فی التحلیل، ح: ۲۰۷۶۔
سنن ابن ماجه، کتاب النکاح، باب المحلل والمحلل له، ح: ۱۹۳۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”اللہ تعالیٰ نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے حلالہ کیا جائے اس پر لعنت فرمائی ہے۔“

ابن ماجہ ثقہ رجال کی سند کے ساتھ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت لائے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالتَّيْسِ الْمُسْتَعَارِ؟)) قَالُوْا: بَلٰى، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((هُوَ الْمُحَلِّلُ، لَعَنَ اللّٰهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ)) ❶

”کیا میں تمہیں کرائے کے سانڈ کے بارے میں نہ بتلاؤں؟“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں (ضرور بتلایئے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ حلالہ کرنے والا ہے، اللہ تعالیٰ نے حلالہ کرنے والے اور حلالہ کروانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔“

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، فرماتے ہیں کہ میرے پاس جو بھی حلالہ کرنے اور کروانے والا لایا جائے گا، میں ان دونوں کو ہی رجم کروں گا۔ ❷

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اس موضوع پر مفصل بحث کی ہے اور ”بیان الدلیل علی ابطال التحلیل“ کے عنوان سے ایک مفصل کتاب تصنیف فرمائی ہے۔

غلام کا اپنے مالک سے بھاگ جانا:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلَاةً)) ❸

”جب غلام بھاگ جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں فرماتا۔“

ایک روایت میں ہے:

((فَقَدْ كَفَرَ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ))

❶ سنن ابن ماجه، كتاب النكاح، باب المحلل والمحلل له، ١٩٣٢۔

❷ مصنف ابن ابی شیبه: ۴/ ۲۹۴۔

❸ صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب تسمية العبد الآبق كافراً ١/ ٨٣۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اس نے کفر کیا، جب تک کہ وہ اپنے مالکوں کے پاس واپس آ جائے۔'' ❶

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

((اَیُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ)) ❷

''جو غلام بھاگ جائے، اس سے (اسلام کا) ذمہ ختم ہو جاتا ہے۔''

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَیُّمَا عَبْدٍ مَاتَ فِیْ اِبَاقَتِهٖ دَخَلَ النَّارَ وَاِنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ)) ❸

''جو کوئی بھی غلام بھاگے ہوئے عرصہ میں ہی مر جائے تو وہ جہنم میں جائے گا، اگرچہ وہ راہِ خدا میں شہید ہی کیا گیا ہو۔''

جمعہ کے دوران لوگوں کی گردنیں پھلانگنا:

امام ابن القیم رحمہ اللہ نے اسے کبائر میں شمار کیا ہے اور اس روایت سے استدلال کیا ہے، سیدنا ارقم بن ابی ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلَّذِیْ یَتَخَطّٰی رِقَابَ النَّاسِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَیُفَرِّقُ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ بَعْدَ خُرُوْجِ الْاِمَامِ کَجَارِّ قُصْبَهٖ فِی النَّارِ)) ❹

''جو شخص جمعہ کے روز امام کے نکلنے کے بعد لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہے اور دو (آدمیوں) کے درمیان (میں بیٹھ کر ان میں) فرق ڈالتا ہے تو وہ جہنم میں انتڑیاں گھسیٹنے والے کی طرح ہو گا۔''

سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اسی دوران ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آ بیٹھا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو چکے تو آپؐ نے فرمایا: اے فلاں! تجھے وہیں پر بیٹھ جانے

❶ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تسمیة العبد الآبق کافراً ۱/ ۸۳۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تسمیة العبد الآبق کافراً ۱/ ۸۳۔

❸ مجمع الزوائد: ۴/ ۲۴۰۔

❹ مسند احمد: ۳/ ۴۱۷۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱/ ۳۰۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کیا چیز مانع تھی؟ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرا جی کر رہا تھا کہ میں اسی جگہ پر بیٹھوں جہاں آپؐ نے مجھے بیٹھتے دیکھا، آپؐ نے فرمایا: میں نے تجھے لوگوں کی گردنیں پھلانگتے اور انہیں تنگ کرتے دیکھا ہے، سو جس نے کسی مسلمان کو تنگ کیا تو اس نے مجھے تنگ کیا اور جس نے مجھے تنگ کیا اس نے اللہ تعالیٰ کو تنگ کیا۔'' ❶

بغیر عذر کے جمعہ چھوڑنا:

امام ذہبی وغیرہ نے اسے کبائر میں شمار کیا ہے۔ ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے سنا:

((لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْلَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُوْنَنَّ مِنَ الْغٰفِلِيْنَ)) ❸

''لوگ جمعے چھوڑنے سے ضرور بہ ضرور رُک جائیں یا اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا، پھر وہ غافل لوگوں میں سے ہو کر رہ جائیں گے۔''

سیدنا ابو جعد ضمری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهٖ))

''جس نے لاپروائی برتتے ہوئے تین جمعے چھوڑ دیے، اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتے ہیں۔'' ❹

---

❶ المعجم الصغیر للطبرانی: ۴۶۸۔ مجمع الزوائد: ۲/ ۱۷۹۔

❷ الکبائر للذهبی: ۲۳۱۔

❸ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب التغلیظ فی ترك الجمعة ۲/ ۵۹۱۔

❹ سنن ابوداؤد: ۱۵۰۲، کتاب الصلاة، باب التشدید فی ترك الجمعة۔ سنن ترمذی، ابواب الجمعة، باب ترك الجمعة من غیر عذر: ۵۰۰۔ سنن نسائی، کتاب الجمعة، باب التشدید فی التخلف عن الجمعة ۱۳۸۸۔ ابن ماجه، کتاب اقامة الصلاة، باب فی من ترك الجمعة من غیر عذر ۱۱۲۵۔ مسند احمد: ۳/ ۴۲۴۔ ابن خزیمه: ۱۸۵۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

((مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثًا مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَهُوَ مُنَافِقٌ)) ❶

''جس نے بلا عذر تین جمعے چھوڑ دیے، وہ منافق ہے۔''

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص جمعہ کے روز اذان سُنے لیکن جمعہ کے لیے نہ آئے، پھر (دوسری) اذان سنے اور جمعہ کے لیے نہ آئے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے اور اس کے دل کو منافق کا دل بنا دیتا ہے۔'' ❷

ٹیکس وصول کرنا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ)) ❸

''ٹیکس لینے والا جنت میں نہیں جائے گا۔''

سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''داؤد علیہ السلام (رات کی) ایک گھڑی میں اپنے گھر والوں کو بیدار کرتے اور فرماتے: اے آل داؤد! اُٹھو اور نماز پڑھو، کیونکہ اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ دعا قبول فرماتا ہے سوائے جادوگر اور ٹیکس خور کی دعا کے۔'' ❹

ایک روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:

((إِنَّ صَاحِبَ الْمَكْسِ فِي النَّارِ))

''یقیناً ٹیکس لینے والا جہنمی ہے۔'' ❺

❶ صحیح ابن خزیمہ: ۱۸۵۷۔ صحیح ابن حبان موارد الظمآن: ۵۵۳۔

❷ شعب الایمان، ۳/ ۱۰۲، ح: ۳۰۰۵۔

❸ سنن ابوداؤد، کتاب الخراج، باب فی السعایة علی صدقة، ۲۹۳۷۔ مستدرک حاکم: ۱/ ۴۰۴۔

❹ مسند احمد: ۴/ ۲۲۔

❺ مسند احمد: ۴/ ۱۰۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اس عورت پر لعنت کردی جو زنا کے جرم میں سنگسار کی گئی تھی، تو نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَلْعَنْهَا ، فَلَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَ بِهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ))

"اس پر لعنت نہ کر، اس نے تو ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ویسی توبہ ٹیکس خور کر لیتا تو وہ بھی بخش دیا جاتا۔" ❶

سفارش کروانے کے لیے دیے جانے والے تحائف قبول کرنا:

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ شَفَعَ شَفَاعَةً لِأَحَدٍ فَأَهْدِي لَهُ هَدِيَّةٌ عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا ، فَقَدْ أَتَى بَابًا عَظِيمًا مِنْ أَبْوَابِ الْكَبَائِرِ)) ❷

"جس نے کسی کی سفارش کی تو (سفارش کروانے والے کی طرف سے) اسے کوئی تحفہ دیا گیا جسے اس نے قبول کر لیا تو وہ کبائر کے دروازوں میں سے ایک عظیم دروازے سے آیا ہے۔"

امام قرطبی اور عبداللہ بن ظفر اپنی تفسیر میں رقمطراز ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے کسی شخص سے ظلم وناانصافی روکنے کے لیے اس کی سفارش کی اور (سفارش کروانے والے کی طرف سے) اسے تحفہ دیا گیا جو اس نے قبول کر لیا، تو یہ حرام ہے۔ ان سے کہا گیا کہ حرام تو فیصلہ کرتے ہوئے رشوت لینا ہوتا ہے (جبکہ یہ تو محض سفارشی ہے) تو انہوں نے فرمایا: (وہ جرم نہیں بلکہ) کفر ہوتا ہے، اور انہوں نے اللہ کا یہ فرمان پڑھا:

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾

"اور جو اللہ کے نازل کردہ قوانین کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے تو یہی لوگ کافر ہیں۔" (المائدہ: ۵/ ۴۴)

حکمران، صاحب منصب اور عہدہ دار سے تعلقات اور اثر ورسوخ کی بناء پر لوگوں کی

❶ صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب من اعترف علی نفسه بالزنیٰ ۳/ ۱۳۲۳۔

❷ سنن ابوداؤد، کتاب الاجارة، باب فی الهدية لقضاء الحاجة، ۳۵۴۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفارشیں کر کے جو مال بھی کمایا جائے، وہ امام مالکؒ کے ہاں حرام ہے اور اس میں حکم یہی ہے کہ وہ مال اس کے مالکوں کو واپس لوٹا دیا جائے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو مسلمانوں کے بیت المال میں اسے جمع کروا دیا جائے۔

امام قرطبی رحمہ اللہ سورۃ المائدہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

ابن خویز منداد کا قول ہے کہ ہر وہ مال حرام ہے جو آدمی اپنے جاہ و منصب کی بناء پر حاصل کرے اور یہ تب ہوتا ہے کہ کوئی ضرورت مند شخص اگر اس کی مدد کا طلب گار ہو تو وہ بغیر کچھ لیے اس کی سفارش نہ کرے۔ ❶

اپنے آقا، غلام یا رشتہ داروں کو زائد چیز دینے سے انکار کرنا:

بہز بن حکیم اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَسْأَلُ رَجُلٌ مَوْلَاهُ مِنْ فَضْلٍ هُوَ عِنْدَهُ فَيَمْنَعُهُ إِيَّاهُ إِلَّا دُعِيَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَضْلُهُ الَّذِي مَنَعَهُ شُجَاعًا أَقْرَعَ)) ❷

''جو شخص اپنے (آزاد کردہ) غلام سے اس کی کوئی زائد چیز مانگ لے جو اس کے پاس موجود بھی ہو لیکن پھر بھی وہ اسے نہ دے تو روزِ قیامت وہ زائد چیز جسے دینے سے اس نے انکار کیا تھا، ایک گنجے سانپ کی شکل میں اس کے سامنے آئے گی۔''

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کوئی بھی رشتہ دار اپنے رشتہ دار کے پاس آ کر اس سے زائد چیز مانگتا ہے، جو اسے اللہ تعالیٰ نے دے رکھی ہے، لیکن وہ اسے دینے میں کنجوسی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم سے ایک سانپ نکالیں گے جسے شُجَاع کہا جاتا ہو گا، وہ

❶ تفسیر القرطبی: ۶/ ۱۸۳

❷ سنن ابوداؤد، کتاب الأدب، باب فی بر الوالدین، ۵۱۳۹۔ سنن ترمذی: ۱۸۹۷۔ نسائی: ۵/ ۸۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سانپ اس سے لپٹ جائے گا اور اس کے گلے کا طوق بن جائے گا۔'' ❶

سیدنا عمر اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے امت محمد! اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق دے کر مبعوث فرمایا ہے! اللہ تعالیٰ اس شخص کا صدقہ قبول نہیں فرماتا جس کے رشتہ دار اس کے صلہ (تعاون) کے محتاج ہوں لیکن وہ انہیں دینے کی بجائے دوسروں کو دے دے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کی طرف دیکھے گا بھی نہیں۔'' ❷

اہل مدینہ کو خوفزدہ کرنا یا ان کے متعلق بُرا ارادہ رکھنا:

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ مَنْ ظَلَمَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ وَأَخَافَهُمْ فَأَخِفْهُ وَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَايَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا)) ❸

''اے اللہ! جو اہل مدینہ پر ظلم کرے یا انہیں خوفزدہ کرے، تو تو اسے خوفزدہ کر اور اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو، اللہ تعالیٰ اس سے (روزِ قیامت) کوئی معاوضہ اور بدلہ قبول نہیں فرمائے گا۔''

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((لَا يَكِيدُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَحَدٌ إِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ)) ❹

''جو بھی شخص اہل مدینہ کے ساتھ مکروفریب کرے گا وہ اس طرح گھل جائے گا، جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے (یعنی صفحۂ ہستی سے مٹ جائے گا۔''

---

❶ المعجم الکبیر للطبرانی: ۲/ ۳۲۲۔ مجمع الزوائد: ۸/ ۱۵۴۔

❷ مجمع الزوائد: ۳/ ۱۱۷۔

❸ مجمع الزوائد: ۳/ ۳۰۶۔

❹ بخاری، کتاب فضائل المدینة، باب اثم من کاد اهل المدینة، ۱۸۷۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يُرِيدُ أَحَدٌ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ إِلَّا أَذَابَهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ ذَوْبَ الرَّصَاصِ أَوْ ذَوْبَ الْمِلْحِ فِي الْمَاءِ)) ❶

''جوکوئی بھی اہل مدینہ کے بارے میں برا ارادہ رکھے گا، اللہ تعالیٰ اسے آگ میں سیسے کی طرح پگھلا دے گا یا پانی میں نمک کی طرح حل کر دے گا۔''

مدینہ میں کوئی بدعت ایجاد کرنا یا وہاں کسی بدعتی کو جگہ دینا:

نبی مکرم ﷺ کا فرمان ہے:

((مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا))

''جس نے اس (مدینۃ النبیؐ) میں کوئی بدعت ایجاد کی یا کسی بدعتی کو جگہ دی، تو اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس سے کوئی معاوضہ اور بدلہ قبول نہیں فرمائے گا۔'' ❷

قاضی عیاض فرماتے ہیں: اس کے کبیرہ ہونے کا استدلال اس سے کیا ہے کہ لعنت صرف کبیرہ گناہ کے متعلق ہی ہوتی ہے اور ابن القیمؒ نے بھی اسے کبائر میں شمار کیا ہے۔

مدینہ کے درخت یا گھاس وغیرہ کاٹنا:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((اَلْمَدِينَةُ حَرَامٌ مِنْ كَذَا إِلٰى كَذَا، لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا وَلَا يُحْدَثُ فِيهَا حَدَثٌ، مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ))

''اس جگہ سے لے کر اس جگہ تک مدینہ حرام ہے، نہ اس کا درخت کاٹا جائے

❶ مسلم، كتاب الحج، باب فضل المدينة ودعاء النبیؐ فيها بالبركة، ۲/ ۹۹۳۔

❷ صحيح بخاری، كتاب فضائل المدينة، باب حرم المدينة، ۱۸۷۰۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب فضل المدينة ودعاء النبیؐ فيها بالبركة، ۲/ ۹۹۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نہ ہی اس میں کوئی نئی بات (جس کا شرع میں ذکر نہ ہو) ایجاد کی جائے، جو شخص کوئی بدعت ایجاد کرے اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔“ ❶

عاصم بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

((أَحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْمَدِيْنَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ هِيَ حَرَامٌ، لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا، فَمَنْ فَعَلَ ذَالِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ)) ❷

”کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کو حرام قرار دیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں وہ حرام ہے، اس کا گھاس تک نہیں کاٹا جائے گا، سو جو ایسا کرے گا اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔“

عامر بن سعد روایت کرتے ہیں کہ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ عقیق میں واقع اپنے مکان کی طرف جا رہے تھے کہ (راستے میں) ایک غلام کو دیکھا جو ایک درخت کاٹ رہا تھا یا پتے توڑ رہا تھا۔ آپ نے اس کا سامان چھین لیا۔ جب سعد رضی اللہ عنہ واپس آئے تو غلام کے گھر والے آئے اور کہنے لگے کہ آپ اس کا سامان اسے واپس کر دیں۔ تو آپ نے فرمایا معاذ اللہ! بھلا میں وہ چیز واپس کر دوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور انعام عنایت کی ہے اور آپ نے اس کا سامان اسے واپس کرنے سے انکار کر دیا۔ ❸

میاں بیوی میں سے کسی کا دوسرے کے راز فاش کرنا

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

((مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي إِلَى

❶ صحيح بخاری، كتاب فضائل المدينة، باب حرم المدينة، ح: ١٨٦٧۔ ٧٣٠٦۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب فضل المدينه ودعاء النبیؐ فيها بالبركة، ٢/ ٩٩٤۔

❷ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب فضل المدينة، ح: ١٣٦٦۔

❸ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب فضل المدينة، ح: ١٣٦٤۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امْرَأَتِهِ وَ تُفْضِي اِلَيهِ ثُمَّ يَنْشُرُ اَحَدُهُمَا سِرَّ صَاحِبِهِ)) ❶

''باعتبار درو منزلت لوگوں میں سے بدترین شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ہوگا جو اپنی بیوی سے خلوت اختیار کرتا ہے اور وہ اس سے خلوت اختیار کرتی ہے پھر ان میں سے ایک اپنے ساتھی کا راز فاش کردے۔''

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں میاں بیوی کے مابین ہونے والی گفتگو اور کام پر مشتمل باہمی راز کو کسی دوسرے کے پاس جا کر فاش کرنا اور عورت کے جملہ اقوال و افعال کی تفصیلات سے کسی غیر مرد کے پاس بیان کرنے کی حرمت بیان ہوئی ہے۔ ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھا کر سلام پھیرا تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اپنی جگہوں پر ہی بیٹھے رہو (پھر فرمایا) کیا تم میں سے کوئی ہے جو اپنی بیوی کے پاس جائے، دروازہ بند کر لے اور پردہ گرا دے، پھر نکلے تو (لوگوں کے پاس) باتیں کرتا پھرے کہ میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایسا ایسا کیا، لوگ خاموش رہے۔ پھر آپ عورتوں سے مخاطب ہوئے اور فرمایا کیا تم میں سے کوئی ہے جو ایسی باتیں کرتی ہو؟ وہ سب خاموش ہوگئیں مگر ایک نوجوان عورت اپنے ایک گھٹنے پر اٹھی اور بولی اے اللہ کے رسول! یقیناً مرد بھی یہ باتیں کرتے ہیں اور عورتیں بھی کرتی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اس کی مثال کیا ہے جو ایسا کرتا ہے؟ اس کی مثال اس شیطان عورت اور شیطان مرد کی سی ہے جو ایک دوسرے کو گلی میں ملتے ہیں اور اس سے اپنی حاجت پوری کرنے لگے جبکہ لوگ انھیں دیکھ رہے ہوں۔'' ❸

عورت کا اپنی قوم میں غیر کو داخل کرنا اور آدمی کا اپنے بچے سے انکار کرنا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

❶ صحیح مسلم، ۲/ ۱۰۶۰۔ ❷ شرح مسلم، نووی ۱۰/ ۸۔

❸ سنن ابی داود، کتاب النکاح باب ما یکرہ من ذکر الرجل ما یکون من اصابة اهله، ۲۱۷۴، مسند احمد ۲/ ۵۴۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اَیُّمَا امْرَأَةٍ اَدْخَلَتْ عَلَى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ وَلَنْ يُدْخِلَهَا جَنَّتَهُ وَاَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدًا وَهُوَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ احْتَجَبَ اللّٰهُ مِنْهُ وَفَضَحَهُ عَلَى رَأْسِ الْخَلَائِقِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ)) ❶

''جو عورت کسی قوم میں کسی ایسے شخص کو داخل کر دے جو ان میں سے نہ ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں کوئی مقام نہیں رکھتی اور اللہ اسے اپنی جنت میں ہرگز داخل نہیں کرے گا، اور جس شخص نے اپنے بچے کا انکار اور وہ بچہ اس کی طرف دیکھ رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس بے پردہ فرمائے گا اور پہلی اور آخری تمام مخلوقات کے سامنے اسے رسوا کرے گا۔''

عورت کو اس کے خاوند اور غلام کو اس کے آقا کے خلاف بھڑکانا

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ خَبَّبَ عَلَى امْرِئٍ زَوْجَتَهُ اَوْ مَمْلُوكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا))

''جس نے کسی آدمی کے خلاف اس کی بیوی یا اس کے غلام کو بھڑکایا تو وہ ہم میں سے نہیں۔'' ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:

((مَنْ خَبَّبَ عَبْدًا عَلَى اَهْلِهِ فَلَيْسَ مِنَّا، مَنْ اَفْسَدَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا فَلَيْسَ مِنَّا)) ❸

''جس نے کسی غلام کو اس کے مالک کے خلاف بھڑکایا یا کسی عورت کا اس کے خاوند کے خلاف ذہن خراب کیا تو وہ ہم میں سے نہیں۔''

❶ سنن ابی داود، کتاب الطلاق، باب التغليظ فی الانتفا ۲۲۶۳، سنن نسائی ۶/ ۱۷۹، سنن بیهقی ۷/ ۴۰۳۔

❷ مسند احمد، ۵/ ۳۵۲، مسند البزار کشف الاستار: ۱۵۰۰۔

❸ صحیح ابن حبان، ۱۲/ ۳۷۰۔ ح: ۵۵۶۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغیر کسی تکلیف کے خاوند سے طلاق مانگنا

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ؐ نے فرمایا:

((اَیُّمَا امْرَأَۃٍ سَأَلَتْ زَوْجَھَا طَلَاقَھَا مِنْ غَیْرِ بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَیْھَا رَائِحَۃُ الْجَنَّۃِ)) ❶

عورت کا باریک لباس پہننا

عورت کا اتنا باریک لباس پہننا کہ اس سے جسم واضح نظر آ رہا ہو یا اتنا تنگ لباس پہننا کہ اس کے جسم کے خدو خال صاف نظر آ رہے ہوں۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ اُمَّتِیْ رِجَالٌ یَرْکَبُوْنَ عَلٰی سُرُجٍ کَأَشْبَاہِ الرِّجَالِ وَیَنْزِلُوْنَ عَلٰی اَبْوَابِ الْمَسَاجِدِ، نِسَاءُ ھُمْ کَاسِیَاتٌ عَارِیَاتٌ، عَلٰی رُؤُوْسِھِنَّ کَاَسْنِمَۃِ الْبُخْتِ الْعِجَافِ اَلْعِنُوْھُنَّ فَاِنَّھُنَّ مَلْعُوْنَاتٌ)) ❷

''میری امت کے آخری زمانے میں لوگ ایسے ہوں گے جو مین پر سوا ہوا کریں گے مردوں کے مشابہ جیسے اور وہ مساجد کے دروازوں پر اترا کریں گے، ان کی عورتیں کپڑے پہنے ہونے کے باوجود ننگی ہوں گی، ان کے سر دبلے پتلے بختی اونٹوں کی کوہانوں کی طرح ہوں گے، ان پر لعنت کرو کیونکہ وہ لعنت کی ہوئی ہوں گی۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((صِنْفَانِ مِنْ اَھْلِ النَّارِ لَمْ اَرَھُمَا، قَوْمٌ مَعَھُمْ سِیَاطٌ کَاَذْنَابِ

❶ سنن ابی داود، کتاب الطلاق، باب فی الخلع، سنن ترمذی کتاب الطلاق، باب المختلعات، ۱۱۸۷، سنن ابن ماجہ، کتاب الطلاق، باب کراھیۃ الخلع للمرأۃ ۲۰۵۵، موارد الظمآن: ۱۳۲۰۔

❷ مستدرك حاکم: ۴/ ۴۳۶، موارد الظمآن، ۱۴۵۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْبَقَرِ ، يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ ، مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ ، رُؤُوسُهُنَّ كَاسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَ كَذَا)) ❶

''جہنمیوں کی دو قسمیں ایسی ہیں جنھیں میں نے نہیں دیکھا، ایک تو وہ لوگ ہیں جن کے پاس بیلوں کی دموں کی طرح کے کوڑے ہیں اور وہ لوگوں کو ان سے ماریں گے اور دوسری وہ عورتیں جو لباس پہنے ہونے کے باوجود ننگی ہوں گی، وہ (لوگوں کو) مائل کرنے والی اور (خود ان کی طرف مائل ہونے والی ہوں گی، ان کے سر بختی اونٹ کی کوہان کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے ہوں گے۔ وہ نہ تو جنت میں جائیں گے اور نہ ہی اس کی خوشبو پاسکیں گے حالانکہ اس کی خوشبو اتنے اتنے فاصلے سے پائی جارہی ہوگی۔''

نابینا شخص کو صحیح راستے سے بھٹکانا

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ ، لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ تُخُومَ الْاَرْضِ ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ كَمَّهَ اَعْمٰى عَنِ السَّبِيْلِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَبَّ وَالِدَيْهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ)) ❷

''اللہ تعالیٰ نے غیر اللہ کے لیے ذبح کرنے والے پر لعنت کی، اللہ تعالیٰ نے اس پر لعنت فرمائی ہے جو زمین کی حدود کو تبدیل کر دے، اللہ کی اس پر بھی لعنت ہے جو نابینا شخص کو غلط راستہ بتا دے، اللہ کی لعنت ہے اس شخص پر جو اپنے والدین

❶ صحيح مسلم، ۳/ ۱۶۶۰، كتاب اللباس والزينة، باب النساء الكاسيات العاريات...... الخ۔

❷ مسند احمد: ۱/ ۲۱۷، ح: ۱۸۷۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو گالی دے، اللہ تعالیٰ نے اس (غلام) پر لعنت کی ہے جو اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے اور اللہ تعالیٰ نے اس پر بھی لعنت کی ہے جو قوم لوط والا عمل کرے۔''

زمین کے نشانات مٹانا

ان نشانات سے مراد وہ علامات ہیں جن کی راہنمائی سے مسافر راستہ معلوم کریں اور اگر انھیں مٹا دیا جائے تو وہ راستہ بھول جائیں۔

ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ سے صحیح سند کے ساتھ منقول ہے کہ آپ ؐ نے فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ))

''اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو زمین کے نشانات تبدیل کر دے۔''

چوپائے سے جفتی کرنا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَلْعُوْنٌ مَنْ اَتٰى شَيْئًا مِنَ الْبَهَائِمِ)) ❶

''وہ شخص ملعون ہے جو کسی چوپائے کو آئے۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((اَرْبَعَةٌ يُصْبِحُوْنَ فِيْ غَضَبِ اللّٰهِ وَيُمْسُوْنَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ)) قُلْتُ: مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((اَلْمُتَشَبِّهُوْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتُ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ وَالَّذِيْ يَأْتِي الْبَهِيْمَةَ وَالَّذِيْ يَأْتِي الرَّجُلَ))

''چار (قسم کے لوگ) صبح اللہ کے غضب میں اور شام اللہ کی ناراضگی میں کرتے ہیں، میں نے کہا اے اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ؐ نے فرمایا ① عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مرد ② مردوں کی مشابہت اختیار

❶ الترغیب والترھیب: ۳/ ۱۹۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والی عورتیں ③ جو کسی چوپائے کو آئے اور ④ جو کسی مرد کو آئے۔'' ❶

مردوں کا ریشم پہننا

امام ذہبی رحمہ اللہ اور ابن القیم رحمہ اللہ وغیرہ نے بھی اسے کبائر میں کیا ہے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَلْبِسُوا الْحَرِيرَ فَإِنَّهُ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ))

''تم ریشم مت پہنو، کیونکہ جو اسے دنیا میں پہنے گا وہ آخرت میں اسے نہیں پہن سکے گا۔'' ❷

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے، کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ))

''دنیا میں ریشم تو وہی شخص پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔'' ❸

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَتَمَتَّعُ بِالْحَرِيرِ مَنْ يَرْجُو أَيَّامَ اللّٰهِ))

''جو شخص اللہ کی رحمت کا امیدوار ہو وہ ریشم سے (کسی بھی طرح کا) فائدہ نہ اٹھائے۔'' ❹

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم سے تیار کیا ہوا ایک جبہ دیکھا تو فرمایا:

---

❶ مجمع الزوائد: ۶/ ۲۷۲، جمع الجوامع: ۱/ ۱۰۰۔

❷ مسلم، كتاب اللباس والزينة، باب تحريم استعمال اناء الذهب، ح ۲۰۶۹۔

❸ صحيح بخاری، كتاب اللباس، باب لبس الحرير، ح: ۵۸۳۵۔

❹ مسند احمد ۵/ ۲۶۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((طَوْقٌ مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)) ❶

''یہ روز قیامت آگ کا طوق ہوگا۔''

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ حَرِيْرٍ اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبًا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

''جو شخص ریشم کا لباس پہنے گا اللہ تعالیٰ اسے روزِ قیامت آگ کا لباس پہنائے گا۔'' ❷

- فروع: ریشم پر بیٹھنا اور اسے اوپر اوڑھنا بھی مردوں پر حرام ہے۔
- امام رافعی کہتے ہیں کہ عورتوں کے لیے ریشم کو بطور بستر استعمال کرنا حرام ہے، امام نووی رحمہ اللہ نے اس کی مخالفت کی ہے۔
- ابن رفعہ رحمہ اللہ نے بعض علماء سے حکایت کیا ہے کہ وہ نکاح ہی منعقد نہیں ہوتا جو ریشم کی مسندوں پر بیٹھے لوگوں کی موجودگی میں پڑھایا جائے۔
- خام ریشم (یعنی وہ ریشم جو اپنی اصلی حالت میں ہی ہو اور اس سے کپڑا تیار نہ کیا گیا ہو) بھی تیار شدہ ریشمی لباس کی طرح ہی حرام ہے۔
- نابالغ بچے کا ریشم پہننا جائز ہے؟ اس کے بارے میں امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمومی فرمان ((هٰذَانِ حَرَامَانِ عَلَى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ)) (نصب الرایة: ۴/ ۲۹۶) کے پیش نظر ہرگز جائز نہیں ہے اور دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ جس طرح بچہ اگر شراب پیے تو اسے روکا جائے گا تاکہ اسے عادت نہ پڑ جائے تو اسی طرح ریشم کے استعمال سے بھی عادت پڑ سکتی ہے۔ ❸

مردوں کا سونا پہننا

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ المعجم الکبیر للطبرانی ۲۰/ ۱۱۸، کشف الاستار مسند البزار ۲۹۹۹۔

❷ مسند احمد: ۶/ ۳۲۴۔

❸ الاحیاء للغزالی: ۲/ ۲۹۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِیْ وَھُوَ یَتَحَلّٰی بِالذَّھَبِ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ لِبَاسَہُ فِی الْجَنَّۃِ)) ❶

''جو میری امت میں سے اس حال میں فوت ہوا کہ وہ سونے کے زیور پہنتا ہو تو اس پر اللہ تعالیٰ جنت میں اسے پہننا حرام کر دیتا ہے۔''

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اسے اتار کر پھینک دیا اور فرمایا:

((یَعْمِدَ اَحَدُکُمْ اِلٰی جَمْرَۃٍ مِنْ نَارٍ فَیَجْعَلُھَا فِیْ یَدِہٖ))

''تمھارا کوئی جان بوجھ کر آگ کا انگارہ اٹھا کر اسے اپنے ہاتھ میں ڈال لیتا ہے۔''

پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے تو اسے کسی نے کہا کہ اپنی انگوٹھی اٹھا لو اور (پہننے کے علاوہ) اس سے کوئی اور فائدہ اٹھا لو، تو اس نے کہا اللہ کی قسم! نہیں اٹھاؤں گا کیونکہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینکا ہے۔ ❷

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نجران سے ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور وہ سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا اور فرمایا:

((اِنَّكَ جِئْتَنِیْ مرضی یَدَیْكَ جَمْرَۃً مِنَ النَّارِ)) ❸

''بے شک تو اپنے ہاتھ میں (جہنم کی) آگ کا انگارہ پہن کر آیا ہے۔''

سونے چاندی کے برتن استعمال کرنا

یہ مرد و عورت دونوں کے لیے یکساں طور پر حرام ہیں۔ چاہے وہ برتن بڑا ہو یا چھوٹا اور خواہ وہ کھانے پینے کے لیے استعمال کیا جائے یا کسی اور غرض سے۔

❶ مسند احمد ۲/ ۲۰۹۔

❷ صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب فی طرح خاتم الذھب: ۳/ ۱۶۵۵۔

❸ سنن نسائی، کتاب الزینۃ باب حدیث ابی ھریرۃ والاختلاف علی قتادۃ: ۸/ ۱۷۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ الَّذِیْ یَأْکُلُ وَیَشْرَبُ فِیْ اِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، اِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ)) ❶

''یقیناً وہ شخص جو سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھاتا اور پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرنے کے سوا کچھ نہیں کر رہا ہوتا۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ شَرِبَ فِیْ لـذینه الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَمْ یَشْرَبْ بِهَا فِی الْآخِرَةِ)) ❷

''جو (دنیا میں) سونے اور چاندی کے برتن میں پیے تو وہ آخرت میں ان میں نہیں پی سکے گا۔''

فروع: جس طرح سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا حرام ہے اسی طرح انھیں بنانا اور تیار کرنا بھی حرام ہے۔

❋ اگر کسی مہمان کو سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پیش کیا جائے اور وہ انکار کی بھی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اسے ان برتنوں سے کھانا نکال کر کسی اور برتن میں رکھ کر کھا لینا چاہیے اور اگر کوئی اور برتن بھی میسر نہ ہو تو ہاتھ پر ہی رکھ کر کھا لے۔

❋ اسی طرح اگر سرمہ وغیرہ کسی چاندی کی سلائی سے لگانا پڑ جائے تو اسے پہلے تو وہ سرمہ چاندی کی سرمہ دانی سے باہر نکالنا چاہیے، یا پھر کسی اور چیز سے لگانا چاہیے۔

مرد و عورت کا ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرنا

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

((لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْمُتَشَبِّهِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ

❶ صحیح بخاری، ۵۶۳۴، صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب تحریم استعمال اوانی الذهب، ح: ۲۰۶۵۔

❷ مستدرك حاکم ۴/ ۱۴۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ)) ❶

''رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں اور مردوں کی مشابہت اختیار کرے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبِسُ لُبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبِسُ لُبْسَةَ الرَّجُلَ))

''رسول اللہ ﷺ نے عورت کا لباس پہننے والے مرد اور مرد کا لباس پہننے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔'' ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ: اَلْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالدَّيُّوْثُ وَرَجُلَةُ للنساء)) ۔

''تین (قسم کے لوگ) جنت میں داخل نہیں ہوں گے: والدین کا نافرمان، بے غیرت اور عورتوں میں سے مرد بننے والی عورت۔'' ❸

سختی برتنا

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّءُ الْمَلَكَةِ))

''سخت رویہ رکھنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔'' ❹

---

❶ صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب المتشبهين بالنساء، ح: ۵۸۸۵۔

❷ سنن ابی داود، کتاب اللباس، باب لباس النساء: ۴۰۹۸، سنن ابن ماجه، کتاب النكاح، باب فی المخنثين: ۱۹۰۴، مستدرك حاكم: ۴/ ۱۹۴، موارد الظمآن: ۱۴۵۵۔

❸ نسائی ۵/ ۸۰۔ ۸۱، مستدرك حاكم: ۱/ ۷۲۔ ۴/ ۱۴۶ مجمع الزوائد: ۸/ ۱۴۸۔

❹ مسند احمد: ۱/ ۷، ابن ماجه: ۳۶۹۱۔ سنن الترمذی: كتاب البر والصلة، باب الاحسان، الى الجذم، ح: ۱۹۴۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سئی الملکة سے مراد یہ ہے کہ اپنے زیر ملکیت غلام یا جانور پر بہت سختی کرنا اور اسے زدوکوب کرنا۔ ❶

اپنے غلام کو خصی کر دینا یا اس سے لڑائی جھگڑا کرنا

اللہ تعالیٰ کے فرمان جو ابلیس کے حوالے کے فرمایا گیا:

وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ (النساء: ۴/ ۱۱۹)

''اور میں انھیں ضرور بہ ضرور حکم دوں گا تو وہ اللہ کی تخلیق کو بدل ڈالیں گے۔''

اور اس کی تفسیر میں بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ اس سے مراد خصی کرنا ہے۔

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ)) ❷

''جو اپنے غلام کو قتل کر دے ہم اسے قتل کریں گے اور جو اپنے غلام سے لڑائی جھگڑا کرے تو ہم اس سے جھگڑیں گے۔''

میت کی ہڈی توڑنا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِ عَظْمِهِ حَيًّا)) ❸

''میت کی ہڈی توڑنا اس کے زندہ ہڈی توڑنے کے مترادف ہے۔''

چہرے پر داغ لگانا

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

((اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ وَقَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ: لَعَنَ

❶ النهاية: ۴/ ۳۵۸۔

❷ سنن ابوداود: ۴۵۱۵، كتاب الديات، باب من قتل عبده او مثله۔ سنن ترمذی، ۱۴۱۴، كتاب الديات باب الرجل يقتل عبده)

❸ سنن ابوداود، كتاب الجناء، باب في الحفار يجد العظم...... الخ: ۳۲۰۷۔ سنن ابن ماجه كتاب الجنائز، باب في النهي عن كسر عظام الميت: ۱۶۱۶، موارد الظمآن: ۷۷۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ الَّذِيْ وَ سَمَهُ))

''نبی مکرم ﷺ ایک گدھا گزرا جس کا چہرہ داغا گیا تھا، تو آپ نے فرمایا اللہ اس پر لعنت کرے جس نے اسے داغا ہے۔'' ❶

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک گدھا گزرا جس کا چہرہ داغا گیا تھا اور اس کے چہرے سے خون بہہ رہا تھا، تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا)) ❷

''اس پر اللہ کی لعنت ہو جس نے یہ کیا ہے۔''

اس داغ سے مراد یہ ہے کہ لوہا گرم کر کے جانور کی کھال کو داغنا۔

بلی کو باندھنا تاکہ وہ بھوکی پیاسی مر جائے

تمام پرندے اور دیگر جانور بھی اسی حکم میں آئیں گے۔

رسول مکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((دَخَلَتِ النَّارَ امْرَأَةٌ فِيْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خِشَاشِ الْاَرْضِ)) ❸

''وہ عورت جہنم میں گئی جس نے بلی کو باندھے رکھا، پھر نہ تو اسے کھانا دیا اور نہ ہی اسے چھوڑا تاکہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا سکے۔''

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:

''میں جنت میں گیا تو میں نے دیکھا کہ اکثر جنتی غریب اور فقیر لوگ ہیں اور میں

---

❶ مسلم، کاتب اللباس والزینة، باب النهی عن ضرب الحیوان، ح: ۲۱۱۷۔

❷ صحیح ابن حبان: ۵۶۲۶۔

❸ صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق باب خمس من الدواب فواسق: ۳۳۱۸۔
صحیح مسلم، کتاب الکسوف، باب ما عرض علی النبی فی صلاة الکسوف: ۴/ ۲۰۲۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہنم میں گیا تو دیکھا کہ جہنم میں اکثر عورتیں ہی ہیں، میں نے دیکھا کہ جہنم میں تین لوگوں کو عذاب دیا جا رہا ہے (ان میں سے ایک) وہ عورت جس نے بلی کو باندھے رکھا، نہ اسے کھانا کھلایا، نہ پانی پلایا اور نہ ہی اسے کھلا چھوڑا تاکہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا سکے، وہ اپنے دل اور پیٹھ کو نوچ رہی تھی۔'' ❶

امام نووی رحمہ اللہ شرح مسلم میں فرماتے ہیں:

''بلی کو مار ڈالنا یا اسے کھانا دیے بغیر ہی باندھے رکھنا حرام ہے اور اس حدیث کے ظاہر سے پتہ چلتا ہے کہ وہ عورت جو جہنم میں نظر آئی، وہ تھی تو مسلمان ہی لیکن بلی کو باندھنے کے سبب سے وہ جہنم میں داخل ہوئی۔'' ❷

قاضی عیاض کہتے ہیں:

''ممکن ہے کہ وہ کافر عورت ہو اور اپنے کفر کے سبب سے ہی جہنم میں گئی ہو لیکن بلی پر ظلم کرنے کی وجہ سے اس کے عذاب میں مزید اضافہ کر دیا گیا ہو، کیونکہ اگر وہ مسلمان ہوتی تو کبائر سے اجتناب کی بدولت اس کے صغائر بھی معاف کر دیے جانے تھے۔''

یہ قاضی عیاض رحمہ اللہ کا موقف ہے لیکن درست وہی ہے جو ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں وہ عورت مسلمان ہی تھی اور بلی کو اذیت سے مارنے کے باعث جہنم میں گئی، جیسا کہ حدیث کا ظاہر ہے۔

کسی بھی مسلمان کو حقیر سمجھنا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْـمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ اَلتَّقْوٰى هٰهُـنَا ، اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا وَيُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهِ. بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَـحْـقِـرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ

❶ صحیح ابن حبان موارد الظمآن : ۵۹۶۔

❷ شرح مسلم، نووی ۱۴/ ۴۲۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ))

''مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، نہ تو وہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اسے رسوا کرتا ہے اور نہ ہی اسے حقیر سمجھتا ہے، تقویٰ یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے۔ اور آپؐ اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے تھے۔ آدمی کے برا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے، ہر مسلمان کا دوسرے مسلمان پر خون، مال اور عزت حرام ہے۔'' ❶

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ)) ❷

''حق کو جھٹلانا اور لوگوں کو حقیر جاننا تکبر ہے۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِذَا سَمِعْتُمُ الرَّجُلَ يَقُوْلُ: هَلَكَ النَّاسُ ، فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ))

''جب کسی شخص کو یہ کہتے سنو کہ لوگ ہلاک ہو جائیں تو سب سے زیادہ ہلاکت کا شکار وہی ہوتا ہے۔'' ❸

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ تب ہوگا جب وہ خود کو لوگوں کی نسبت بڑائی سے متصف کر رہا ہو اور دیگر لوگوں کو حقیر سمجھ کر انھیں یہ بددعا دے۔

وِگ (مصنوعی بال) لگانا یا لگوانا

یہ مرد و عورت دونوں کے لیے یکساں طور پر حرام ہے، خواہ وہ کنوارے ہوں یا شادی شدہ۔

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! میری بیٹی کو خسرے کا بخار ہو گیا ہے جس سے اس کے بال جھڑ گئے ہیں اور میں اس

❶ صحيح مسلم ، كتاب البر والصلة ، باب تحريم ظلم المسلم ، ح: ۲۵۶۴۔

❷ صحيح مسلم ، كتاب الايمان ، باب تحريم الكبر وبيانه: ۱/ ۹۳۔

❸ مسلم ، كتاب البر والصلة ، باب النهي من قول هلك الناس ، ح: ۲۶۲۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی شادی بھی کر چکی ہوں، تو کیا میں اسے مصنوعی بال لگا دوں؟ آپ ؐ نے فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰہُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ)) ❶

''اللہ تعالیٰ نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی (دونوں) پر لعنت کی ہے۔''

قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصنوعی بال لگانا یا لگوانا کبیرہ گناہوں میں سے ہے کیونکہ اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت وارد ہوئی ہے، پھر اس کے گناہ میں جس قدر لگوانے والا شریک ہوگا اسی قدر وہ بھی شریک ہوگا جو ''وِگ'' لگانے کا کام کرتا ہے کیونکہ وہ ایک حرام کام میں اس کی مدد کر رہا ہے۔ ❷

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام مالک رحمہ اللہ اور طبری وغیرہ کا قول ہے: وِگ لگانا مطلقاً ممنوع ہے، خواہ وہ بالوں سے بنی ہو، اون سے ہو یا کسی بھی چیز سے تیار کی گئی ہو۔ ❸

جسم کو گودنا یا گودوانا

اس سے مراد یہ ہے کہ سوئی یا کسی چبھن والی چیز کو جسم کی جلد میں داخل کر کے اس سے جسم کا ماس اکھیڑنا اور پھر اس میں سرمہ یا سیاہی وغیرہ بھر دینا۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مصنوعی بال لگانے اور لگوانے والی، جسم کو گودنے اور گودوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔ ❹

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((لَعَنَ اللّٰہُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰہِ)) ❺

❶ صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب الواصل فی الشعر، ح: ۵۹۳۳۔

❷ صحیح مسلم للنووی: ۱۴/ ۱۰۵۔

❸ شرح مسلم، للنووی ۱۴/ ۱۰۴۔

❹ صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب الواصل فی الشعر، ح: ۵۹۳۷۔

❺ صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب المتفلجات للحسن، ۵۹۴۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں، گودوانے والیوں، چہرے کے بال اکھاڑنے والوں، اکھڑوانے والیوں اور حسن کے لیے دانتوں میں فاصلہ پیدا کرنے والیوں پر جو کہ اللہ کے تخلیق کو بدلتی ہیں، لعنت کی ہے۔“

چہرے کے بال اکھاڑنا

مذکرہ بالا حدیث کے مطابق یہ بھی حرام ہے۔ البتہ ایسی عورت کے لیے جائز ہے جس کی داڑھی یا مونچھوں کے بال اگنا شروع ہو جائیں۔

دانت باریک کرنا

حسن میں اضافہ کے لیے دانت باریک کرنا یا دانتوں کے درمیان فاصلہ اور کشادگی پیدا کرنا بھی سابقہ حدیث کی رو سے حرام ہے۔

جلد گودنے یا گدوانے، چہرے کے بال اکھاڑنے اور دانت باریک کرنے کے کبیرہ گناہ، ہونے کا استدلال اس سے کیا گیا ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت وارد ہوئی ہے۔

ان کی وجہ نہی کے بارے میں اختلاف ہے۔

- ایک قول یہ ہے کہ ایسا کرنے سے اپنی عمر اور جسمانی نقائص و عیوب چھپائے جاتے ہیں اس لیے منع کیا گیا ہے۔
- سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلا جاتا ہے، اس لیے ممانعت وارد ہوئی ہے۔ یہی قول زیادہ صحیح ہے۔

اپنے استقبال میں لوگوں کے کھڑے ہونے کو پسند کرنا

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)) [1]

”جو شخص یہ پسند کرے کہ لوگ اس کے لیے کھڑے رہیں تو اسے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لینا چاہیے۔“

[1] سنن ابوداود، کتاب الادب، باب فی قیام الرجل للرجل: ۵۲۲۹۔ سنن ترمذی کتاب الادب، باب کراهية قيام الرجل للرجل: ۲۷۵۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ہم کھڑے ہو گئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَقُومُوا كَمَا تَقُومُ الْاَعَاجِمُ يُعَظِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا)) ❶

''تم کھڑے نہ ہوا کرو جس طرح عجمی لوگ ایک دوسرے کی تعظیم میں کھڑے ہوتے ہیں۔''

باطل کی خاطر جھگڑنا اور اس کی تائید کرنا

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((مَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُ لَمْ يَزِلْ فِي سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ)) ❷

''جس نے جانتے بوجھتے کے باوجود باطل کے حق میں جھگڑا کیا تو وہ اللہ کی ناراضگی میں رہے گا، یہاں تک کہ اس سے باز آجائے۔''

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ اَعَانَ ظَالِمًا بِبَاطِلٍ لِيُدْحِضَ بِهِ حَقًّا فَقَدْ بَرِئَ مِنْ ذِمَّةِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ)) ❸

''جس نے کسی ظالم کی باطل کام میں مدد کی تاکہ وہ اس کے ذریعے حق کو نیچا دکھا سکے، تو وہ اللہ اور رسول کے ذمہ سے بری ہے۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے:

((مَنْ اَعَانَ عَلٰى خُصُومَةٍ لَا يَعْلَمُ حَقٌّ اَوْ بَاطِلٌ فَهُوَ فِي سَخَطِ

❶ سنن ابوداود، کتاب الادب، باب فی قیام الرجل للرجل: ۵۲۳۰، سنن ابن ماجه کتاب الدعا، باب عاء رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: ۳۸۳۶۔

❷ سنن ابی داود، کتاب الاقضیة، باب فیمن یعین علی خصومة من غیر ان یعلم امرها: ۳۵۹۷۔

❸ المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۱/ ۱۱۴، مجمع الزوائد: ۵/ ۲۱۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ))

''جس نے کسی جھگڑے پر اعانت کی اور اسے یہ بھی پتہ نہ ہو کہ وہ حق ہے یا باطل، تو وہ اس سے باز نہ آ جانے تک اللہ کی ناراضگی میں ہی رہتا ہے۔''

موسیقی سننا

شیوخ عراق نے اسے بھی کبائر میں شمار کیا ہے۔

چوسر کھیلنا

یہ ایسا ہوتا ہے کہ ایک ڈبیہ میں پلاسٹک کی گوٹیاں ہوتی ہیں اور ان کے دور رنگ ہوتے ہیں، ڈبی کو ہلا کر وہ گوٹی نیچے پھینکنا ہوتی ہے اور جو بھی رنگ آئے گا اس کے مطابق وہ گوٹیاں آگے بڑھا دی جاتی ہیں۔

امام الحرمین کا قول ہے کہ یہ کبیرہ گناہ ہے اور ابن القیم رحمہ اللہ وغیرہ کا بھی یہی مؤقف ہے۔

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ شِيرِ فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ)) [1]

''جس شخص نے چوسر کھیلا تو اس نے گویا اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت سے رنگا۔''

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ لَعِبَ بِنَرْدٍ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ)) [2]

''جس نے چوسر کھیلا تو اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے پیغمبر کی نافرمانی کی۔''

فرع: شطرنج کھیلنا صحیح ترین قول کے مطابق مکروہ ہے۔

حلیمی کہتے ہیں کہ حرام ہے، رویانی کا بھی یہی مؤقف ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''حزۃ'' اور ''قرف'' کھیلنا بھی سخت مکروہ ہے۔

الحزۃ: زمین میں چھوٹا سا گڑھا کر کے کنکریوں یا کسی اور چیز کو اس میں ڈالنے کے ساتھ

---

1. صحيح مسلم، كتاب الشعر، باب تحريم اللعب بالنرد شير، ح: ٢٢٦٠۔
2. مؤطا مالك: ٩٥٨/٦۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھیلنا (ہمارے ہاں جسے گولیاں کھیلنا یا اخروٹ کھیلنا کہا جاتا ہے)

القرف: زمین پر مربع شکل میں خط کھینچ کر اس کے درمیان میں صلیب کی طرح دو لکیریں لگانا اور ان لکیروں کے سروں پر کنکریاں رکھ کے کھیلنا (ہمارے ہاں بچے جسے بارہ گوٹی یا چارگوٹی وغیرہ کہتے ہیں)

ابن وہب روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بچوں کے پاس سے گزرے جو حزۃ کھیل رہے تھے تو آپ نے انھیں منع کر دیا۔

صاحب شامل کہتے ہیں کہ (اس کا گناہ) چوسر کھیلنے کے مثل ہے۔

ابو حامد کا قول ہے کہ یہ شطرنج کی طرح ہے۔ واللہ اعلم

وصیت میں تکلیف یا نقصان پہنچانا

قریب المرگ شخص کا وصیت کرتے ہوئے اپنے کسی وارث کو حسد و بغض کی بنا پر اپنے متروکہ مال سے محروم رکھنے کے لیے اسے کم مال دینے کے لیے غلط وصیت کرنا، جس سے اس محروم وراثت کو تکلیف پہنچے یا نقصان ہو۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ الرَّجُلَ اَوِ الْمَرْأَةَ لَیَعْمَلُ بِطَاعَةِ اللّٰهُ سِتِّیْنَ سَنَةِ ثُمَّ یَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَیُضَارَّانِ فِي الْوَصِیَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ))

''کوئی آدمی یا عورت ساٹھ سال تک اللہ کی اطاعت والے عمل کرتے ہیں لیکن جب انھیں موت آنے لگتی ہیں تو وہ وصیت میں ایسا ضرر پہنچاتے ہیں کہ ان کے لیے جہنم واجب ہو جاتی ہے۔'' [1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''آدمی ستر سال تک نیک لوگوں والے عمل کرتا رہتا ہے لیکن جب (بوقت موت) وصیت کرتا ہے تو وصیت میں ناانصافی کرتا ہے، اس طرح اس کا انجام

[1] سنن ابوداود، کتاب الوصایا، باب ما جاء في کراهیة الضرار في الوصیة: ۲۸۶۷، سنن ترمذی، ابواب الوصایا، باب الضرار في الوصیة: ۲۱۱۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برے کام پر ہوتا ہے اور وہ جہنم میں چلا جاتا ہے اور ایک آدمی ستر سال تک برے لوگوں والے کام کرتا ہے لیکن (مرتے وقت) وصیت میں انصاف کرتا ہے اور اس کا انجام اچھے کام پر ہونے کی وجہ سے وہ جنت میں چلا جاتا ہے۔'' [1]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلاِضْرَارُ فِی الْوَصِیَّةِ مِنَ الْکَبَائِرِ)) [2]

''وصیت میں نقصان پہنچانا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ فَرَّ بِمِیْرَاثِ وَارِثِهٖ قَطَعَ اللّٰهُ مِیْرَاثَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ)) [3]

''جو شخص اپنے وارث کو اس کی وراثت کا حصہ دینے سے بھاگے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کی وراثت سے محروم فرما دے گا۔''

عورتوں کا قبرستان جانا

اس کی تحریم و کراہت اور اباحت کے متعلق اقوال ہیں لیکن ابن القیم رحمہ اللہ نے یہ صراحت فرمائی ہے کہ یہ کبائر میں ہے۔ [4]

اسی طرح اس بات کی صراحت تو بالاتفاق ہے کہ قبروں کو سجدہ گاہ بنانا، ان پر چراغاں کرنا اور ان پر مجاور بن کر بیٹھنا کبیرہ گناہ ہے اور اس کی علت یہ ہے کہ ہر وہ کام جس کے فاعل پر اللہ و رسول کی لعنت وارد ہوئی وہ کبیرہ گناہ ہوتا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ)) [5]

---

1. سنن ابن ماجه، کتاب الوصایا، باب الحیف فی الوصیة: ۲۷۰۴
2. سنن نسائی۔ 3. ابن ماجه، کتاب الوصایا، باب الحیف فی الوصیة: ۲۷۰۳
4. اغاثة اللهفان: ۱/ ۱۶۴۔
5. سنن ترمذی، ابواب الجنائز، باب کراهیة القبور للنساء: ۱۰۵۶۔ سنن ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی النهی عن زیارة النساء القبور: ۱۵۷۶۔ مسند احمد ۲/ ۳۳۷۔ صحیح ابن حبان موارد الظمآن: ۷۸۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"قبرستان میں بہت زیادہ آنے جانے والی عورتوں پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔"

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:

((اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ لَعَنَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْھَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ)) ❶ ۔

"رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں اور ان پر مساجد بنانے والوں اور چراغاں کرنے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔"

البتہ مردوں کا قبرستان جانا جائز ہے بلکہ نبی ﷺ نے حکم فرمایا ہے۔

امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ مردوں کے قبرستان جانے کے استحباب پر اجماع ہے۔ ❷

قبروں پر مساجد بنانا اور ان پر چراغاں کرنا

سابقہ حدیث میں ان کے فاعل پر نبی ﷺ کی لعنت وارد ہونے کی وجہ سے یہ کبیرہ گناہ ہے۔

سیدنا جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس جہانِ فانی سے کوچ کر جانے سے پہلے فرماتے سنا:

((اَلَا وَاِنَّ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کَانُوْا یَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ فَاِنِّیْ اَنْھَاکُمْ عَنْ ذَالِکَ))

"خبردار! تم سے پہلے لوگ اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا کرتے تھے، تو میں اس بات سے تم کو منع کرتا ہوں۔" ❸

---

❶ سنن ابوداود، کتاب الجنائز، باب فی زیارة النساء القبور: ۳۲۳۶۔ ترمذی، ابواب الصلاة، باب کراھیة ان یتخذ علی القبر مسجداً: ۳۲۰۔ سنن نسائی، کتاب الجنائز، باب التغلیظ فی اتخاذ السرج علی القبور: ۴/ ۹۴۔ مسند احمد: ۱/ ۲۲۹۔

❷ المجموع شرح المهذب للنووی: ۵/ ۳۱۰۔

❸ صحیح مسلم: ۱/ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ)) ❶

''یہود ونصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا تھا۔''

الشیخ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قبر پر متبرک عمل ہونے کی نیت سے نماز پڑھنا اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ہے اور دین میں ایسا کام ایجاد کرنے سے مترادف ہے جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی۔ ❷

تمام مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ قبر پر نماز پڑھنا عظیم حرام کام ہے اور شرک کا سبب ہے۔ اس بارے میں نہی اور سخت ممانعت کے باعث بہت سی نصوص تواتر کے ساتھ منقول ہیں۔ امام احمد، مالک اور شافعی مذہب کے جمیع علماء وفقہاء نے اس کی تحریم کی صراحت فرمائی ہے جبکہ ایک گروہ اس کی کراہت کا قائل ہے۔ علماء کے بارے میں حسن ظن رکھتے ہوئے اس کراہت کو بھی تحریم پر ہی محمول کیا جائے گا اور اس سے ایسے کام کے جواز کی دلیل ہرگز نہیں نکلتی جس پر لعنت رسول کی متواتر احادیث منقول ہیں۔

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ مِنْ شَرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ اَحْيَاءٌ وَالَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ)) ❸

''یقیناً لوگوں میں سے بدترین لوگ وہ ہیں جن کی زندگی میں ہی ان پر قیامت

---

❶ صحیح بخاری، کاتب المساجد، باب الصلاۃ، باب فی البیعۃ، ۴۳۵۔ مسلم، کاتب المساجد، باب النہی عن بناء المساجد علی القبور، ح: ۵۳۱۔

❷ اغاثۃ اللھفان: ۱/ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔

❸ مسند احمد: ۱/ ۴۰۵، ۵۳۵۔ وقال شاکر: اسنادہ صحیح۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برپا ہو جائے اور (دوسرے) وہ لوگ جو قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیں۔“

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَامَ)) ❶

”زمین ساری کی ساری مسجد (سجدہ گاہ) ہے سوائے قبرستان اور بیت الخلاء کے۔“

مزید فرماتے ہیں کہ قبروں پر بنائی ہوئی مسجد کے بارے میں شرعی حکم یہ ہے کہ اسے گرا کر زمین کے برابر کر دیا جائے۔ ان کو گرانا مسجد ضرار کو گرانے سے اولیٰ ہے۔ ❷

اسی طرح قبروں پر جلائے جانے والے چراغ، موم بتیاں اور اگر بتیاں وغیرہ بھی بجھا دینی چاہئیں۔ واللہ اعلم

انصار سے بغض رکھنا

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے بارے میں فرمایا:

((لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ، مَنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ)) ❸

”ان سے صرف مومن ہی محبت کرتا ہے اور ان سے صرف منافق ہی بغض رکھتا ہے، جو ان سے محبت کرے اللہ اس سے محبت کرے گا اور جو ان سے بغض رکھے اللہ اس سے بغض رکھے گا۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ ابو داود: ۴۹۲، ترمذی: ۳۱۷، ابن ماجه: ۷۴۵، مسند احمد ۳/ ۹۶: موارد الظمآن ۳۳۸، اغاثة اللهفان لابن القيم: ۱/ ۱۹۳۔

❷ اغاثة اللهفان: ۱/ ۱۸۲۔

❸ صحیح بخاری، کتاب فضائل الصحابة، باب حب الانصار، ح: ۳۷۸۳۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان حب الانصار، ح: ۷۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((لَا یُبْغِضُ الْاَنْصَارَ رَجُلٌ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرِ)) ❶

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہو وہ انصار سے بغض نہیں رکھتا۔''

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انصار سے مراد ہر وہ شخص ہے جو اللہ و رسول اور دین اسلام کی نصرت و اعانت کرتا ہو اور یہ تا قیامت باقی رہیں گے، ان سے عداوت اور بغض رکھنا اکبر الکبائر میں سے ہے۔

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان حب الانصار و علی رضی اللہ عنہ من الایمان، ح: ۷۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل :

جملہ صغائر کا بیان

یہ بات بخوبی سمجھ لیجیے کہ جس طرح کبائر سے اجتناب واجب ہے اسی طرح صغائر سے بچنا بھی واجب ہے، کیونکہ جب بندہ کسی صغیرہ گناہ پر اصرار کرنے لگتا ہے تو وہ کبیرہ بن جاتا ہے اور سبھی صغیرہ گناہ مل کر روزِ قیامت انسان کی ہلاکت کا باعث بن جائیں گے۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوْهُ وَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهٖ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ))

''جس سے میں روک دوں، اس سے اجتناب کیا کرو اور جس کا میں حکم دوں، اس پر حسبِ استطاعت عمل کیا کرو۔'' ❶

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِيَّاكُمْ وَ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ وَإِنَّ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ مَتَى يُؤْخَذُ بِهَا صَاحِبُهُ تُهْلِكُهُ)) ❷

''چھوٹے چھوٹے گناہوں سے خود کو بچاؤ، کیونکہ ان چھوٹے چھوٹے گناہوں کی وجہ سے ہی جب آدمی کا مواخذہ ہوگا تو یہ اسے ہلاک کر دیں گے۔''

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''شیطان ارضِ عرب میں بتوں کی پرستش کیے جانے سے تو نا امید ہو گیا ہے لیکن وہ تمہارے ان چھوٹے چھوٹے گناہوں سے ہی خوش ہے جو کہ درحقیقت تباہ کر

---

❶ صحیح مسلم، کتاب المناقب، باب توقیرہ صلی اللہ علیہ وسلم...... الخ ۴/ ۱۸۳۰۔

❷ مسند احمد: ۵/ ۳۳۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینے والے گناہ ہیں۔" ❶

سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حنین سے فارغ ہوئے تو فرمایا:

"جسے جو چیز ملتی ہے وہ لے کر آئے، جسے ہڈی یا دانت ہی ملتا ہے وہ اسے ہی لے آئے۔" راوی کہتے ہیں کہ ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ ہم نے ڈھیر لگا دیا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی طرح آدمی پر گناہ اکٹھے ہو جائیں گے جس طرح تم نے یہ سب جمع کر دیا، سو آدمی کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے اور کسی صغیرہ یا کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہیں کرنا چاہیے کیونکہ (اس کے نامۂ اعمال اور حساب کتاب میں) وہ بھی شمار کیے جائیں گے۔" ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُونَ عَمَلًا هِيَ أَدَقُّ فِي أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ كُنَّا نَعُدُّهَا عَلَىٰ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ مِنَ الْمُوبِقَاتِ)) ❸

"تم کوئی ایسا عمل کرتے ہو جو تمہاری نظروں میں بال سے بھی زیادہ باریک (یعنی انتہائی معمولی) ہوتا ہے، لیکن ہم اسے عہد رسالت میں ہلاک کر دینے والے گناہوں میں شمار کیا کرتے تھے۔"

اس بارے میں بہت سی احادیث وارد ہیں مختصر یہ کہ ان تمام سے مقصود فقط صاحبِ عقل کو یہ سمجھانا ہے کہ روزِ قیامت سرخروئی اور کامرانی سے ہمکنار ہونے کے لیے چھوٹے سے چھوٹے گناہ کے ارتکاب سے بھی بچا جائے، کیونکہ انسان لاشعوری، نادانی میں یا اس گناہ کو معمولی سمجھتے ہوئے کر گزرتا ہے لیکن روزِ قیامت وہی تمام جب اکٹھے کیے جائیں گے، تو انسان کی ہلاکت کا باعث بن جائیں گے۔ چنانچہ اب ہم ان صغیرہ گناہوں کا ذکر کریں

❶ مجمع الزوائد: ۴/ ۱۸۹۔

❷ المعجم الكبير للطبراني: ۶/ ۵۲۔ مجمع الزوائد ۱۰/ ۱۹۰، هذا حديث ضعيف۔

❸ صحيح بخاري، كتاب الرقاق، باب ما يتقى من محقرات الذنوب ۶۴۹۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے جو حرام بھی ہیں اور ان سے سختی سے روکا بھی گیا ہے۔ واللّٰہ ولیّ التوفیق

غیر محرم کو دیکھنا:

غیر محرم کو خواہ شہوت سے دیکھا جائے یا بغیر شہوت کے، ہر دو صورت میں ناجائز ہے اور صرف ستر والے اعضاء دیکھنا ہی ممنوع نہیں ہے، بلکہ عورت کا چہرہ، ہاتھ اور دیگر واضح ہونے والے اعضاء کو دیکھنا بھی گناہ ہے، کیونکہ انہی سے فتنہ پروان پکڑتا ہے اور انہی سے پرہیز کر کے بندہ خود کو فتنہ سے بچا سکتا ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ

''(اے نبیؐ!) مومن مردوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔'' (النور: ۲۴/ ۳۰)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظُّهُ مِنَ الزِّنَا، وَهُوَ مُدْرِكُ ذَالِكَ لَا مَحَالَةَ: فَالْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ، وَالْأُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ يَزْنِي وَزِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَا وَالْقَلْبُ يَهْوِي وَيَتَمَنّٰى وَيُصَدِّقُ ذَالِكَ الْفَرْجُ أَوْ يُكَذِّبُهُ)) ❶

''ابن آدم کا زنا سے حصہ لکھ دیا جاتا ہے اور لامحالہ اسے وہ پانا ہی ہوگا: آنکھوں کا زنا (غیر محرم کو) دیکھنا ہے، کانوں کا زنا (فحش و بے حیائی کی باتیں) سننا ہے، زبان بھی زنا کرتی ہے اور اس کا زنا (گندی) باتیں کرنا ہے، ہاتھ کا زنا (برائی کے ارادہ سے کسی کو) چھونا ہے، پاؤں کا زنا (برائی کی طرف) چل کر جانا ہے، دِل تمنا اور خواہش کرتا ہے اور شرم گاہ اس (کی خواہش) کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔''

---

❶ بخاری، کتاب بدء الاسلام، باب زنا الجوارح دون الفرج، ح: ۶۲۴۳۔
صحیح مسلم، کتاب القدر، باب قدر علی ابن آدم خطه، ح:/ ۲۶۵۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فروع:

❁ جس طرح کسی اجنبی عورت کے کسی خاص عضو کی طرف نظر ڈالنا حرام ہے، اسی طرح اسے مطلق دیکھنا بھی حرام ہے۔

❁ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ خواہ وہ دیکھنا شہوت سے ہو یا بغیر شہوت کے۔ ❶

❁ اسی طرح عورت کا بھی مرد کو دیکھنا حرام ہے، یہ بھی بدنظری میں ہی شمار ہوگا اور اس پر ممانعت وارد ہوئی ہے، جیسا کہ سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی تھی اور میمونہ رضی اللہ عنہا بھی وہیں موجود تھیں کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ (جو نابینا تھے) آ گئے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہمیں) فرمایا: ''اس سے پردہ کرو۔'' ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ نابینا نہیں ہے، یہ تو ہمیں نہ دیکھ سکتا ہے اور نہ ہی پہچان سکتا ہے۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم بھی اندھی ہو؟ کیا تم اسے نہیں دیکھ رہی ہو؟'' ❷

❁ آدمی کا کسی بچی کی شرم گاہ پر بغیر شہوت کے نظر ڈالنا گناہ نہیں ہے۔

❁ بے رِیش حسین لڑکے کو شہوت کی نگاہ سے دیکھنا بالاجماع حرام ہے۔

❁ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بے رِیش لڑکے کو شہوت سے دیکھنا مطلقاً حرام ہے، خواہ کسی فتنہ کا ڈر ہو یا نہ ہو۔ علماء و محققین کے نزدیک یہی مذہب مختار ہے اور امام شافعیؒ کا بھی یہی مؤقف ہے۔ ❸

❁ عورت کا عورت کے قابل ستر اعضاء کو شہوت کی نگاہ سے دیکھنا بھی حرام ہے۔

❁ صحیح ترین مؤقف کے مطابق کافر عورت کا مسلمان عورت کے جسم کو دیکھنا بھی حرام ہے۔

---

❶ شرح مسلم للنووی: ۴/ ۳۱۔

❷ سنن ابوداؤد کتاب اللباس، باب فی قوله عزوجل: قل للمؤمنات یغضضن...الخ، ۴۱۱۲۔ سنن ترمذی، ابواب الأدب، باب احتجاب النساء من الرجال، ۲۷۷۸۔

❸ شرح مسلم: ۴/ ۳۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ بغیر کسی ضرورت کے مرد وعورت کا اپنی شرمگاہ کو دیکھنا مکروہ ہے۔

❁ میاں بیوی کا ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھنے کے بارے میں دو اقوال ہیں:

(۱) حرام ہے۔

(۲) مکروہ ہے۔ (یہی صحیح ہے)

❁ جب غیر محرم کو دیکھنا حرام ہے، تو اسے چھونا بالاولیٰ حرام ہوگا۔

❁ اگر فتنے کا ڈر ہو تو آدمی کا آدمی کی ران سے اپنی ران ملا کر بیٹھنا بھی حرام ہے۔

❁ آدمی کا آدمی کے ساتھ اور عورت کا عورت کے ساتھ ایک بستر پر لیٹنا جائز نہیں ہے، اگرچہ وہ دونوں بستر کے ایک ایک جانب ہو کر ہی لیٹیں۔ جیسا کہ رسول اللہ مکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((لَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ)) ❶

''کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ لیٹے اور نہ ہی کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے۔''

❁ بچے یا بچی کی عمر دس سال ہونے کے بعد اس کا بستر الگ کر دینا چاہیے۔

❁ ابن الحاج مالکی ''المدخل'' میں رقم فرماتے ہیں کہ کسی ننگے مرد کا لباس پہنے مرد کے ساتھ یا کسی ننگی عورت کا لباس پہنی عورت کے ساتھ ایک ہی چھت کے نیچے سونا جائز نہیں ہے۔

❁ غسل کرتے وقت ستر ننگا کرنا جائز ہے لیکن وہ بھی صرف اسی وقت کے دوران جس میں غسل کیا جائے، اس سے زائد وقت میں بلاوجہ ننگا رہنا بالکل ناجائز ہے، اگرچہ خلوت میں ہی ہو کیونکہ خلوت میں بھی صحیح ترین مؤقف کے مطابق ستر ڈھانپے رکھنا واجب ہے۔ ❷

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم النظر الی الورات: ۱/ ۲۶۶۔

❷ شرح مسلم للنووی: ۴/ ۳۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغیر اجازت لوگوں کے گھروں میں داخل ہونا:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنِ اطَّلَعَ فِی بَیْتِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ أَنْ یَّفْقَئُوا عَیْنَهُ)) ❶

''جو لوگوں کے کسی کے گھر میں بغیر ان کی اجازت کے جھانکے تو ان کے لیے جائز ہے کہ وہ اس کی آنکھ پھوڑ دیں۔''

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گھر میں داخلے کی اجازت کے متعلق پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا:

((مَنْ أَدْخَلَ عَیْنَهُ قَبْلَ أَنْ یَّسْتَأْذِنَ وَیُسَلِّمَ فَلَا اِذْنَ لَهُ وَقَدْ عَصٰی)) ❷

''جو اجازت لینے اور سلام کرنے سے پہلے (کسی گھر میں) آنکھ لگا کر دیکھے تو اسے اجازت نہ دی جائے، کیونکہ اس نے نافرمانی کی ہے۔''

غیبت سننا اور استطاعت کے باوجود غیبت کرنے والے کو منع نہ کرنا:

یہ حرام ہے، بلکہ بعض نے تو اسے کبائر میں شمار کیا ہے اور اس کا کبیرہ گناہ ہونا بعید از قیاس نہیں ہے، کیونکہ اس نے قدرت کے باوجود امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا اہتمام نہیں کیا۔ حدیث میں ذکر ہے کہ غیبت کرنے والا اور سننے والا دونوں گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔

سنن راتبہ، دعائے استفتاح اور رکوع وسجود کی دعائیں نہ پڑھنا:

قاضی حسین رحمہ اللہ نے اسے صغائر میں شمار کیا ہے اور صاحبِ تہذیب نے ان کی

❶ صحیح بخاری، کتاب الدیات، باب من اطلع فی بیت قوم ففقئو عینه فلا دیة له ۶۹۰۲۔ مسلم، کتاب الادب، باب تحریم النظر فی بیت غیرہ ۳/ ۱۶۹۹۔

❷ مجمع الزوائد: ۸/ ۴۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موافقت کی ہے۔

بہت زیادہ جھگڑا کرنا:

اگر جھگڑا کرنے والا حق پر ہو اور وہ جھگڑے میں شرعی حدود کی رعایت رکھے تو گناہ نہیں ہے، امام نووی رحمہ اللہ نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔ ❶

لیکن اگر وہ حق پر نہ ہو یا محض فساد کی غرض سے جھگڑا کرے تو اس کے بارے میں رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

((أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلَى اللّٰهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ)) ❷

"اللہ تعالیٰ کے ہاں لوگوں میں سے مبغوض ترین شخص وہ ہے جو بات بات پہ جھگڑنے لگے۔"

اوباش لوگوں کے ساتھ بیٹھنا:

یعنی ان سے اُنس و محبت رکھتے ہوئے ان کے ساتھ بیٹھنا، یہ بھی صغیرہ گناہ ہے۔

ممنوعہ اوقات میں نماز پڑھنا:

اگر تو غلطی سے یا بھول کر پڑھ لے تو کوئی گناہ نہیں لیکن اگر عمداً پڑھتا ہے تو گنہگار ہو گا۔

مسجد میں خرید و فروخت کرنا:

امام نووی رحمہ اللہ نے اس کے مکروہ ہونے کو راجح قرار دیا ہے۔ ❸

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقُولُوا: لَا أَرْبَحَ اللّٰهُ

❶ شرح صحیح مسلم للنووی: ۱۶/ ۲۱۹۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الاحکام، باب الالد الخصم، ح/ ۷۱۸۸۔ صحیح مسلم، کتاب العلم، باب فی الالد الخصم، ۲۶۶۸۔

❸ شرح مسلم للنووی: ۳/ ۵۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تِجَارَتَكَ وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يُنْشِدُ ضَالَّةً، فَقُولُوا: لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ)) ❶

''جب تم کسی کو مسجد میں (کوئی چیز) بیچتے یا خریدتے دیکھو تو کہو: اللہ تیری تجارت میں نفع نہ دے، اور جب تم کسی کو (مسجد میں) گمشدہ چیز کا اعلان کرتے دیکھو تو کہو: اللہ تجھے تیری یہ چیز نہ لوٹائے۔''

گندگی کو مسجد میں پھینکنا یا بالکل چھوٹے بچوں اور پاگلوں کو مسجد میں لانا:

ان امور سے چونکہ مسجد کا تقدس پامال ہوتا ہے اور بچوں کے شوروغل اور پاگلوں کی نازیبا حرکات سے نمازی تنگ ہوتے ہیں اور عبادتِ الٰہی میں حرج ہوتا ہے، اس لیے یہ گناہ ہیں۔

دورانِ خطبۂ جمعہ باتیں کرنا:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے اور سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ آکر بیٹھ گئے، پھر انہوں نے اُبی رضی اللہ عنہ سے کوئی بات کی لیکن انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو چکے تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اُبی! تُو نے میری بات کا جواب کیوں نہیں دیا؟ انہوں نے کہا: تو ہمارے ساتھ جمعہ میں شریک نہیں ہوا ہے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیوں؟ اُبی نے جواب دیا: اس لیے کہ تُو نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ دیتے دوران بات کی ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اُٹھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر یہ بات ذکر کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((صَدَقَ أُبَيٌّ، صَدَقَ أُبَيٌّ)) ❷

''اُبی نے سچ کہا ہے، اُبی نے سچ کہا ہے۔''

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص (جمعہ کے روز) امام کے قریب ہو کر بیٹھے پھر وہ

❶ سنن ترمذی، ابواب البیوع، باب النهی عن البیع فی المسجد، ۱۳۲۱۔ نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ: ۱۷۶۔ صحیح ابن خزیمۃ: ۱۳۰۵۔ مستدرک حاکم، ۲/ ۵۶

❷ مسند ابویعلیٰ: ۱۷۹۹۔ موارد الظمآن: ۵۷۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضول باتیں کرنے لگے، نہ وہ خاموش ہو کر بیٹھے اور نہ ہی امام کا خطبہ سُنے تو اس کے لیے دو گنا گناہ ہے، اور جس نے (کسی کو باتیں کرنے سے روکنے کے لیے) کہا: خاموش ہو جاؤ، تو اس نے (گویا خود) بات کر لی اور جس نے (دورانِ خطبہ) بات کر لی تو اس کا جمعہ ہی نہیں ہے۔ ❶

فروع:

❀ خطبہ کے دوران مسجد میں آنے والا اسلام بھی نہیں کہہ سکتا اور اگر کوئی سلام کہہ دیتا ہے تو اس کا جواب دینا صحیح نہیں ہے، نہ زبان سے اور نہ ہی اشارے سے۔

❀ جیسے قریب والے سے بات کرنا منع ہے، ویسے ہی دور بیٹھے شخص سے بھی بات کرنا منع ہے۔

❀ اگر بات کرنا ناگزیر ہو اور وہ کسی کو نقصان سے بچانے کے متعلق ہو مثلاً اگر کوئی شخص کنویں میں گرنے لگا ہو تو اسے آواز دے کر بچانا، یا کسی کو کوئی موذی جانور ڈسنے لگا ہو تو اسے باخبر کرنا، یہ صورت حرام نہیں ہے بلکہ یہ بالاتفاق جائز ہے اور امام شافعیؒ نے اس پر نص وارد کی ہے۔ ❷

جمعہ کی دوسری اذان کے بعد خرید وفروخت کرنا:

یہ حرام ہے، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی مخالفت کی وجہ سے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ (الجمعه : ٦٢/ ٩)

''اے ایمان والو! جمعہ کے دن جب نماز کے لیے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کیا کرو۔''

نماز میں فضول حرکات کرنا:

ایک قول کے مطابق یہ حرام ہے جبکہ امام نوویؒ اسے مکروہ سمجھتے ہیں۔

❶ مسند احمد: ۱/ ۹۳۔ ❷ الأم للشافعي: ۱/ ۸۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز میں ہنسنا:

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مذہب کے مطابق نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسنے سے نہ صرف نماز ٹوٹ جاتی ہے بلکہ وضو بھی نہیں رہتا۔

رکوع وسجود پورے نہ کرنا یا پشت کو سیدھا نہ کرنا:

اس میں ترجیح اسی کو ہے کہ یہ کبائر میں سے ہے، کیونکہ اس میں بہت سخت وعید آئی ہیں اور علاوہ ازیں علماء نے ان کو بھی کبائر میں شمار کیا ہے جن کے متعلق وارد والی کی کسی اور گناہ کی سزا میں نظیر نہ ملتی ہو۔

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِي يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ)) قَالُوا: وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ؟ قَالَ: ((لَا يُتِمُّ رُكُوعَهَا وَلَا سُجُودَهَا))

''لوگوں میں سے سب سے بُرا چور وہ ہے جو اپنی نماز چوری کرتا ہے۔'' لوگوں نے پوچھا: وہ اپنی نماز کیسے چوری کرسکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''وہ نماز کے رکوع وسجود پورے ادا نہیں کرتا۔'' [1]

عمرو بن عاص، خالد بن ولید اور شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ رکوع وسجود پورے ادا نہیں کر رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَوْ مَاتَ هٰذَا عَلٰى حَالَةِ هٰذِهٖ مَاتَ عَلٰى غَيْرِ مِلَّةِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم))

''اگر یہ اسی حالت میں مرگیا تو یہ ملتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ (کسی اور دین پر ہی) مرے گا۔'' [2]

ایک روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:

((مَثَلُ الَّذِي لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَيَنْقُرُ سُجُودَهُ مِثْلُ الْجَائِعِ يَأْكُلُ التَّمْرَةَ وَالتَّمْرَتَيْنِ لَا تُغْنِيَانِ عَنْهُ شَيْئًا)) [3]

---

[1] مسند احمد: ۵/ ۳۱۰۔ صحیح ابن خزیمہ: ۶۶۳۔ مستدرک حاکم: ۱/ ۲۲۹۔

[2] صحیح ابن خزیمہ: ۶۶۵۔ مجمع الزوائد: ۲/ ۱۲۱۔

[3] مسند ابی یعلی، ۱۳/ ۲۷۶، ح: ۷۳۵۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اس شخص کی مثال جو رکوع پورے نہیں کرتا اور سجدے بھی مختصر سے ادا کرتا ہے، وہ اس بھوکے کی طرح ہے جو ایک یا دو کھجوریں کھاتا ہے اور وہ اس کو بالکل فائدہ نہیں دیتیں (یعنی اس کی بھوک نہیں مٹاتیں)۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى عَبْدٍ لَا يُقِيمُ صُلْبَهُ بَيْنَ رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ))

''اللہ تعالیٰ (روزِ قیامت) اس بندے کو (رحمت کی نظر سے) نہیں دیکھیں گے جو اپنے رکوع وسجود کے درمیان پشت سیدھی نہیں کرتا۔'' ❶

امام اصبہانی رحمہ اللہ ''الترغیب'' میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت لائے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ مُصَلٍّ اِلَّا وَمَلَكٌ اٰخِذٌ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ، فَاِنْ اَتَمَّهَا عَرَجَ بِهَا وَاِنْ لَمْ يُتِمَّهَا ضَرَبَ بِهَا وَجْهَهُ))

''ہر نمازی کے دائیں اور بائیں ایک فرشتہ ہوتا ہے جو (نماز کو بارگاہِ الٰہی میں) لے جاتا ہے، اگر تو وہ نمازی پوری نماز پڑھتا ہے تو وہ اسے لے کر (آسمانوں کی طرف) چڑھ جاتا ہے، لیکن اگر وہ پوری نہیں پڑھتا تو وہ اس نماز کو اس کے منہ پر دے مارتا ہے۔''

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص اچھی طرح وضوء کر کے بروقت نماز ادا کرتا ہے اور قیام و رکوع وسجود مکمل خشوع کے ساتھ پورے ادا کرتا ہے تو نماز (اس سے آسمان کی طرف) سفید چمکتی ہوئی روشن نکلتی ہے اور کہتی ہے: جس طرح تُو نے میری حفاظت کی، اسی طرح اللہ بھی تیری حفاظت کرے لیکن جو شخص نہ تو اچھی طرح وضوء کرتا ہے، نہ بروقت نماز ادا کرتا ہے، نہ اس کی نماز میں خشوع ہوتا ہے اور نہ ہی رکوع وسجود پورے ہوتے ہیں تو اس سے نماز سیاہ اندھیری ہو کر نکلتی ہے اور کہتی ہے: جس طرح

❶ مسند احمد: ۲/ ۵۲۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُو نے مجھے ضائع کر دیا اسی طرح اللہ تجھے ضائع کر دے۔" ❶

اگر کوئی شخص کسی میں نماز کی کوتاہی اور نقص دیکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے سمجھائے اور اس کی نماز کی اصلاح کرے۔

امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص مسجد میں اعتکاف بیٹھا ہو اور وہ نمازیوں کی کوتاہیوں کو دیکھنے کے باوجود ان کی اصلاح نہیں کرتا اور خود نفلی عبادات میں مشغول رہتا ہے، تو گویا وہ نفل کو فرض پر ترجیح دیتا ہے، اسے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنا چاہیے، کیونکہ لوگوں کی نمازوں کی اصلاح کرنا فرض ہے۔ ❷

قرآن کی قراءت میں غلطیاں کرنا:

اگر غیر ارادی طور پر ہو یا ٹھیک سے پڑھنا ہی نہ آتا ہو تو وہ اس میں داخل نہیں ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ قراءت کرتے ہوئے قصداً کسی حرف کو لمبا یا مد کو چھوٹا کر دینا، مثلاً زبر کو لمبا کر کے اسے الف بنا کر پڑھ دینا، زیر کو کھینچ کر ی بنا دینا اور پیش کو طویل کر کے واؤ بنا دینا، علم تجوید سے آشنائی ہونے کے باوجود قواعدِ تجوید کا ہر حرف غلط انطباق کرنا مثلاً حروف قلقلہ کو ہلا کر نہ پڑھنا یا غیر قلقلہ کو ہلا کر پڑھ دینا، موٹے پڑھے جانے والے حروف کو باریک اور باریک کو موٹا پڑھنا۔ قصداً یا قواعدِ تجوید سے عدمِ معرفت کے باعث ایسا کرنا حرام ہے بلکہ امام نوویؒ کا قول ہے کہ ایسی قراءت کرنے والا گناہ گار ہوگا۔ ❸

امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس غلطی سے مرادِ قرآن بدل جائے اور جس غلطی سے معنی پر کوئی اثر نہ پڑے، ان میں کوئی فرق نہیں کیا جائے گا یعنی دونوں طرح کی غلطی کرنے والا گناہ گار ٹھہرے گا۔ ❹

یہ بھی قول ہے کہ اگر غلطی سے معنی بدلتا ہو تو پھر نہی واجب ہے وگرنہ مستحب۔ وہ

❶ مجمع الزوائد: ۲/ ۳۰۱۔

❷ الاحیاء للغزالی: ۲/ ۲۹۴۔

❸ التبیان للنووی، ص: ۷۶۔

❹ الاحیاء للغزالی: ۲/ ۲۹۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص جو کثرت سے غلطیاں کرتا ہو اور وہ اصول تجوید سیکھنے پر بھی قادر ہو تو اسے قراءت سے منع کر دیا جائے جب تک کہ وہ صحیح پڑھنا نہ سیکھ لے، لیکن اگر اسے زبان کا عارضہ ہو یا کسی اور وجہ سے بلاقصد اس سے غلطی ہو جاتی ہو تو اس کے بارے میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ ایسے شخص کو آہستہ آواز میں قراءت کرنی چاہیے۔

قبلہ کی طرف رُخ یا پیٹھ کر کے قضائے حاجت کرنا:

امام شافعیؒ کے نزدیک یہ حرام ہے جبکہ صحیحین میں اس کی ممانعت وارد ہوئی ہے۔ ❶

راستے، سایہ دار جگہ، پانی کے گھاٹ یا لوگوں کے بیٹھنے کی جگہ پر پیشاب کرنا:

امام خطابیؒ وغیرہ نے اس کی تحریم کی صراحت فرمائی ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِتَّقُوا للَّاعِنَيْنِ)) قَالُوا: وَمَا اللَّاعِنَانِ يَارَسُولَ اللّٰهِ!؟ قَالَ: ((اَلَّذِيْ يَتَخَلّٰى فِيْ طُرُقِ النَّاسِ أَوْظِلِّهِمْ)) ❷

''دو لعنت کرنے والی چیزوں سے بچو۔'' لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! دو لعنت کرنے والی چیزیں کونسی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں کی گزرگاہ یا ان کے سایہ دار مقام پر بول و براز کرنا۔''

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثِ: اَلْبَرَازُ فِي الْمَوْرِدِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ وَالظِّلِّ)) ❸

''تین لعنت کے مقامات سے بچو (یعنی) پانی کے گھاٹ پر بالکل راستے میں ہی

---

❶ صحیح بخاری، باب الطهارة، باب لا تستقبل القبلة بغائط اول بول الاعند البناء ۱۴۴۔ ۳۹۴۔ صحیح مسلم، كتاب الطهارة باب الاستطابة ۱/ ۲۲۴۔

❷ سنن ابو داود، کتاب الطهارة، باب المواضع التي نهى النبي صلی اللہ علیہ وسلم عن البول فيها۔

❸ سنن ابوداؤد کتاب الطهارة، باب المواضع التي نهى النبي صلی اللہ علیہ وسلم عن البول فيها، ۲۶۔ ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب النهي عن الخلاء على قارعة الطريق، ۳۲۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سائے میں بول و براز کرنا۔"

پیشاب کرتے ہوئے باتیں کرنا یا ایک دوسرے کی شرمگاہ دیکھنا:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا:

((لَا یَخْرُجُ الرَّجُلَانِ یَضْرِبَانِ الْغَائِطَ کَاشِفَیْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا یَتَحَدَّثَانِ، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَمْقُتُ عَلٰی ذٰلِكَ)) ❶

"دو شخص اس طرح پاخانے کے لیے نہ نکلیں کہ وہ اپنی شرمگاہیں ننگی کیے پاخانہ کر رہے ہوں اور ساتھ ساتھ آپس میں باتیں بھی کر رہے ہوں، یقیناً اللہ تعالیٰ اس حرکت پر ناراض ہوتے ہیں۔"

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

((لَا یَتَنَاجٰی اثْنَانِ عَلٰی غَائِطِهِمَا یَنْظُرُ کُلٌّ مِنْهُمَا إِلٰی عَوْرَةِ صَاحِبِهٖ، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَمْقُتُ عَلٰی ذٰلِكَ)) ❷

"بول و براز کرتے ہوئے دو شخص باتیں نہ کریں کہ ان میں سے ایک اپنے ساتھی کی شرمگاہ کو دیکھ رہا ہو، یقیناً اللہ تعالیٰ اس کام پر ناراض ہوتا ہے۔"

روزہ کی حالت میں بوسہ لینا، جس سے شہوت بھڑکنے کا اندیشہ ہو:

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ صحیح ترین موقف کے مطابق حرام ہے۔ ❸

روزوں کا وصال کرنا:

روزوں کے وصال سے مراد یہ ہے کہ افطاری وسحری کیے بغیر ہی اگلا روزہ رکھ لینا۔

❶ سنن ابوداؤد، کتاب الطهارة، ، باب کراهية الکلام عندالحاجة، ۱۵۔ صحیح ابن خزیمہ: ۷۱۔

❷ سنن ابن ماجه، کتاب الطهارة، باب عن النهي عن الأجتماع علی الخلاء والحدیث عنده، ۳۴۲۔

❸ شرح مسلم للنووی: ۷/ ۲۱۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیحین میں اس کی ممانعت مذکور ہے۔ ❶

مشت زنی کرنا:

استمناء بالید بھی صغیرہ گناہ ہے۔

اجنبی عورت سے جماع کے سوا مباشرت کرنا:

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَأَنْ يُطْعَنَ فِيْ رَأْسِ أَحَدِكُمْ بِمِخْيَطٍ مِنْ حَدِيْدٍ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَّمَسَّ امْرَأَةً لَا تَحِلُّ لَهُ)) ❷

''تم میں سے کسی ایک کے سر میں لوہے کا کیل گاڑ دیا جائے، وہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ کسی ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لیے حلال نہ ہو۔''

اجنبی مرد و عورت کا خلوت اختیار کرنا:

صحیحین وغیرہ میں اس کے بارے میں ممانعت وارد ہوئی ہے۔ ❸

امام قرطبیؒ سورۃ الممتحنہ کی تفسیر میں رقمطراز ہیں کہ غیر محرم کے ساتھ خلوت اختیار کرنا کبیرہ گناہ ہے۔ ❹

عورت کا خاوند یا محرم کے بغیر سفر کرنا:

یہ قطعی طور پہ حرام ہے، سوائے کسی شرعی عذر کے۔

❶ بخاری، کتاب الصیام، باب برکۃ السحور عن غیر ایجاب ۱۹۲۲۔ ۱۹۶۲۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب النھی عن الوصال فی الصوم ۲/ ۷۷۴۔

❷ المعجم الکبیر للطبرانی: ۲۰/ ۲۱۱۔ مجمع الزوائد: ۴/ ۳۲۶۔

❸ صحیح بخاری، کتاب الجھاد باب من اکتتب فی جیش فخرجت امراءتہ لحاجۃ وکان لہ عذر، ھل یوذن لہ؟ ۵۲۳۳۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب سفر المرأۃ مع محرم الی حج وغیرہ ۹۷۸۲۔

❹ تفسیر القرطبی: ۱۸/ ۷۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشیائے خوردنی ذخیرہ کرنا:

یہ بھی حرام ہے۔

سیدنا معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا فَهُوَ خَاطِئٌ)). ❶

”جو کھانے (کی چیزیں) ذخیرہ کرتا ہے، وہ غلط کام کا مرتکب ہے۔“

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا أَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَقَدْ بَرِئَ مِنَ اللّٰهِ وَبَرِئَ اللّٰهُ مِنْهُ))

”جس نے چالیس راتیں کھانا (یعنی اشیائے خوردنی) سٹاک کیے رکھا تو وہ اللہ سے بری ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے بری ہے۔“ ❷

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْجَالِبُ مَرْزُوقٌ وَالْمُحْتَكِرُ مَلْعُونٌ))

”بازار میں مال لانے والے کو رزق سے نوازا جاتا ہے اور ذخیرہ اندوزی کرنے والے پر لعنت کی جاتی ہے۔“ ❸

ان احادیث میں مذکور وعید کو دیکھا جائے تو یہ عمل کبیرہ معلوم ہوتا ہے۔

اسی طرح سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((مَنِ احْتَكَرَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ طَعَامًا ضَرَبَهُ اللّٰهُ بِالْجُذَامِ وَالْإِفْلَاسِ)) ❹

”جو مسلمانوں پر کھانے کی چیزیں ذخیرہ کر کے رکھے تو اللہ تعالیٰ اس پر عاجزی

---

❶ مسلم، کتاب الاطعمة، باب تحریم الاحتکار فی الاقوات ۳/ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔

❷ مسند احمد: ۲/ ۳۳۔ مستدرک حاکم: ۲/ ۱۱۔ مجمع الزوائد: ۴/ ۱۰۰۔

❸ سنن ابن ماجه، کتاب التجارات، باب الحکرة والجلب، ۲۱۵۳۔ مستدرک حاکم ۲/ ۱۱۔

❹ سنن ابن ماجه، کتاب التجارات، باب الحکرة والجلب، ۲۱۵۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و بے بسی اور غربت مسلط کر دے گا۔"

بغیر ارادۂ خرید چیز کی قیمت بڑھانا:

جیسا کہ منڈیوں میں ہوتا ہے کہ بائع اور مشتری کے درمیان ایک شخص ہوتا ہے جو خود تو سودا خریدنے کا ارادہ نہیں رکھتا ہوتا لیکن صرف سودے کی قیمت بڑھانے کے لیے بولی لگاتا ہے تاکہ خریدار کی رغبت ہو سکے۔ ❶

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ بالاجماع حرام ہے۔ ❷

جانور کے پستانوں میں دودھ روکے رکھنا:

اونٹنی، گائے یا بکری وغیرہ کو بیچنے سے پہلے کچھ دن اس کا دودھ نہ نکالنا اور دودھ کو اس کے پستانوں میں روکے رکھنا، تاکہ بوقت فروخت خریدار سمجھے کہ یہ بہت دودھ دینے والی ہے اور اس طرح وہ مہنگے داموں خرید لے، ایسا کرنا حرام ہے۔ ❸

اپنے مسلمان بھائی کے سودے پر سودا کرنا:

اگر کوئی مسلمان اپنا سودا بیچ رہا ہو اور خریدار سے اس کی قیمت وغیرہ بھی پکی کر لی ہو تو دوسرا شخص اس خریدار کو کہنے لگے کہ میں اس سے کم قیمت میں تجھے یہ چیز دیتا ہوں۔ بعض علماء سے اس کی تحریم کا قول منقول ہے۔

شہری کا دیہاتی کے لیے تجارت کرنا:

کوئی دیہاتی دیہات سے سامانِ تجارت لے کر شہر میں آئے تو شہر کا تاجر اسے کہے کہ اپنا مال میرے پاس چھوڑ جا، میں آہستہ آہستہ بیچتا رہوں گا اور یوں تمہیں زیادہ منافع ملے گا۔ یہ حرام ہے بشرطیکہ انہیں اس کی ممانعت کا علم ہو۔

تجارتی قافلوں سے ملنا:

تجارتی قافلے دیگر بلاد سے سامان لے کر آئیں تو ان کے منڈی میں پہنچنے سے پہلے

❶ النهاية: ۵/ ۲۰۔ ❷ شرح مسلم للنووي: ۱۰/ ۱۵۹۔

❸ النهاية: ۳/ ۲۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی ان سے جا کر مل لینا اور ان سے سامان خرید کر خود منڈی میں لا کر مہنگے داموں فروخت کرنا۔ یہ امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور جمہور علماء کے نزدیک حرام ہے۔ ابوحنیفہؒ کا قول ہے کہ اگر اس سے لوگوں کو کوئی نقصان نہ پہنچتا ہو تو جائز ہے۔ راجح یہی ہے کہ یہ حرام ہے۔

بغیر وضاحت کے عیب دار چیز فروخت کرنا:

اس کے حرام ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اِذَا بَاعَ مِنْ أَخِيهِ بَيْعًا فِيهِ عَيْبٌ اِلَّا أَنْ يُبَيِّنَهُ))

”کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی کو کوئی چیز بیچے جس میں کوئی عیب ہو ہاں اگر وہ اس کی وضاحت کر دے (تو پھر درست ہے)۔“ ❶

فرع: جو شخص کسی تاجر یا دوکاندار کو عیب دار چیز بیچتا دیکھے تو اسے خریدار کو اس سے باخبر کر دینا چاہیے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو وہ بھی بیچنے والے کے گناہ میں برابر شریک ہے۔

شراب بنانے والے کو انگور یا کھجور فروخت کرنا:

اگر بیچنے والے کے علم میں ہو کہ خریدنے والا اس سے شراب بنانا چاہتا ہے تو اسے بیچنا قطعاً حرام ہے۔

مال ضائع کرنا:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ ❷

مسلمان بھائی کی منگیتر کو اپنے نکاح کا پیغام بھیجنا:

اگر ایک مسلمان کی کسی جگہ منگنی ہوئی ہو اور دوسرے کو پتہ بھی ہو کہ اس کی یہاں شادی کی بات پکی ہو چکی ہے لیکن اس کے باوجود وہ بھی اسے نکاح کا پیغام بھیج دیتا ہے

❶ صحیح بخاری: ۲۰۷۹۔ سنن ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب من باع عیباً فلیبینہ، ۲۲۴۶۔ مسند احمد: ۴/ ۱۵۸۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الرقاق باب مایکرہ من قیل وقال ۶۴۷۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توامام نوویؒ فرماتے ہیں کہ اس کی تحریم پر اجماع ہے۔ ❶

بغیر شکار یا کھیتی کی نگہبانی کے کتا رکھنا:

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَلَا مَاشِيَةٍ وَلَا حَرْثٍ ، فَإِنَّهُ يُنْقَصُ مِنْ أَجْرِهِ قِيرَاطَانِ كُلَّ يَوْمٍ)) ❷

''جس نے ایسا کتا پالا جو نہ شکار کے لیے ہو، نہ مویشیوں کی حفاظت کے لیے اور نہ ہی کھیتی کی نگہبانی کے لیے تو روزانہ اس کی نیکیوں میں سے دو قیراط کم کر دیے جاتے ہیں۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:

((إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ)) ❸

''ہم (فرشتے) اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا اور تصویر ہو۔''

مسلمان کا کافر کے لیے تجارت کرنا:

یہ جائز نہیں ہے۔

نجاست کو بدن پر ملنا:

نجاست سے تو مسلمان کو ویسے ہی دور رہنا چاہیے، چہ جائیکہ اس سے اپنے آپ کو ملطخ اور متعفن کر لے، ایسا کرنا حرام ہے۔

بغیر ضرورت کے برہنہ ہونا:

صحیح ترین موقف کے مطابق خلوت میں بھی آدمی بغیر ضرورت کے برہنہ نہیں ہو سکتا۔

---

❶ شرح مسلم للنووی: ۹/ ۱۹۷۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الصید والذبائح، باب من اقتنیٰ کلباً لیس بکلب صید او ماشیة ۵۴۸۰۔ صحیح مسلم، باب الامر بقتل الکلاب و بیان تحریم اقتادها الا الصید او زرع او ماشیة ۳/ ۱۲۰۱)

❸ مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب تحریم تصویر صورة الحیوان، ح: ۲۱۰۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلا عذر غسل واجب مؤخر کرنا:

نبی ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے اور آپ جنبی ہوتے تو وضوء فرما لیا کرتے تھے۔ ❶

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ)) ❷

''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں تصویر، کتا اور جنبی ہو۔''

اذان کے بعد مسجد سے نکل جانا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَسْمَعُ النِّدَاءَ فِي مَسْجِدِي هٰذَا ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا لِحَاجَةٍ ثُمَّ لَا يَرْجِعُ إِلَيْهِ إِلَّا مُنَافِقٌ)) ❸

''کوئی شخص میری اس مسجد میں اذان سننے کے بعد کسی ضرورت کے بغیر باہر نکل جاتا ہے پھر وہ لوٹ بھی آئے تو وہ منافق ہے۔''

مسجد میں تھوکنا:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ فرمایا:

((اَلْبُصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا))

''مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اسے دفن کرنا (یعنی اس کے اوپر مٹی یا پانی وغیرہ ڈالنا ہے)۔'' ❹

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الغسل، باب الجنب یتوضا ثم ینام ۲۸۸۔ مسلم، کتاب الطهارة، باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء له: ۱/ ۲۴۸۔

❷ سنن ابوداود، کتاب الطهارة، باب فی الجنب یؤخر الغسل، ۲۲۷۔ نسائی، کتاب الطهارة باب فی الجنب اذالم یتوضأ، ۱/ ۱۴۱۔ مواردالظمآن: ۱۴۸۴۔

❸ مجمع الزوائد: ۲/ ۵۔

❹ صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب کفارة البزاق فی المسجد ۴۱۵۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب النهی عن البصاق فی الصلاة المسجد ۱/ ۳۹۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھوکنے کی قبیح ترین صورت یہ ہے کہ مسجد میں قبلہ رُخ تھوکا جائے اور سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَفَلَ تُجَاهَ الْقِبْلَةِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَتُفْلُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ))

''جس نے قبلہ رُخ تھوکا، وہ روزِ قیامت اس حالت میں آئے گا کہ اس کا تھوک اس کی آنکھوں کے درمیان (لگا ہوا) ہوگا۔'' ❶

لہسن، پیاز یا کوئی بدبودار چیز کھا کر مسجد میں آنا:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَكَلَ ثُوْمًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ)) ❷

''جو شخص لہسن یا پیاز کھائے تو اسے ہم سے اور ہماری مسجد سے دُور ہی رہنا چاہیے اور گھر میں ہی بیٹھ رہنا چاہیے۔''

صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے:

((مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، فَإِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَتَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ بَنُوْ اٰدَمَ)) ❸

''جو پیاز، لہسن اور گیندنا کھائے تو وہ ہماری مسجد کے ہرگز قریب نہ آئے کیونکہ فرشتے بھی اس سے تکلیف پاتے ہیں جس سے بنو آدم کو تکلیف ہوتی ہے۔''

قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء نے قیاس سے یہ بتلایا ہے کہ مساجد کے علاوہ تمام ان مقامات سے بھی کہ جہاں نماز ادا کی جاتی ہو، دور رہنا چاہیے مثلاً عیدگاہ اور جنازہ گاہ

❶ سنن ابی داود، کتاب الاطعمة، باب فی اکل الثوم، ح: ۳۸۲۴۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة، باب الاحکام انی تعرف بالدلائل...... ح: ۷۳۵۹۔

❸ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب نهی من اکل ثوما او بصلاة او کراثا او نحوها: ۱/ ۳۹۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ، اسی طرح لہسن و پیاز کھا کر علم و ذکر کی مجالس میں بھی شرکت سے گریز کرنا چاہیے۔

مال بڑھانے کے لیے لوگوں سے سوال کرنا:

بغیر حاجت و ضرورت کے فقط مال میں اضافہ کرنے کی نیت سے لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کرنا حرام ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ يَسْأَلُ النَّاسَ تَكَثُّرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا فليستقل أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ))

''جو لوگوں سے بغرض اضافۂ مال سوال کرتا ہے تو وہ دہکتے ہوا نگارہ مانگتا ہے، چاہے وہ کم کرلے یا زیادہ کرلے۔'' ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ)) ❷

''آدمی ہمیشہ لوگوں سے مانگتا رہتا ہے، یہاں تک کہ روزِ قیامت اس حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر ذرا بھی گوشت نہ ہوگا۔''

سیدنا حُبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((مَنْ يَسْأَلُ مِنْ غَيْرِ فَقْرٍ فَكَأَنَّمَا يَأْكُلُ الْجَمْرَ)) ❸

''جو لوگوں سے بغیر فقر (یعنی کسی حاجت وضرورت کے بغیر) مانگتا ہے تو وہ دہکتا ہوا آگ کا انگارہ کھاتا ہے۔''

سیدنا سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الادب، باب کراھة المسالة للناس ۲/ ۷۲۰۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الزکاة باب من سال الناس تکثراً: ۱۴۷۴۔ صحیح مسلم، کتاب الادب، باب کراھة المسالة للناس ۲/ ۷۲۰۔

❸ المعجم الکبیر للطبرانی: ۴/ ۱۵۔ مجمع الزوائد: ۳/ ۹۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهُ مَا يُغْنِيهِ فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ)) ❶

''جو شخص مانگتا ہے حالانکہ اس کے پاس بقدرِ کفایت موجود ہوتا ہے تو وہ صرف آگ کا ہی اضافہ کرتا ہے۔''

سیدنا ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((لَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ)) ❷

''جو بھی بندہ مانگنے کا دروازہ کھولے، اس پر اللہ تعالیٰ فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔''

فرع:

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص (جسمانی یا وسائلی طور پر) کمانے کی قدرت رکھنے کے باوجود مانگتا ہو، تو اس کی دو صورتیں ہیں:

① اس کا یہ فعل مطلقاً حرام ہے۔

② کراہت کے ساتھ جائز ہے، لیکن اس میں بھی ان تین شروط کا پایا جانا ضروری ہے:

① وہ خود کو ذلیل نہ کرتا پھرے۔

② مانگنے میں لالچ اور گھٹیا پن اختیار نہ کرے۔

③ جس سے مانگ رہا ہو اسے مجبور نہ کرے۔

لیکن اگر یہ شروط نہ پائی جا رہی ہوں تو پھر بالاتفاق حرام ہے۔ ❸

اللہ کے لیے مانگنے والے کو باوجودِ استطاعت نہ دینا:

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

---

❶ سنن ابوداؤد، کتاب الزکاۃ، باب من یعطی من الصدقۃ وحدالغنی، ۱۶۲۹۔

❷ سنن ترمذی، کتاب الزھد، باب مثل الدنیامثل أربعۃ نفر: ۲۳۲۵۔

❸ شرح مسلم للنووی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَلْعُونٌ مَنْ سُئِلَ بِوَجْهِ اللّٰهِ ثُمَّ مَنَعَ سَائِلَهُ))

’’جس شخص سے اللہ کی رضا کا واسطہ دے کر سوال کیا گیا، پھر اس نے سائل کو کچھ نہ دیا تو وہ معلون ہے۔‘‘ ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ؟ رَجُلٌ يُسْأَلُ بِوَجْهِ اللّٰهِ وَلَا يُعْطِي)) ❷

’’کیا میں تمہیں لوگوں میں سے بُرے شخص کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ وہ آدمی جس سے رضائے الٰہی کا واسطہ دے کر مانگا جائے اور وہ کچھ نہ دے۔‘‘

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ الْبَرِيَّةِ؟)) قَالُوا: بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: ((اَلَّذِي يُسْأَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِي)) ❸

’’کیا میں تمہیں مخلوق میں سے برے شخص کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ صحابہ عرض گزار ہوئے: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں (ضرور بتلایئے) آپؐ نے فرمایا: جس سے اللہ کا واسطہ دے کر مانگا جائے اور وہ نہ دے۔‘‘

تیر اندازی سیکھ کر بھلا دینا:

بعض نے اسے کبائر میں شمار کیا ہے۔ امام نوویؒ کے نزدیک شدید مکروہ ہے۔ ❹

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا، أَوْ: فَقَدْ عَصٰى))

---

❶ مجمع الزوائد: ۳/ ۱۰۳۔

❷ سنن ترمذی، کتاب الفضائل الجهاد، باب أي الناس خیر؟، ۱۶۵۲۔ سنن نسائی، ۵/ ۸۳۔ موارد الظمآن، ۱۵۹۳۔

❸ مسند احمد: ۲/ ۳۹۶۔

❹ شرح مسلم للنووی: ۱۳/ ۶۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جس نے تیر اندازی جان لینے کے بعد اسے چھوڑ دیا تو وہ ہم میں سے نہیں یا (فرمایا:) اس نے نافرمانی کی ہے۔'' ❶

نبی ﷺ کا اسمِ مبارک سن کر درود نہ بھیجنا:

نبی ﷺ پر درود بھیجنا تقریباً تمام اہل علم کے ہاں واجب ہے۔ البتہ امام قرطبیؒ کا قول ہے کہ اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔ ❷

اکثر نے آپ ﷺ پر درود پڑھنا ترک کر دینے کو کبائر میں شمار کیا ہے کیونکہ اس کے بارے میں شدید وعید وارد ہوئی ہے۔ نبی ﷺ کے شرف ومقام کے باعث آپؐ کی امت پر آپ کا یہ حق ہے اور اس حق کی ادائیگی امت کے ہر فرد پر فرض ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے اور فرمایا:

((آمِینَ، آمِینَ، آمِینَ))

پوچھا گیا: اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ نے یہ کیوں فرمایا؟ تو آپؐ نے فرمایا:

''میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا: جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اور (اپنے رب کو راضی کر کے) اپنے لیے بخشش کا سامان پیدا نہ کرے تو وہ جہنم میں جائے گا، (جبرائیل نے مجھ سے کہا:) کہیے: آمین، تو میں نے آمین کہہ دیا، (پھر جبرائیل نے کہا:) جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو پایا اور ان کے ساتھ نیک سلوک نہ کیا تو وہ جہنم میں جائے گا، کہیے: آمین، تو میں نے کہہ دیا، (پھر جبرائیل کہنے لگے:) جس کے سامنے آپ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپؐ پر درود نہ بھیجے تو وہ بھی جہنم میں جائے گا، کہیے آمین، تو میں نے کہہ دیا۔'' ❸

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❶ صحیح مسلم، کتاب الجهاد، باب فضل الرمی والحث علیه وذم من علمه ثم نسیه ۳/ ۱۵۲۲۔

❷ تفسیر القرطبی: ۱۴/ ۲۳۳۔

❸ صحیح ابن خزیمہ: ۱۸۸۸۔ موارد الظمآن: ۲۳۸۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ)) ❶

''اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے تو وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَقَدْ شَقِيَ)) ❷

''جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا تو وہ بدبختی سے ہمکنار ہوا۔''

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا:

((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَبْخَلِ النَّاسِ؟))

''کیا میں تمہیں لوگوں میں سے بخیل ترین شخص کا نہ بتلاؤں؟''

لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ)) ❸

''جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے تو وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔''

جاہ و مال کی حرص رکھنا:

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ))

❶ ترمذی، کتاب الدعوات، باب قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغم أنف رجل: ۳۵۴۵۔

❷ عمل الیوم واللیلة لابن السنی: ۳۸۳۔

❸ فضائل القرآن للنسائی: ۱۲۵۔ موارد الظمآن: ۲۳۸۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''دو بھوکے بھیڑیے بکریوں میں چھوڑ دیے جائیں تو وہ اتنی بربادی نہیں کریں گے، جتنی آدمی کی مال کی حرص اور دین میں شرف و مقام کی خواہش برباد کرتی ہے۔'' ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ)) ❷

''اگر ابن آدم کے پاس مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری تلاش کرتا پھرے گا اور ابن آدم کا پیٹ (قبر کی) مٹی کے سوا کسی چیز سے نہیں بھر سکتا۔''

لونڈی یا اس کے بچے میں سے ایک کو فروخت کر کے ان میں جدائی ڈالنا:

یہ حرام ہے اور کبیرہ ہونے کا بھی احتمال ہے۔

سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) ❸

''جس نے ماں اور اس کے بچے کے درمیان جدائی ڈالی تو روزِ قیامت اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے پیاروں کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔''

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا)) ❹

---

❶ ترمذی، کتاب الزھد، باب أخذ المال، ٢٣٧٦۔ موارد الظمآن: ٢٤٧٢۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب ما یتقی من فتنة المال، ٦٤٣٦۔

❸ سنن ترمذی، کتاب البیوع، باب کراھیة الفرق بین الأخوین۔۔۔ الخ: ١٢٨٣۔ مستدرك حاکم: ٢/ ٥٥۔

❹ ابن ماجه، کتاب التجارات، باب النھی عن التفریق بین السبی، ٢٢٥٠۔ سنن دار قطنی: ٣/ ٦٦۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”رسول اللہ ﷺ نے اس شخص پر لعنت فرمائی جو والدہ اور اس کے بچے کے درمیان تفریق ڈالے۔“

فروع:

- اگر ماں کی رضامندی کے ساتھ ایسا کیا جائے تو پھر کوئی حرج نہیں۔
- جانوروں میں ماں اور بچے کو الگ کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ وہ ماں کا دودھ نہ پیتا ہو۔

حرم مکہ کے درخت کا کچھ حصہ کاٹنا:

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کی تحریم پر علماء کا اتفاق ہے۔ [1]

اِذخر کے سوا کوئی اور بوٹی، پودا یا پتے کاٹنا:

الروضۃ میں ہے کہ درخت کے پتے توڑ لینے میں کوئی گناہ نہیں ہے بشرطیکہ ضائع نہ کیے جائیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ اور ان کے موافقین کے نزدیک جانوروں کو کھلانے کے لیے جائز ہیں۔

امام احمدؒ اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔

حرم سے شکار کو بھگانا:

یہ حرام ہے اور اس کا فاعل گنہگار رہے، کیونکہ نبی مکرم ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا تھا:

((لَا یُنَفَّرُ صَیْدُہٗ)) [2]

”اس کے شکار کو بھگایا نہ جائے۔“

بلا ضرورت مکہ میں مسلح پھرنا:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((لَا یَحِلُّ لِأَحَدِکُمْ أَنْ یَحْمِلَ السَّلَاحَ بِمَکَّۃَ)) [3]

---

1. شرح مسلم للنووی: ۹/ ۱۲۵۔
2. صحیح بخاری، کتاب العمرۃ باب لا یحل القتال بمکۃ ۱۸۳۴۔
3. مسلم، کتاب الحج، باب النھی عن حمل السلاح بلا حاجۃ، ۲/ ۹۸۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''تمہارے کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ مکہ میں اسلحہ اٹھائے۔''

حائضہ عورت کی رضامندی کے بغیر اسے طلاق دینا:

امت کا اس کی تحریم پر اجماع ہے۔

خاوند کے علاوہ کسی اور میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منانا:

یہ حرام ہے، جیسا کہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((لَا یَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا)) ❶

''اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والی عورت کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے، سوائے خاوند کے کہ (اس کی عدّت) چار مہینے اور دس دن ہے۔''

مالدار شخص کا ٹال مٹول کرنا:

یہ حرام ہے، جیسا کہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

((مَطْلُ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ))

''مال دار شخص کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔'' ❷

ٹال مٹول کا معنی یہ ہے کہ آدمی باوجود مالی وسعت کے کسی کی اُجرت، حق یا قرض ادا کرنے میں پس وپیش کرے۔

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب احداد المرأة علیٰ غیر زوجها، ۱۲۸۰۔ ۱۲۷۱۔ ۵۳۳۴۔ ۳۵۴۵۔ صحیح مسلم، کتاب الطلاق، باب وجوب الاحداد فی عدة الوفاة وتحریمه فی غیر ذالك اِلا ثلاثة، ۲/ ۱۱۲۳۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الحوالات، باب فی الحوالة وهل یرجع فی الحوالة، ۲۲۸۷۔ ۲۴۰۰۔ صحیح مسلم، کتاب المساقاة، باب تحریم مطل الغنی وصحة الحوالة، ۳/ ۱۱۹۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اضافی پانی کے استعمال سے منع کرنا:

صحیحین میں اس سے نبی ﷺ کی ممانعت مذکور ہے۔ ❶

کاہن کی کمائی:

امام بغوی رحمہ اللہ نے اس کی تحریم پر مسلمانوں کا اجماع نقل کیا ہے۔ ❷

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایسے ہی رقاصہ کی کمائی جو وہ رقص وگانے سے کماتی ہے اور نائحہ کی کمائی جو وہ نوحہ کر کے کماتی ہے، ان کی تحریم پر بھی اجماع ہے۔ ❸

امام خطابیؒ فرماتے ہیں کہ عرّاف کی کمائی بھی حرام ہے۔ ❹

❁ کاہن سے مراد وہ شخص ہے جو زمانہ مستقبل کی خبریں دے جبکہ عرّاف سے مراد وہ ہے جو کسی گمشدہ چیز یا چوری کی برآمدگی کے بارے میں بتلائے۔

کتے کی خرید وفروخت:

یہ حرام ہے، خواہ وہ سدھایا ہوا کتا ہو یا غیر سدھایا اور برابر ہے کہ اس کا رکھنا جائز ہو یا نا جائز۔

امام احمد رحمہ اللہ اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے کہ اگر کتے کی خرید وفروخت نفع بخش ہو تو جائز ہے۔

مرد وعورت کا بالوں کو سیاہ خضاب لگانا:

صحیح ترین اور مختار مذہب کے مطابق یہ حرام ہے۔ جیسا کہ صحیح روایت ہے کہ ابوقحافہ کو فتح مکہ کے دن لایا گیا تو ان کے سر اور داڑھی کے بال ثغامہ بُوٹی کی طرح سفید تھے، تو آپ نے فرمایا:

❶ بخاري، كتاب المساقاة، باب من قلل ان صاحب الماء۔۔ الخ، ۲۳۵۳۔ ۷۹۶۲۔
صحيح مسلم، كتاب المساقاة، باب تحريم بيع فضل الماء، ۳/ ۱۱۹۸۔

❷ شرح السنة للبغوي: ۲۰۳۸۔

❸ شرح مسلم للنوويؒ: ۱۰/ ۲۳۱۔

❹ معالم السنن للخطابي: ۳/ ۷۱۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((غَيِّرُوا هٰذَا بِشَيْئٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ)) ❶

''اسے کسی چیز سے بدل ڈالو اور سیاہ کرنے سے اجتناب کرنا۔''

ماوردیؒ نے "الحاوی" میں اس بات کی صراحت کی ہے کہ جہاد کے دوران بال سیاہ کرنا اس حکم سے مستثنٰی ہے۔ (اسکی وجہ یہ ہے کہ اس موقعہ پر خودکو کفار کی نظروں میں جوان اور طاقتور باور کروانا مقصود ہوتا ہے، جس سے ان کے دلوں پر رعب وہیبت بیٹھتی ہے)۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَكُونُ قَومٌ يَخْضِبُونَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ بِالسَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ، لَا يَرِيحُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ)) ❷

''آخری زمانے میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو کبوتروں کے سینوں کی طرح سیاہ خضاب لگایا کریں گے، وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے۔''

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہ خضاب لگانے سے منع کیا ہے اور آپ کا فرمان ہے:

((هُوَ خِضَابُ أَهْلِ النَّارِ)) ❸

''یہ جہنمی لوگوں کا خضاب ہے۔''

اس معاملے میں وارد شدید وعید اس کے کبیرہ گناہ ہونے کا تقاضا کرتی ہے۔

مردوں کا ہاتھوں پر مہندی وغیرہ لگانا:

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کی تحریم میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ ❹

❶ مسلم، كتاب اللباس والزينة، باب في صبغ الشعر وتغيير الشيب، ٣/ ١٦٦٣۔

❷ سنن ابوداؤد، كتاب الترجل، باب ماجاء خضاب السواد، ٤٢١٢۔ سنن نسائی، كتاب الزينة، باب النهى عن الخضاب بالسواد، ٨/ ١٣٨۔

❸ الطبرانی والحاكم۔

❹ المجموع للنووی: ١/ ٢٩٤۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے اس سے استدلال کیا ہے:

((أَنَّ النَّبِیَّ لَعَنَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ)) ❶

”نبی ﷺ نے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی ہے۔“

عورت کا خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ)) ❷

”کسی عورت کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ اس کا گھر خاوند (گھر میں) موجود ہو اور وہ اس کی اجازت لیے بغیر ہی روزہ رکھ لے۔“

”بادشاہوں کا بادشاہ“ نام رکھنا:

یہ حرام ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ يُسَمّٰى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ)) ❸

”اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے برا نام اس شخص کا ہے جو ”ملک الاملاک“ (یعنی بادشاہوں کا بادشاہ) نام رکھے۔“

سفیان فرماتے ہیں کہ ”شاہانِ شاہ“ کہلوانا بھی اسی حکم میں آتا ہے۔

پہلے بیٹھے ہوئے شخص کو اس کی جگہ سے اٹھانا:

یہ بھی حرام ہے۔ بفرمان نبوی ﷺ:

((لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ))

---

❶ صحيح بخاري، كتاب اللباس، باب المتشبهون بالنساء والمتشبهات بالرجال، ۵۸۸۵۔

❷ صحيح بخاري، كتاب النكاح، باب صوم المرأة باذن زوجها تطوعًا، ۵۱۹۲۔ ۵۱۹۵۔ صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب ما أنفق العبد من مال مولاة، ۲/ ۷۱۱۔

❸ مسلم، كتاب الآداب، باب تحريم التسمي بملك الأملاك، ۳/ ۱۶۸۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''تم میں سے کوئی بھی کسی شخص کو اس کی جگہ سے ہرگز نہ اٹھائے کہ پھر وہ (خود) وہاں بیٹھ جائے۔'' ❶

ایک روایت میں ہے کہ:

((وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوا وَ تَوَسَّعُوا)) ❷

''لیکن کھلے کھلے اور وسیع ہو جایا کرو۔''

مسجد، علمی مجلس یا دورانِ سفر پڑاؤ کی منزل پر سے کسی کو اٹھا کر خود بیٹھنا قطعاً جائز نہیں ہے البتہ اگر کسی مدرس نے درس دینا ہو، یا معلم نے لوگوں کو پڑھانا ہو یا مفتی نے لوگوں کے سوالات کے جواب دینا ہوں تو اگر صدرِ مجلس میں کوئی اور شخص بیٹھا ہو گا تو معلم، مدرس یا مفتی اسے وہاں سے اٹھا کر خود بیٹھ سکتا ہے، کیونکہ وہ اس کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

تیسرے شخص کی موجودگی میں دو کا سرگوشی کرنا:

یہ حرام ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ)) ❸

''جب تین شخص (ایک جگہ موجود) ہوں تو ایک کو چھوڑ کر دوسرے دو آپس میں سرگوشی نہ کریں۔''

ایک روایت میں ہے:

((حَتّٰى يَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ ، مِنْ أَجْلِ ذَالِكَ يُحْزِنُهٗ)) ❹

❶ صحیح بخاری، کتاب الاستئذان، باب لایقیم الرجل الرجل من مجلسه، ۶۲۶۹۔ صحیح مسلم، کتاب السلام، باب تحریم اقامة الانسان عن موضعه، ۴/ ۱۷۱۴۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الاستئذان، باب قول الله: اذاقیل لکم تفسحوا۔۔۔ الخ، ۶۲۷۰۔

❸ مسلم، کتاب السلام، باب تحریم مناجاة لاثنین دون الثالث، ۴/ ۱۷۱۷۔

❹ مسلم، کتاب السلام، باب تحریم مناجاةالاثنین دون الثالث، ۴/ ۱۷۱۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جب تک کہ وہ لوگوں میں گھل مل نہ جائیں، اس وجہ سے کہ وہ (سرگوشی) اسے پریشان کردے گی۔"

فرع: جس طرح تین کی موجودگی میں دو آدمیوں کا سرگوشی کرنا حرام ہے، اسی طرح دو آدمیوں کا آپس میں کسی ایسی زبان میں گفتگو کرنا بھی ناجائز ہے جو تیسرے کو سمجھ نہ آتی ہو۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما، مالک رحمہ اللہ اور جمہور علماء کا یہ موقف ہے کہ سرگوشی کی ممانعت صرف سفر میں ہے حضر میں نہیں، کیونکہ سفر میں ہر پل انسان کو خوف وخطرہ لاحق رہتا ہے۔ ❶

نادیدہ خواب بیان کرنا

یہ شدید حرام ہے، بلکہ اس کے کبیرہ ہونے کا بھی احتمال نقل کیا گیا ہے۔

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مِنْ أَعْظَمِ الْفِرٰی أَنْ یَّدَّعِیَ الرَّجُلُ اِلٰی غَیْرِ أَبِیْهِ ، أَوْ یُرِیَ عَیْنَیْهِ مَالَمْ تَرَا أَوْ یَقُوْلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَالَمْ یَقُلْ)) ❷

"سب سے بڑا بہتان اور جھوٹ یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے سوا کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے، یا وہ خواب بیان کرے جو اس کی آنکھوں نے دیکھا ہی نہیں ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایسی بات منسوب کرے جو آپ نے فرمائی ہی نہ ہو۔"

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ یَرَهٗ کُلِّفَ أَنْ یَّعْقِدَ بَیْنَ شَعِیْرَتَیْنِ وَلَنْ یَّفْعَلَ)) ❸۔

"جس نے ایسا خواب بیان کیا جو اس نے دیکھا نہ ہو تو اسے (روزِ قیامت) جو

❶ شرح مسلم للنووی: ۱۴/ ۱۶۷۔

❷ صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب نسبة الیمن الی اسماعیل ۵: ۳۵۰۹۔

❸ صحیح بخاری، کتاب التعبیر، باب من کذب فی حلمه، ۷۰۴۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دانوں کو جوڑنے کا پابند کیا جائے گا اور وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکے گا۔''

باطل امور میں غور وخوض کرنا:

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد لوگوں کے احوال وواقعات اور بُرے کارناموں کو حکایتاً بیان کرنا، جاہلوں کے امورِ فسق، ان کی شراب نوشی اور قتل وغارت کے قصے بیان کرنا یا جابر وظالم بادشاہوں کے عوام پر ظلم کی داستانیں بطورِ شغل سنانا۔ یہ قطعی جائز نہیں ہے۔ ❶

سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَكْثَرُ النَّاسِ خَطَأً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَكْثَرُهُمْ خَوْضاً فِي الْبَاطِلِ))

''روزِ قیامت لوگوں میں سب سے زیادہ گناہگار وہ شخص ہوگا جو ان میں سب سے بڑھ کر امورِ باطلہ غور وخوض کرتا ہوگا۔'' ❷

کافر کو سلام میں پہل کرنا:

امام نووی رحمہ اللہ نے اس کی تحریم بیان کی ہے۔ ❸

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے استدلال کرتے ہوئے:

((لَا تَبْدَؤُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ))

''یہود ونصاریٰ کو تم پہلے سلام نہ کیا کرو۔'' ❹

جانور وغیرہ پر لعنت کرنا:

یہ حرام ہے اور اگر یہ بھی کہا جائے کہ اس کے مرتکب پر لعنت وارد ہوئی ہے، اس وجہ سے یہ کبیرہ گناہ ہے، تو بعید نہیں ہے۔

---

❶ الاحیاء للغزالی: ۳/ ۹۹۔

❷ الصمت لابن أبي الدنیا: ۷۴۔

❸ ریاض الصالحین: ۱۵۵۹۔

❹ مسلم، کتاب السلام، باب النهي عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام، ۴/ ۱۷۰۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب بندہ کسی پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمانوں پر جاتی ہے لیکن آسمان کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، پھر وہ زمین پر پلٹتی ہے لیکن اس کے دروازے بھی بند ہو جاتے ہیں، پھر وہ دائیں بائیں جاتی ہے لیکن جب کوئی جگہ نہیں پاتی تو وہ اس کی طرف چلی جاتی ہے جس پر لعنت کی گئی ہوتی ہے، پھر اگر تو وہ لعنت کا مستحق ہو تو ٹھیک ورنہ وہ لعنت کرنے والے پر ہی لوٹ آتی ہے۔'' ❶

فوت شدگان کو گالی دینا:

یہ حرام ہے اور اگر وہ شخص جسے گالی دی جا رہی ہے کوئی بدعت ایجاد کر گیا ہو تو لوگوں کو اس سے بچانے اور اس کی بدعت کی اقتداء نہ کیے جانے کی غرض سے بھی میت کو گالی نہ دی جائے بلکہ اس کی بدعت کو ہی برا کہا جائے گا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلٰى مَا قَدَّمُوا)) ❷

''فوت شدگان کو گالی مت دو، کیونکہ وہ اس کو پہنچ چکے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا۔''

جانور کے گلے میں گھنٹی باندھنا:

امام نووی رحمہ اللہ نے اس کی تحریم کی صراحت کی ہے۔ ❸

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی رو سے کہ:

((لَا تَصْحَبُ الْمَلٰٓئِكَةُ رُفْقَةً مَعَهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ)) ❹

''رحمت کے فرشتے اس کے ہمراہ نہیں ہوتے جس کے ساتھ کتا یا گھنٹی ہو۔''

❶ سنن ابی داؤد، کتاب الأدب، باب فی اللّعن، ۴۹۰۵۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب ماینھی من سب الأموات، ۲۵۱۶۔

❸ ریاض الصالحین: ۱۶۹۹۔

❹ صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب کراھۃ الکلب والجرس فی السفر، ۳/ ۱۶۷۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلا ضرورت فصاحت و بلاغت اور لفاظی سے آراستہ پیچیدہ گفتگو کرنا:

جس قدر اس میں وعید وارد ہوئی ہے، اس سے یہ کبیرہ معلوم ہوتا ہے۔

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ)) قالها ثلاثاً ❶

''(بات کرتے ہوئے) تکلف اور غلو کرنے والے ہلاک ہو گئے۔'' آپؐ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْبَلِيْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِیْ يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهٖ، كَمَا تَخَلَّلَ الْبَقَرَةُ)) ❷

''اللہ تعالیٰ لوگوں میں سے ایسے بلیغ سے بغض رکھتا ہے جو اپنی زبان کو اس طرح مروڑتا ہے جس طرح گائے مروڑتی ہے۔''

قبر کو روندنا یا اس پر بیٹھنا:

یہ حرام ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَأَنْ يَّجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلٰى جِلْدِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ أَنْ يَّجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ)) ❸

''تم میں سے کوئی شخص دہکتے انگارے پر بیٹھ جائے جو اس کے کپڑے جلا دے اور اس کی چمڑی تک پہنچ جائے، وہ اس کے لیے اس بات سے بہتر ہے کہ وہ قبر کے اوپر بیٹھے۔''

---

❶ صحیح مسلم، کتاب العلم، باب هلك المقطعون، ح: ۲۶۷۰۔

❷ سنن ابوداؤد، کتاب الأدب، باب ماجاء فی المتشدق فی الکلام، ۵۰۰۵۔ سنن ترمذی، ابواب الأدب، باب الفصاحة والبیان، ۲۸۵۳۔

❸ مسلم، کتاب الجنائز، باب النهی عن الجلوس علی القبر والصلاة علیه، ۳/ ۲۶۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَأَنْ أَمْشِيَ عَلَىٰ جَمْرَةٍ أَوْ سَيْفٍ وَأَخْصِفَ نَعْلِي بِرِجْلِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَطَأَ عَلَىٰ قَبْرِ مُسْلِمٍ)) ❶

''میں دہکتے انگارے یا تلوار پر چلوں یہ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ میں مسلمان کی قبر کو روندوں۔''

آدمی کا زعفران سے رنگے کپڑے پہننا:

یہ ممنوع ہے، جیسا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زعفران سے رنگی ہوئی چیز استعمال کرنے سے منع فرمایا۔ ❷

سیدنا ابن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے دیکھا تو فرمایا: کیا تمہاری ماں نے تمہیں یہ پہننے کا کہا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، پھر میں نے پوچھا: کیا میں انہیں دھو ڈالوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ انہیں جلا دے۔ ❸

ایک روایت میں ہے:

((إِنَّ هٰذِهِ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا)) ❹

''یہ تو کفار کے کپڑے ہیں، انہیں مت پہنو۔''

بلا وجہ کثرت سے ہنسنا:

نبی ﷺ نے سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

❶ سنن ابن ماجه، كتاب الجنائز، باب ماجاء في النهي عن المشي على القبور والجلوس عليها: ١٥٦٧۔

❷ صحيح بخاري، كتاب اللباس، باب التزعفر للرجال، ٥٨٤٦۔ صحيح مسلم، كتاب اللباس والزينة، باب النهي عن التزعفر للرجال، ٣/ ١٦٦٣۔

❸ صحيح مسلم، كتاب اللباس، والزينة، باب النهي عن لبس الرجال الثوب المعصفر، ٣/ ١٦٤٧۔

❹ صحيح مسلم، كتاب اللباس والزينة، باب النهي عن لبس الرجال الثوب المعصفر، ٣/ ١٦٤٧۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الضِّحكِ فَإِنَّهُ يُمِيتُ الْقَلْبَ وَيُذْهِبُ بِنُورِ الْوَجْهِ))

''زیادہ ہنسنے سے بچا کر، کیونکہ یہ دل کو مردہ کردیتا ہے اور چہرے کا نُور ختم کر دیتا ہے۔'' ❶

عورت کا گھر سے خوشبو لگا کر نکلنا:

نبی مکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((أَيُّمَا امْرَأَةٍ اِسْتَعْطَرَتْ ، فَمَرَّتْ عَلٰى قَوْمٍ لِيَجِدُوْا رِيحَهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ ، وَكُلُّ عَيْنٍ تَنْظُرُ اِلَيهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ)) ❷

''جو عورت خوشبو لگا کر لوگوں کے پاس سے گزرے اور وہ اس کی خوشبو سونگھیں تو وہ عورت زانیہ ہے اور ہر وہ آنکھ بھی زانیہ ہے جو اس طرف دیکھتی ہے۔''

موسیٰ بن بشار بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزری اور اس سے بہت تیز خوشبو آ رہی تھی، آپ نے اس سے کہا: کہاں جا رہی ہو؟ اس نے کہا: مسجد میں، آپ نے فرمایا: خوشبو لگا کر؟ اس نے کہا: جی ہاں، آپ نے کہا: واپس جا اور نہا کر آ، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو عورت خوشبو لگا کر نکلتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے (کوئی عمل) قبول نہیں فرماتے۔ ❸

ابن خزیمہ نے اس سے یہ ثابت کیا ہے کہ ایسی حالت میں غسل کرنا واجب ہے اور اگر وہ نہیں کرتی تو اس کی نماز قبول نہیں کی جائے گی۔

زکوۃ میں ناقص اور گھٹیا مال نکالنا:

یہ صریحاً حرام ہے۔

❶ المعجم الکبیر للطبرانی: ۲/ ۱۵۷۔ موارد الظمآن: ۹۴۔ مجمع الزوائد: ۴/ ۲۱۲۔

❷ سنن نسائی، کتاب الزینة، باب مایکرہ للنساء الطیب، ۸/ ۱۵۳۔ صحیح ابن خزیمہ: ۱۶۸۔ موارد الظمآن: ۱۴۷۴۔

❸ سنن ابوداؤد، کتاب الترجل، باب ماجاء فی المرأة تطیب للخروج، ۴۱۷۴۔ صحیح ابن خزیمہ: ۱۶۸۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ (البقرة: ۲/ ۲۶۷)

''ان میں سے بری چیزوں کے خرچ کرنے کا قصد نہ کرو۔''

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَعَهُ عَصاً، فَإِنَّهُ أَقْنَاءٌ مُعَلَّقَةٌ، مِنهَا قِنْوٌ حَشَفٌ فَطَعَنَ فِي ذَالِكَ الْقِنْوِ وَقَالَ: ((مَاضَرَّ صَاحِبَ هٰذِهِ، لَوْ تَصَدَّقَ بِأَطْيَبَ مِنْ هٰذِهِ، إِنَّ صَاحِبَ هٰذِهِ لَيَاكُلُ الْحَشَفَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ)) ❶

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپؐ کے ہاتھ میں لاٹھی تھی، تو وہاں ردّی قسم کی کھجوروں کا خوشا لٹکا ہوا تھا، آپؐ نے اس خوشے پر لاٹھی ماری اور فرمایا: یہ صدقہ کرنے والا اس سے اچھی کھجوریں صدقہ کرتا تو اسے کوئی نقصان نہیں ہونا تھا، یہ شخص روزِ قیامت یہی ردّی کھجوریں ہی کھائے گا۔''

شک کے دِن روزہ رکھنا:

یعنی جس دن چاند کا نظر آنا کسی ایک شخص کی گواہی سے بھی ثابت نہ ہوا ہو۔ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((مَنْ صَامَ يَوْمَ الشَّكِّ فَقَدْ عَصٰى أَبَا الْقَاسِمِ صلی اللہ علیہ وسلم)) ❷

''جس نے شک کے دن کا روزہ رکھا تو اس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔''

دو بیویوں میں سے ایک کو دوسری پر ترجیح دینا:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب مالا یجوز من الثمرۃ فی الصدقۃ، ۱۶۰۸۔ نسائی: ۵/ ۴۳۔

❷ مستدرك حاكم: ۱/ ۵۸۵، ح: ۱۵۴۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ امْرَأَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا ، جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَشَقُّهُ سَاقِطٌ)) ❶

''جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں عدل نہ کرے تو روزِ قیامت اس حالت میں آئے گا کہ اس کے جسم کا ایک حصہ مفلوج ہوگا۔''

عطیہ دینے میں اولاد میں سے کسی ایک کو خاص کرنا:

نبی ﷺ نے اسے ظلم قرار دیا ہے۔ ❷

بے پردہ چھت پر سونا:

سیدنا علی بن شیبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ بَاتَ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ لَيْسَ لَهُ حِجَارٌ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ))

''جو شخص گھر کی چھت پر سوئے اور اس کی کوئی دیوار (پردہ) نہ ہو تو اس سے ذِمہ ختم ہو گیا۔'' ❸

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ رَقَدَ عَلٰى سَطْحٍ لَا جِدَارَ عَلَيْهِ فَمَاتَ فَدَمُهُ هَدَرٌ)) ❹

''جو شخص ایسی چھت پر سوئے جس پر دیوار نہ ہو، پھر وہ (گر کر) مر جائے تو اس کا خون رائیگاں ہے۔''

---

❶ ابوداؤد، کتاب النکاح، باب فی القسم بین النساء، ۲۱۳۳۔ سنن ترمذی، ابواب النکاح، باب التسویۃ بین الضرائر، ۱۱۴۱۔ سنن نسائی، کتاب عشرۃ النساء، باب میل الرجال الٰی بعض نسائہ دون بعض، ۷/ ۶۳۔ سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب القسمۃ بین النساء، ۱۹۶۹۔ مستدرك حاكم: ۲/ ۱۸۲۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الھبۃ باب الھبۃ للولد، ۲۵۸۶ ۲۶۵۰۔ صحیح مسلم، کتاب الھبۃ، باب کراھۃ لبعض الاولاد فی الھبۃ ۳/ ۱۲۴۳۔

❸ سنن ابوداؤد، کتاب الأدب، باب فی النوم علٰی سطح غیر محجر، ۵۰۴۱۔

❹ مجمع الزوائد: ۸/ ۹۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیٹ کے بل لیٹنا:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو پیٹ کے بل چت لیٹا ہوا تھا تو آپ نے اسے اپنے پاؤں کے ساتھ ٹھوکر لگائی اور فرمایا:

((اِنَّ هٰذِهٖ ضِجْعَةٌ لَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ)) ❶

"بلاشک لیٹنے کی اس حالت کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔"

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور میں پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا تو آپ نے پاؤں کے ساتھ مجھے ٹھوکر ماری اور فرمایا:

((اِنَّمَا هٰذِهٖ ضِجْعَةُ أَهْلِ النَّارِ)) ❷

"یہ تو جہنمیوں کا لیٹنا ہے۔"

طغیانی کے وقت بحری سفر کرنا:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ رَكِبَ الْبَحْرَ عِنْدَ ارْتِجَاجِهٖ ، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ)) ❸

"جو طغیانی کے وقت سمندر کا سفر کرے، تو اس سے ذمہ اُٹھ گیا۔"

ہبہ کر کے واپس لینا:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَثَلُ الَّذِيْ يَرْجِعُ فِيْ عَطِيَّتِهٖ أَوْهِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَأْكُلُ فَإِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ مِنْ قَيْئِهٖ)) ❹

---

❶ مسند احمد: ۲/ ۲۸۷۔ موارد الظمآن: ۱۹۵۹۔

❷ سنن ابن ماجه، كتاب الأدب، باب النهي عن الاضطجاع، ۳۷۲۴۔

❸ مسند احمد: ۵/ ۷۹۔

❹ سنن ابوداؤد، كتاب الاجارة، باب الرجوع في الهبة، ۳۵۳۹۔ سنن ترمذی، ابواب البيوع، باب الرجوع في الهبة، ۱۲۹۸۔ سنن نسائي، كتاب الزكاة، باب شراء الصدقة، ۶/ ۲۶۵۔ سنن ابن ماجه، كتاب الهبات، باب من أعطى ولده ثم رجع فيه، ۲۳۷۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اس شخص کی مثال جو اپنے عطیہ یا ہبہ کو واپس لیتا ہے اس کتے کی طرح ہے جو سیر ہو جائے تو قے کر دیتا ہے، پھر وہ اس کو چاٹ لیتا ہے۔''

جس گناہ پر اللہ نے پردہ ڈالا ہوا سے خود ہی ظاہر کر دینا:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میری امت کے سبھی لوگ بخشے جاسکتے ہیں سوائے ایسے شخص کے جو رات کو کوئی گناہ کرے اور اس کے گناہ پر اللہ تعالیٰ پردہ ڈال دے لیکن وہ صبح کو خود ہی لوگوں کو بتاتا پھرے کہ میں نے گزشتہ رات یہ کام کیا ہے۔'' [1]

عالم اور پیشوا کا گناہ کرنا:

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهُ وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مَنْ بَعْدَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا)) [2]

''جو شخص اسلام میں کوئی برا طریقہ رائج کرے تو اس کا (اپنا) گناہ اور اس کے بعد اس کام پر عمل کرنے والے کا گناہ اسی کے اوپر ہو گا اور ان کے گناہوں سے بھی کچھ کمی نہیں کی جائے گی۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب ستر المؤمن علیٰ نفسه، ۶۰۶۹۔ صحیح مسلم، کتاب الزهد والرقائق، باب النهي عن هتك الانسان ستر نفسه، ۲۹۹۱۔

[2] صحیح مسلم، کتاب الزكاة، باب الحث علی الصدقة ولو بشق تمرة أو كلمة طيبة، ۲/ ۷۰۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الباب السادس:

نبی ﷺ کے منع کردہ امور کا بیان

اس سے پہلے کبیرہ وصغیرہ گناہوں کا ذکر ہو چکا ہے، لیکن اس باب میں ان منہیات کا بیان ہوگا، جو ان دونوں میں شامل نہیں ہیں۔ ہر وہ فعل جس سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہو، وہ کراہت وتحریم کے درمیان ہی گھومتا ہے اور محرمات کو کبائر کے ساتھ خاص کردیا گیا ہے جن کا اس سے سابق بیان ہو چکا ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ

''رسول اللہ (ﷺ) جو تمہیں (حکم) دیں اسے لے لو (یعنی اس پر عمل کرو) اور جس سے وہ تمہیں روک دیں اس سے باز رہو۔'' (الحشر: ۵۹/ ۱)

اور ارشادِ نبوی ﷺ ہے۔

((مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوْهُ وَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ))

''جس کام سے میں تمہیں روک دوں اس سے اجتناب کرو اور جس کا میں حکم دوں اسے حسب استطاعت بجا لاؤ۔'' ❶

نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے

- نیند سے بیدار ہونے کے بعد اپنے ہاتھوں کو تین مرتبہ دھونے سے پہلے کسی برتن میں ڈالنے سے۔ ❷

❶ صحیح مسلم، کتاب المناقب، باب توقیرہ ﷺ ۴/ ۱۸۳۰۔

❷ صحیح بخاری؛ ۱۶۲۔ صحیح مسلم: ۱/ ۲۳۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ پھل دار درخت کے نیچے قضائے حاجت سے۔
(مجمع الزوائد: ۱/ ۲۰۴، ضعیف)

❁ یا کسی بل وغیرہ میں قضائے حاجت سے۔ (ابوداؤد: ۲۹۔ نسائی، ۱/ ۳۳)

❁ یا کھڑے ہوئے پانی میں۔ (صحیح مسلم: ۱/ ۲۳۵)

❁ یا غسل کرنے کی جگہ پر۔ (ابوداؤد: ۲۷۔ ترمذی: ۲۱۔ نسائی۔ ۱/ ۳۴)

❁ یا لوگوں کے راستے میں، سایہ دار جگہ پر اور پانی کے گھاٹ پر۔
(ابوداؤد: ۲۶۔ ابن ماجہ: ۳۲۸)

❁ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے۔ (ترمذی: ۱۲۔ ابن ماجہ: ۳۰۸)

❁ پیشاب کرتے ہوئے اپنی شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے چھونے، اور ہڈی یا گوبر سے استنجاء کرنے سے۔ (بخاری: ۱۵۳/ ۱۵۵۔ مسلم: ۱/ ۲۲۵)

❁ بہتی نہر کے کنارے بول و براز سے۔ (مجمع الزوائد: ۱/ ۲۰۴)

❁ وضوء یا غسل کرتے ہوئے پانی ضائع کرنے سے۔
(ابن ماجہ: ۴۲۵۔ مسند احمد: ۲/ ۲۲۱)

❁ کھلے صحرا میں غسل کرنے سے۔ (تحفة الأشراف: ۱۹۳۵۹)

❁ غسل کرتے ہوئے باتیں کرنے سے۔ (تحفة الأشراف: ۱۹۳۵۸)

❁ بغیر وضوء اذان کہنے سے۔ البتہ اس میں اختلاف ہے۔
(ترمذی: ۲۰۰۔ بیہقی: ۱/ ۳۹۷)

❁ نماز کی جماعت میں ملنے کے لیے تیز دوڑ کر آنے سے۔ اس کو قیاس کیا گیا ہے اس بات پر کہ جب تک امام مصلیٰ پر نہ کھڑا ہو جائے اور اقامت کہنا شروع نہ کر دی جائے تب تک کھڑے نہیں ہونا چاہیے۔ (بخاری: ۶۳۷۔ مسلم: ۱/ ۴۲۲)

❁ نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے سے۔
(ترمذی: ۵۸۹۔ ابوداؤد: ۹۰۹۔ نسائی: ۳/ ۸۔ مسند احمد: ۵/ ۱۷۲)

❁ دورانِ نماز آگے سے کنکریاں وغیرہ ہٹانے سے۔

(بخاری: ۱۲۰۷۔ مسلم: ۱/ ۳۸۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز میں سرین پر ہاتھ رکھنے سے۔ (بخاری: ۱۲۱۹۔ مسلم: ۱/ ۳۸۸)

- دورانِ نماز آسمان کی طرف دیکھنے سے۔ (بخاری: ۷۵۰)
- رکوع وسجود میں قراءت کرنے سے۔ (مسلم: ۱/ ۳۴۸)
- چادر کی بُکل مار کر بیٹھنے سے۔ (بخاری: ۶۲۸۴۔ مسلم: ۳/ ۱۶۶۲)
- کندھے ننگے کر کے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے سے۔ (بخاری: ۳۵۹۔ مسلم: ۱/ ۳۶۸)
- کپڑے کو اپنے کندھوں سے آگے نکال کر نیچے لٹکا کر نماز پڑھنے سے۔ (ابو داؤد: ۶۴۳)
- نماز میں کپڑے اور بال سنوارنے سے۔ (بخاری: ۸۰۹۔ ۸۱۲۔ ۸۱۶۔ مسلم: ۱/ ۳۵۴)
- امام سے پہلے آمین کہنے سے۔ (مستدرك حاكم: ۱/ ۲۱۹)
- نماز میں اپنے ہاتھوں کو اپنی رانوں کے درمیان رکھنے سے۔ (ابو داؤد: ۹۰۳۔ نسائی: ۲/ ۱۲۷۔ مسنداحمد: ۲/ ۳۰)
- تنگ موزہ پہن کر نماز پڑھنے سے۔ (ابو داؤد: ۹۰۔ ترمذی: ۳۵۷)
- پیشاب روک کر نماز پڑھنے سے۔ (ابو داؤد: ۹۱)
- نماز میں انگلیوں کے درمیان تشبیک دینے سے۔ (ابن ماجه: ۹۶۵)
- رکوع میں تطبیق (دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر گھٹنوں کے درمیان رکھنے) سے۔ (بخاری: ۷۹۰۔ مسلم: ۳۸۰۱)
- جمائی آئے بغیر ہی اس کی طرح منہ کھولنے سے۔ (ابو داؤد: ۶۴۳)
- نماز میں (قصداً) جمائی لینے سے۔ (بخاری: ۶۲۲۳)
- فجر کے بعد طلوعِ آفتاب تک اور عصر کے بعد غروبِ آفتاب تک نماز پڑھنے سے۔ (مسلم: ۱/ ۵۶۷)
- نماز پڑھتے اور قراءت کرتے ہوئے اونگھنے سے۔ (بخاری: ۲۱۲۔ مسلم: ۱/ ۵۴۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ مسجد میں آنے کے بعد دو رکعت پڑھے بغیر بیٹھنے سے۔

(بخاری: ۱۱۶۳۔ مسلم: ۱/ ۴۹۵)

❁ صف کاٹ کر مسجد کے ایک طرف صف بنانے سے۔

(ابوداؤد: ۶۷۳۔ ترمذی: ۲۲۹)

❁ عورت کو خوشبو لگا کر مسجد میں آنے سے۔ (مسلم: ۱/ ۳۲۸)

❁ جمعہ کے دن خطبہ کے دوران اپنے دونوں گھٹنے کھڑے کر کے انہیں پکڑ کر سرین کے بل بیٹھنے سے۔ (ابوداؤد: ۱۱۱۰۔ ترمذی: ۵۱۴)

❁ وتر کی تین رکعات مغرب کی نماز کی طرح پڑھنے سے۔ (دارقطنی: ۲/ ۲۴)

❁ بایاں ہاتھ اپنی پشت پر رکھ کر اس کا سہارا لے کر بیٹھنے سے۔ (ابوداؤد: ۴۸۴۸)

❁ آدھا سائے میں اور آدھا دھوپ میں بیٹھنے سے۔ (ابن ماجہ: ۳۷۲۲)

❁ ایک جوتا پہن کر چلنے سے۔ (بخاری: ۵۸۵۵۔ مسلم: ۳/ ۱۶۶۰)

❁ مسجد میں اپنے لیے کوئی جگہ مخصوص کر لینے سے۔

(ابوداؤد: ۸۶۲۔ نسائی: ۲/ ۲۱۴۔ ابن ماجہ: ۱۴۲۹)

❁ خوشبو کا تحفہ ٹھکرانے سے۔ (بخاری: ۲۵۸۲)

❁ ہوا کو گالی دینے سے۔ (ابوداؤد: ۵۰۹۷۔ ابن ماجہ: ۳۷۲۷)

❁ مرغ کو گالی دینے سے۔

(ابوداؤد: ۵۱۰۱۔ مسند احمد: ۴/ ۱۱۵۔ نسائی فی عمل الیوم اللّیله: ۹۵۱)

❁ پسو کو گالی دینے سے۔ (مجمع الزوائد: ۸/ ۷۷۔ کشف الأستار: ۲۰۴۲)

❁ جس شہر میں کوئی وباء پھیلی ہو، وہاں سے نکل جانے سے۔

(بخاری: ۵۷۲۹۔ ۶۹۷۳۔ مسلم: ۴/ ۱۷۴۰)

❁ پکی قبر بنانے سے۔ (مسلم: ۲/ ۶۶۷)

❁ قبر کے پاس جانور ذبح کرنے سے۔ (ابوداؤد: ۳۲۲۲)

❁ رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ رکھنے سے۔

(بخاری: ۱۹۱۴۔ مسلم: ۲/ ۷۶۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ شعبان کا آدھا ماہ گزر جانے کے بعد روزے رکھنا شروع کرنے سے۔

(ابو داؤد: ۲۳۳۷۔ ترمذی: ۷۳۸۔ ابن ماجہ: ۱۶۵۱)

❁ صرف جمعہ یا ہفتے کا روزہ رکھنے سے۔

(بخاری: ۱۹۸۴۔ مسلم: ۸۰۱۔ ابو داؤد: ۲۴۲۱۔ ترمذی: ۷۴۴)

❁ عرفہ کے دن عرفات میں روزہ رکھنے سے۔ (ابو داؤد: ۲۴۴۰۔ ابن ماجہ: ۱۷۳۲)

❁ درندے کی کھال پہننے اور اس پر سوار ہونے سے۔

(ابو داؤد: ۴۱۳۲۔ ترمذی: ۱۷۷۱)

❁ چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور لٹور (ایک پرندے کا نام) کو مارنے سے۔

(ابو داؤد: ۵۲۶۷)

❁ مینگنی اور لید کھانے والے چوپائے پر سواری کرنے سے۔

(ابو داؤد: ۳۸۱۱۔ نسائی: ۷/ ۲۳۹)

❁ بلاوجہ جانور پر سوار ہو کر کافی دیر تک کھڑے رہنا۔ (ابو داؤد: ۲۵۶۷)

❁ آدمی کو اکیلے سفر کرنے سے۔ (ابو داؤد: ۲۶۰۷۔ ترمذی: ۱۶۷۴)

❁ راستے پر قیام کرنے سے۔ (ابو داؤد: ۳۷۷۲)

❁ چمڑے کے ٹکڑوں کو دو انگلیوں کے درمیان رکھ کر کاٹنے سے۔ (ابو داؤد: ۲۵۸۹)

❁ سواری کو ٹھوکر لگنے پر ''شیطان مایوس ہو گیا'' کہنے سے۔

(ابو داؤد: ۴۹۸۲۔ نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ: ۵۵۹)

❁ زیادہ دن گھر سے باہر رہنے کے بعد اچانک رات کو گھر آنے سے۔

(بخاری: ۵۲۴۴)

❁ سلام کرنے میں یہود ونصاریٰ کی مشابہت اختیار کرنے سے۔ (ترمذی: ۲۶۹۵)

❁ صرف قمیض پہن کر بازار یا مسجد جانے سے۔ (طبرانی)

❁ غصہ کرنے سے۔ (مجمع الزوائد: ۸/ ۷۰)

❁ بغیر ذکرِ الٰہی کے کثرت کے ساتھ بولنے سے۔

(ترمذی: ۲۴۱۱۔ ۲۳۱۶۔ مجمع الزوائد: ۱۰/ ۳۰۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- دھوکے کی تجارت سے۔ (مسلم: ۳/ ۱۱۵۳)
- غیر موجود چیز کی خرید و فروخت سے۔ (ابو داؤد: ۳۵۰۴۔ ترمذی: ۱۲۳۴)
- جانور کے عوض گوشت کی خرید و فروخت سے۔ (مؤطا امام مالك: ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶)
- اناج اور غلے وغیرہ کو ماپنے سے پہلے ہی اس کی خرید و فروخت کرنے سے۔

(ابن ماجہ: ۲۲۲۸)

- نامعلوم وزن والی کھجوروں کو وزن کی ہوئی کھجوروں کے بدلے بیچنے سے۔

(مسلم: ۳/ ۱۱۶۲)

- تقسیم سے پہلے ہی غنیمت کا مال بیچنے سے۔ (ترمذی: ۱۵۶۳۔ ابن ماجہ: ۲۱۹۶)
- قبضے میں لینے سے پہلے ہی اموال صدقات کو بیچنے سے۔ (ابن ماجہ: ۲۱۹۶)
- مادہ جانور کے پیٹ میں موجود بچے کے (پیدائش کے بعد پھر اس بچے سے جنم لینے والے) بچے کی (پیدائش سے پہلے ہی اس کی) خرید و فروخت سے۔

(بخاری: ۲۱۴۳۔ مسلم: ۳/ ۱۱۵۳)

- حمل والے مادہ جانوروں کی خرید و فروخت سے۔

(مسند البزار کشف الاستار: ۲۲۶۷۔ مجمع الزوائد: ۴/ ۱۰۴)

- بغیر دیکھے کوئی چیز چھو کر خریدنے یا فروخت کرنے سے۔

(بخاری: ۲۱۴۴۔ ۲۱۴۵۔ ۲۱۴۶۔ مسلم: ۳/ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲)

- ایک دوسرے کی طرف چیز پھینک کر خریدنے یا فروخت کرنے سے۔

(بخاری: ۵۸۴)

- کنکریوں کی خرید و فروخت سے۔ (ابن ماجہ: ۲۱۹۴۔ مسلم: ۳/ ۱۱۵۳)
- ایک تجارت میں دو تجارتیں کرنے سے۔

(بخاری: ۲۱۳۲۔ ۲۱۳۳۔ مسلم: ۳/ ۱۱۵۹)

- دُنبے وغیرہ کے جسم پر موجود اُون کو اتارے بغیر ہی اس کی خرید و فروخت کرنے سے اور دُودھ سے مکھن نکالنے سے پہلے ہی اسے بیچ دینے سے۔

(دار قطنی: ۳/ ۱۴۔ ۱۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- کتے کی خرید وفروخت سے۔ (اس کا بیان پیچھے گزر چکا ہے)
- بلی کی خرید وفروخت سے۔ (ابو داؤد: ۳۴۷۹۔ ترمذی: ۱۲۷۹۔ نسائی: ۷/ ۱۹۰)
- پکنے سے پہلے ہی فصل کو فروخت کر دینے سے۔

(بخاری: ۲۱۸۵۔ ۲۱۸۶۔ مسلم: ۳/ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵)

- خوشوں میں کھڑی گندم کی کاٹی ہوئی گندم کے بدلے خرید وفروخت کرنے سے۔
- ولاء کو فروخت یا ہبہ کرنے سے۔ (بخاری: ۲۵۳۵۔ ۲۷۵۶۔ مسلم: ۲/ ۱۱۴۵)
- سالہا سال کے معاہدے پر پھل بیچنے سے۔ (مسلم: ۳/ ۱۱۷۸)
- بیع العربان سے، اس سے مراد یہ ہے کہ کسی سے کوئی چیز کرایہ پر لے کر اسے کچھ دینے کے بعد باقی پیسے اس شرط پر ادھار رکھنا کہ اگر میں یہی تجارت کرتا رہا تو تجھے لوٹا دوں گا ورنہ یہ جو تم نے دیے ہیں یہ بھی تیرے ہو جائیں گے۔

(مؤطا مالك: ۱/ ۶۰۹۔ ابو داؤد: ۳۵۰۲۔ ابن ماجه: ۲۱۹۲)

- انگوروں کے پکنے سے پہلے ہی انہیں بیچ ڈالنے سے۔

(ابو داؤد: ۳۳۷۱۔ ترمذی: ۱۲۲۸۔ ابن ماجه: ۲۲۱۷)

- درخت پر کھڑی کھجور کو پکنے سے پہلے ہی بیچنے سے۔ (بخاری: ۲۱۹۵)
- جنگجو لوگوں کو ہتھیار بیچنے سے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۸/ ۱۳۶)
- بندروں کی خرید وفروخت سے۔ (المنهيات للحكيم الترمذی، ص: ۱۳۴)
- شطرنج وغیرہ کی تجارت سے۔ (المنهيات للحكيم الترمذی، ص: ۱۳۲)
- پھل سے لدی کھجور کو کاٹنے سے۔ (المنهيات للحكيم الترمذی)
- غسل خانے میں کھیلنے سے۔ (ابو داؤد: ۴۰۴۰۔ ابن ماجه: ۳۷۶۵)
- تعویذ وغیرہ پہننے سے۔ (ابو داؤد: ۳۸۸۳۔ ابن ماجه: ۳۵۳۰)
- میت والے گھر جمع ہو کر بیٹھ رہنے سے۔ (ابن ماجه: ۱۶۱۲)
- عورتوں کو جنازے کے پیچھے جانے۔ (بخاری: ۱۲۷۸۔ مسلم: ۲/ ۶۴۶)
- عورت کو پہلی (اچانک) نظر پڑنے کے بعد دوسری نظر دیکھنے سے۔

(ابو داؤد: ۲۱۴۹۔ ترمذی: ۲۷۷۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- بدشگونی سے۔ (ابوداؤد: ۳۹۱۰۔ ترمذی: ۱۶۱۴۔ موارد الظمآن: ۱۴۲۷)
- بدکردار لوگوں کی مجالس میں اور عورتوں شرکت سے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۸/ ۱۶۸)

- بچوں کو گانا وغیرہ سکھانے، مُغنّیہ کی کمائی اور رقاصاؤں کو رقص وگانا کی ٹریننگ دینے سے۔ (ترمذی: ۱۲۸۲۔ ۳۱۹۵)
- علم کو (حصول مال کی نیت سے) سکھانے اور کمائی کا ذریعہ بنانے سے۔

(ابوداؤد: ۳۴۱۶۔ ابن ماجہ: ۲۱۵۷)

- ریشمی کپڑا پہننے سے۔ (بخاری: ۱۲۳۹۔ ۵۱۷۵۔ ۵۶۳۵۔ ۵۶۵۰۔ ۵۸۳۸)
- عورت کو خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلنے سے۔ (مجمع الزوائد: ۴/ ۳۱۳)
- عورت کو اپنے خاوند کے علاوہ کسی اور کے لیے بننے سنورنے سے۔

(ابوداؤد: ۴۲۲۲۔ نسائی: ۸/ ۱۴۱)

- عورت کو غیر مرد کے ساتھ گفتگو کرنے سے۔ (مسند احمد: ۵/ ۸۵)
- اپنے یا کسی دوسرے آدمی کے رُخسار پر مارنے سے۔

(بخاری: ۲۵۵۹۔ مسلم: ۴/ ۲۰۱۶)

- ہاتھی کی ہڈیوں سے فائدہ اٹھانے سے۔

(المنہیات للحکیم الترمذی، ص: ۱۴۷)

- برتن میں پیشاب کرنے سے۔ (المنہیات للحکیم الترمذی، ص: ۱۴۸)
- اپنی بیوی سے قبلہ رُخ ہوکر جماع کرنے سے۔

(المنہیات للحکیم الترمذی، ص: ۱۴۷)

- تلوار کو لیتے یا دیتے وقت ننگی رکھنے سے۔ (ابوداؤد: ۲۵۸۸)
- مسجد میں خرید وفروخت یا شعر گوئی کرنے سے۔ (ابن ماجہ: ۷۴۹)
- مسجد میں تلوار لٹکا کر آنے سے۔ (ابن ماجہ: ۷۴۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

* تیر لے کر مسجد کے پاس سے گزرنے سے۔

(بخاری: ۴۵۱۔ ۷۰۷۳۔ ۷۰۷۴)

* جانور کے سامنے چھری (یا ذبح کرنے کا کوئی بھی آلہ) تیز کرنے سے۔

(ابن ماجه، المنهيات للحكيم الترمذي، ۳۱۷۲۔ المعجم الكبير للطبراني: ۱۱/ ۳۳۲)

* بالغ بچے کی موجودگی میں میاں بیوی کے جماع کرنے سے۔

(المنهيات للحكيم الترمذي، ص: ۱۸۴)

* فوت ہونے والے کا اعلان کرنے سے۔(ترمذی: ۹۸۴)

* جس کنویں سے لوگ پانی پیتے ہوں ان میں تھوکنے سے۔

(المنهيات للحيكم الترمذي، ص: ۲۳۲)

* بوقتِ شدّتِ تکلیف موت کی آرزو کرنے سے۔

(بخاری: ۵۶۷۱۔ ۶۳۵۱۔ ۷۲۳۳)

* قبر پر اس کی مٹی کے علاوہ کوئی اضافی چیز ڈالنے سے۔(ابو داؤد: ۳۲۲۵)

* راستے میں مسجد بنانے سے۔(ابن ماجه: ۷۴۸)

* ''میں فلاں سورۃ یا آیت بھول گیا ہوں'' کہنے سے۔

(بخاری: ۵۰۳۲۔ مسلم: ۱/ ۵۴۴)

* ستارہ ٹوٹتے یا آسمانی بجلی گرتے ہوئے اس کی طرف اشارہ کرنے سے۔

(عمل اليوم والليلة لابن السنى: ۶۵۸)

* سلام کرتے ہوئے جھکنے سے۔(ترمذی: ۲۷۲۸۔ ابن ماجه: ۳۷۰۲)

* نافع، افلح اور برکت وغیرہ نام رکھنے سے۔(ابو داؤد: ۴۹۶۰)

* اپنے باپ کو اس کے نام سے پکارنے، اس سے پہلے بیٹھنے اور اس کے آگے چلنے سے۔(عمل اليوم والليلة لابن السنى: ۳۹۷)

* ابوالقاسم (ﷺ) کنیت رکھنے سے۔

(بخاری: ۲۱۲۰۔ مسلم: ۳/ ۱۶۸۲۔ ۱۶۸۳۔ ۱۶۸۴)

* اپنے مسلمان بھائی کے مقابلہ میں فخر کرنے سے۔(ترمذی: ۱۹۹۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- اپنے مسلمان بھائی پر ہنسنے سے۔ (ترمذی: ۱۵۰۶)
- ''میرا نفس خبیث ہو گیا ہے'' کہنے سے۔ (بخاری: ۶۱۷۹)
- انگور کا نام ''کرم'' رکھنے سے۔ (بخاری: ۶۱۸۲۔ مسلم: ۴/ ۱۷۶۳)
- ''جو اللہ تعالیٰ اور فلاں چاہے'' کہنے سے۔ (ابو داؤد: ۴۹۸۰)
- منافق کو ''سیّد'' کہنے سے۔ (ابو داؤد: ۴۹۷۷۔ مستدرك حاكم: ۴/ ۳۱۱)
- ''میرا بندہ'' یا ''میری بندی'' کہنے سے۔ (بخاری: ۲۵۵۲۔ مسلم: ۴/ ۱۷۶۴)
- عورت کا اپنے خاوند سے کسی اور عورت کے حسن و جمال کا تذکرہ کرنے سے۔ (حلية الأولياء: ۲/ ۳۰۹)
- عشاء کا نام ''عتمہ'' رکھنے سے۔ (ابو داؤد: ۴۹۸۶۔ ابن ماجه: ۷۰۵)
- مرد کو یہ پوچھنے سے کہ اس نے اپنی بیوی کو کیوں مارا؟ (ابن ماجه: ۱۹۸۶)
- اپنے نفس، اپنی اولاد، اپنے خادم یا اپنے مال کے خلاف بددعا کرنے سے۔ (مسلم: ۴/ ۲۲۰۴۔ ابو داؤد: ۱۵۳۲)
- یہ کہنے سے کہ اگر اسطرح کر لیتا تو اسطرح نہ ہوتا۔ (مسلم: ۴/ ۲۰۵۲)
- آدھے بال مونڈھنے اور آدھے چھوڑنے سے۔ (بخاری: ۵۹۲۰۔ ۵۹۲۱۔ مسلم: ۳/ ۱۶۷۵)
- خصّی ہونے سے۔ (بخاری: ۵۰۷۵)
- عورت سے اس کے حسب ونسب اور مال ودولت کے سبب شادی کرنے سے۔ (ابن ماجه: ۱۸۵۹)
- بانجھ عورت کے ساتھ شادی کرنے سے۔ (ابو داؤد: ۲۰۵۰۔ نسائي: ۶/ ۶۵۔ مستدرك حاكم: ۲/ ۱۶۲)
- کپڑے کی دیوار بنا کر پردہ کرنے سے۔ (بیهقی: ۷/ ۲۷۲)
- کوئی چیز کھانے میں باہم مقابلہ کرنے سے۔ (ابو داؤد: ۳۷۵۴)
- پلیٹ یا برتن کے درمیان سے کھانے سے۔ (ترمذی: ۱۸۰۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- کھانے کے بعد چاٹے بغیر ہی ہاتھ پونچھ لینے سے۔ (مسلم: ۳/ ۱۶۰۵)
- اپنے ساتھی کی اجازت کے بغیر دو کھجوریں ملا کر کھانے سے۔ (مسلم: ۳/ ۱۶۱۷)
- شیطان کے ذبیحہ سے۔ (ابو داؤد: ۲۷۲۶۔ مسند احمد: ۱/ ۲۸۹)
- مشروب میں پھونک مارنے سے۔ (ابو داؤد: ۳۷۲۲۔ موارد الظمآن: ۱۳۶۶)
- پینے کے دوران برتن میں سانس لینے سے۔

(بخاری: ۱۵۳۔ ۵۶۳۰۔ مسلم: ۱/ ۵)

- بائیں ہاتھ سے کھانے اور پینے سے۔ (مسلم: ۳/ ۱۶۰۰)
- انگشتِ شہادت یا درمیانی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے۔ (مسلم: ۳/ ۱۶۵۹)
- سفید بال اکھاڑنے سے۔

(موارد الظمآن: ۱۴۷۹۔ ابو داؤد: ۴۲۰۲۔ ترمذی: ۲۸۲۱)

- دشمن کی سرزمین میں قرآن ساتھ لے کر سفر کرنے سے۔

(بخاری: ۲۹۹۰۔ مسلم: ۳/ ۱۴۹۰)

- دشمن سے ٹکراؤ کی آرزو کرنے سے۔ (بخاری: ۲۹۶۶۔ مسلم: ۳/ ۱۳۶۲)
- شراب کے ساتھ دوائی بنانے سے۔ (مسلم: ۳/ ۱۵۷۳)
- مینڈک کو مارنے سے۔ (ابو داؤد: ۵۲۶۹۔ نسائی: ۷/ ۲۱۰)
- قبروں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے سے اور بیٹھنے سے۔ (مسلم: ۲/ ۶۶۸)
- مریض کو کھانے پینے پر مجبور کرنے سے۔ (ترمذی: ۲۰۴۰۔ ابن ماجہ: ۳۴۴۴)
- جانوروں کو آپس میں بھڑکانے اور اُکسانے سے۔

(ابو داؤد: ۲۵۶۲۔ ترمذی: ۱۷۰۸)

- عہدہ ومنصب کا سوال کرنے سے۔ (بخاری: ۷۱۴۶۔ مسلم: ۳/ ۱۴۵۶)
- جج کو غصے کی حالت میں فیصلہ کرنے سے۔ (بخاری: ۷۱۵۸)
- اپنے سے عالی منصب یا زیادہ مال و دولت والے کو دیکھ کر اسی جیسا بننے کی تمنا کرنے سے۔ (مسلم: ۴/ ۲۲۷۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- مثلہ کرنے سے۔ (مسلم: ۳/ ۱۳۵۷)
- میدانِ جہاد میں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے۔

(بخاری: ۳۰۱۴۔ مسلم: ۳/ ۱۳۶۴)

- پڑاؤ کے وقت لشکر کو منتشر ہونے سے۔ (ابو داؤد: ۲۶۲۸)
- گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے۔ (بخاری: ۵۵۲۱۔ مسلم: ۱۵۳۸)
- مشرکوں کے ساتھ اکٹھے رہنے سے۔ (ترمذی: ۱۶۰۵۔ مستدرك حاكم: ۲/ ۱۴۱)
- بغیر شادی کیے زندگی گزار دینے سے۔ (بخاری: ۵۰۷۳۔ مسلم: ۲/ ۱۰۲۰)
- نماز کو مؤخر کرنے سے۔ (مستدرك حاكم: ۲/ ۱۶۲)
- نکاحِ شغار (بٹے کی شادی) سے۔ (بخاری: ۵۱۱۲۔ ۶۹۶۰۔ مسلم: ۲/ ۱۰۳۴)
- قرض خواہ کا قرض دار سے ہدیہ قبول کرنے سے۔ (ابن ماجه: ۲۴۳۲)
- کسی کا گمشدہ اونٹ پکڑ (کر باندھ) لینے سے۔

(بخاری: ۲۴۲۷۔ ۲۴۲۸۔ ۲۴۲۹۔ مسلم: ۳/ ۱۳۴۹)

- کدو کے برتن، نبیذ تیار کیے جانے والے برتن اور کھجور کی شراب تیار کیے جانے والے برتن میں پینے سے۔ (بخاری: ۵۳۔ ۸۷۔ ۱۳۹۸۔ ۳۰۹۵۔ ۳۵۱۰۔ مسلم: ۱/ ۴۶۔ ۵۰)
- سائل کو کچھ دیے بغیر ہی واپس موڑ دینے سے۔

(ترمذی: ۶۶۵۔ ابن خزیمه: ۲۴۷۳۔ موارد الظمآن: ۸۲۴)

- تکیہ وغیرہ لوٹا دینے سے۔ (ترمذی: ۲۷۹۰)
- راہِ خدا میں اڑنے والی غبار سے بچنے کے لیے نقاب اوڑھنے سے۔

(جمع الجوامع: ۱/ ۹۰۵)

- اللہ کی نافرمانی کے کاموں میں حکمرانوں کی اطاعت کرنے سے۔

(بخاری: ۴۳۴۰۔ مسلم: ۳/ ۱۴۶۹)

- پانی میں غرق ہو کر مرنے والے شکار کو کھانے سے۔

(بخاری: ۵۴۸۴۔ مسلم: ۳/ ۱۵۳۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ ایسے شکاری کتے کے شکار کیے ہوئے جانور کو کھانے سے جس کے شکار میں کوئی اور کتا بھی شریک ہو گیا ہو۔ (بخاری: ۵۴۸۴۔ ۵۴۸۷۔ مسلم: ۳/ ۱۵۲)

❁ زمین پر گرا لقمہ نہ اٹھانے سے۔ (مسلم: ۳/ ۱۶۰۶)

❁ طلوع آفتاب سے پہلے سونے سے۔ (مسند ابو یعلیٰ: ۵۴۱)

❁ زمین کو گالی دینے سے۔ (فردوس الأخبار للدیلمی: ۷۴۷۶)

❁ ائمہ کو برا بھلا کہنے سے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی: ۸/ ۱۵۸۔ مجمع الزوائد: ۵/ ۲۴۹)

❁ شہد کی دعوت ٹھکرانے سے۔ (فردوس الأخبار للدیلمی: ۷۵۲۳)

❁ سجدے میں آنکھیں بند کرنے سے۔ (فردوس الأخبار للدیلمی: ۷۵۰۰)

❁ بیت الخلاء میں وضوء کرنے سے۔ (فردوس الأخبار للدیلمی: ۷۵۱۱)

❁ مشرکوں کی آگ سے روشنی حاصل کرنے سے۔

(نسائی: ۸/ ۱۷۶۔ مسند احمد: ۳/ ۹۹)

❁ اپنی اولاد کو کم عقل عورتوں کا دودھ پلانے سے۔

(المعجم الصغیر للطبرانی: ۱۳۷)

❁ چیتے کی کھال پر سواری کرنے اور بیٹھنے سے۔

(ابو داؤد: ۵۲۳۹۔ ابن ماجہ: ۳۶۵۶۔ مسند احمد: ۴/ ۹۴)

❁ جانور پر دو سے زائد لوگوں کے سوار ہونے سے۔ (رواہ الطبرانی)

❁ بیٹیوں کو ناپسند کرنے سے۔

(مسند احمد: ۴/ ۱۵۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۷/ ۳۱۰)

❁ آشوبِ چشم، زکام، پھوڑے اور کھانسی کو مکروہ سمجھنے سے۔

(فردوس الأخبار للدیلمی: ۷۵۵۵)

❁ اہل کتاب سے (اپنی علمی و دینی راہنمائی کے لیے) سوال کرنے سے۔

(أخرجہ ابو منصور)

❁ (نل وغیرہ کے ساتھ) منہ لگا کر پانی پینے سے۔

(ابن ماجہ: ۳۴۲۳۔ مسند احمد: ۲/ ۱۳۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- لونڈیوں کو مارنے سے۔ (فردوس الأخبار للدیلمی: ۷۶۰۱)
- جانوروں کے چہروں پر مارنے سے۔ (الدر المنثور: ۴/ ۱۸۳!)
- عید کے روز مشرکوں کے عبادت خانوں میں جانے سے۔

(فردوس الأخبار للدیلمی)

- مغلوب شخص کو قتل کرنے سے۔ (خرجه ابو منصور الدیلمی)
- ٹڈیوں کو مار ڈالنے سے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی: ۲۲/ ۲۹۷)
- اپنے ہی نفس پر سختی کرنے سے۔ (ابو داؤد: ۴۹۰۴)
- داغ کر علاج کرنے سے۔ (بخاری: ۵۶۸۰۔ ۵۶۸۱۔ مسلم: ۴/ ۱۷۳۱)
- انگوٹھے اور انگشتِ شہادت کے ساتھ کھانا کھانے سے۔

(فردوس الأخبار للدیلمی: ۷۶۱۸)

- سوتے وقت آگ جلتی چھوڑنے سے۔ (بخاری: ۶۲۹۳۔ مسلم: ۳/ ۱۲۹۶)
- منکرینِ تقدیر کے ساتھ بیٹھنے اور ان سے مناظرہ کرنے سے۔

(ابو داؤد: ۴۷۱۰۔ مسند احمد: ۱/ ۳۰)

- فجر کی سنتیں ترک کرنے سے۔ (ابو داؤد: ۱۲۵۸۔ مسند احمد: ۲/ ۴۰۵)
- اپنی اولاد کو امیر وا ، کے ساتھ بٹھانے سے۔

(رواه الطبرانی وابوبکر فی مکارم الأخلاق)

- ذمی لوگوں کے گھروں میں ان کی اجازت کے بغیر داخل ہونے سے۔

(الطبرانی)

- شرابی کے ساتھ بیٹھنے، اس کی عیادت کرنے اور اس کے جنازے میں شریک ہونے سے۔ (فردوس الأخبار للدیلمی: ۷/ ۲۶۲)
- کفن میں مبالغہ کرنے (یعنی عمدہ اور مہنگا کپڑا خریدنے) سے۔ (ابو داود)
- ہاتھ کٹے آدمی کی طرف دیکھتے رہنے سے۔

(مسند احمد: ۱/ ۲۳۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۱/ ۱۰۶)

- قبروں میں جھانکنے سے۔ (اخرجه ابو منصور الدیلمی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ بازار میں سب سے پہلے داخل ہو کر سب سے آخر میں نکلنے سے۔
(مسلم: ۴/ ۱۹۰۶)

❁ اپنی ران کو ننگا کرنے سے۔ (ابوداؤد: ۳۱۴۰۔ ابن ماجہ: ۱۶۰)

❁ بغیر اجازت دو آدمیوں کے درمیان بیٹھنے سے۔ (ابوداؤد: ۴۸۴۴)

❁ روزے کی حالت میں بیہودہ گوئی اور گالی گلوچ سے۔
(بخاری: ۱۹۰۴۔ مسلم: ۲/ ۸۰۶)

❁ مومن کے سوا کسی اور کو ساتھی بنانے سے۔
(ابوداؤد: ۲۶۲۳۔ ترمذی: ۲۳۹۵۔ مسنداحمد: ۳/ ۳۸)

❁ صدقہ کر کے واپس لینے سے۔
(بخاری: ۱۴۸۹۔ ۱۴۹۰۔ ۲۶۲۳۔ ۲۷۷۵۔ مسلم: ۳/ ۱۲۳۹)

❁ عالم یا ناصح کے سوا کسی اور کو اپنا خواب بتلانے سے۔
(المعجم الصغیر للطبرانی: ۹۰۶)

❁ بلند مکان بنا کر ہمسائے کی ہوا روک دینے سے۔
(المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۹/ ۴۱۹۔ مجمع الزوائد: ۸/ ۱۶۵)

❁ امام کو فرضی نماز کی جگہ پر ہی سنتیں ادا کرنے سے۔
(ابوداؤد: ۶۱۶۔ ابن ماجہ: ۱۴۲۸)

❁ دورانِ نماز ناک پر کپڑا رکھنے سے۔
(المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۲/ ۲۵۷۔ مجمع الزوائد: ۲/ ۸۳)

❁ مہمان کی اجازت کے بغیر صاحب خانہ کو روزہ رکھنے سے۔
(أخرجه ابومنصور في الفردوس)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الباب السابع:

جملہ بدعات ومنکرات کا بیان

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ)) ❶

''جس نے ایسا کام کیا جس پر ہمارا حکم نہ تھا تو وہ ناقابل قبول ہوگا۔''

صحیحین میں یہ الفاظ ہیں:

((مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ))

''جس نے ہمارے اس معاملے (یعنی دین) میں کوئی ایسی نئی بات ایجاد کی جس کا اس سے چنداں تعلق نہ ہو تو وہ ناقابل قبول ہوگی۔'' ❷

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِيَّاكُمْ وَالْمُحْدَثَاتِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ ضَلَالَةٌ)) ❸

''بدعات سے بچو کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔''

سیدنا غضیف بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الأقضية، باب نقض الأحكام الباطلة ورد محدثات الأمور، ۳/ ۱۳۴۳

❷ صحیح بخاری، کتاب الصلح، باب اذا اصطلحوا علیٰ صلح جور...... الخ، ۲۶۹۷۔ صحیح مسلم، کتاب الأقضية، باب نقض الأحكام الباطلة ورد محدثات الأمور، ۳/ ۱۳۴۳۔

❸ ترمذی، ابواب العلم، باب الأخذ بالسنة واجتناب البدع، ۲۶۷۶۔ ابن ماجه، المقدمه، باب اتباع سنة الخلفاء الراشدين المهديين، ۴۲۔ موارد الظمآن: ۱۰۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَا أَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَةً إِلَّا رُفِعَ مِثْلُهَا مِنَ السُّنَّةِ)) ❶

''جو قوم کوئی بدعت ایجاد کرتی ہے تو (ان سے) اس کی مثل سنت اٹھالی جاتی ہے۔''

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَبَى اللّٰهُ أَنْ يَقْبَلَ عَمَلَ صَاحِبِ بِدْعَةٍ حَتّٰى يَدَعَ بِدْعَتَهُ))

''اللہ تعالیٰ بدعتی شخص کا کوئی بھی عمل قبول فرمانے سے انکار کر دیتا ہے جب تک کہ وہ بدعت کو چھوڑ نہیں دیتا۔'' ❷

اسی طرح ایک روایت میں ہے:

((إِنَّ اللّٰهَ حَجَبَ التَّوْبَةَ عَنْ كُلِّ صَاحِبِ بِدْعَةٍ حَتّٰى يَدَعَ بِدْعَتَهُ)) ❸

''یقیناً اللہ تعالیٰ ہر بدعتی شخص کی توبہ (کی قبولیت میں) رکاوٹ ڈالے رکھتا ہے جب تک کہ وہ بدعت چھوڑ نہیں دیتا۔''

اور سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَوْمًا وَلَا حَجًّا وَلَا عُمْرَةً وَلَا جِهَادًا وَلَا صَرْفًا وَلَا عَدْلًا يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَخْرُجُ الشَّعْرُ مِنَ الْعَجِينِ)) ❹

''اللہ تعالیٰ بدعتی شخص سے روزہ، حج، عمرہ، جہاد، معاوضہ اور بدلہ کچھ قبول نہیں فرماتا، وہ اسلام سے ایسے خارج ہو جاتا ہے جیسے گوندھے ہوئے آٹے سے بال خارج ہو جاتا ہے۔''

❶ مسند احمد: ۴/ ۱۰۵۔ مسند البزار کشف الأستار: ۱۳۱۔

❷ سنن ابن ماجه، المقدمه، باب اجتناب البدع والجدل، ۵۰۔ السنة لابن أبی عاصم: ۳۹۔

❸ مجمع الزوائد: ۱۰/ ۱۸۹۔

❹ ابن ماجه: المقدمه، باب اجتناب البدع والجدل، ۴۹۔ هٰذا حديث ضعيف۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بارے میں اور بھی بہت سی احادیث مروی ہیں۔

اصحاب علم نے بدعت کی مختلف قسمیں کی ہیں، امام ابومحمد عزالدین بن عبد السلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بدعت کی تین قسمیں ہیں:

① مباح:

جیسے کھانے، پینے اور پہننے وغیرہ میں وسعت اور جدید سے جدید تر چیز اختیار کرنا، اس میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

② حسن:

جو شرعی اصول وقواعد کے موافق ہو اور اس سے دین کی مخالفت نہ ہوتی ہو مثلاً مدارس وغیرہ کی تعمیر۔

③ قبیح:

وہ بدعت جو خلافِ شرع ہو اور رسول اللہ ﷺ پر کذب ہو، یہ قطعی حرام ہے۔

تنبیہ:

بدعت کا عمومی مفہوم تیسری قِسم والا ہی لیا جاتا ہے، کیونکہ کسی بھی عمل کے بدعت ہونے کے لیے اس کا معدوم فی الشرع ہونا ضروری ہے، اس لیے یہ تقسیم معتبر نہیں خیال کی جا سکتی۔

آئندہ صفحات میں ان تمام بدعات ومنکرات کا بیان ہو گا جو بغیر حکم شارع دین میں ایجادات کر لی گئی ہیں۔ اعاذ ناالله منه

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل:

مساجد میں پیش آمدہ بدعات ومنکرات کا بیان

❁ مسجد کے اندر کسی حصے میں یا چھت پر گھر بنانا، یعنی مسجد کی حدود میں امام، مؤذن یا متولّی وغیرہ کے لیے گھر بنانا یا مسجد کی جگہ وسیع ہونے کے باعث بہت سے مکان بنا کر کرایہ پر دے دینا درست نہیں ہے، کیونکہ گھر اور مسجد میں فرق ہونا چاہیے، گھر میں عموماً ہر طرح کے اقوال وافعال جن میں اکثر لغویات ہوتے ہیں، سرزد ہوتے رہتے اور بسا اوقات گھر کے رہائشی ان تمام امور سے غافل رہتے، جن کی ادائیگی کے لیے لوگ مسجد میں حاضر ہوتے ہیں مثلاً فرائض ونوافل کی ادائیگی اور دروس ومواعظ میں شرکت وغیرہ۔

❁ مسجد میں تھوک پھینکنا اور اگر غلطی سے ایسا ہو جائے تو پھر اسے صاف کر کے اپنی غلطی کا کفارہ بھی نہیں ادا کیا جاتا۔

❁ پیاز، لہسن یا کوئی بدبودار چیز کھا کر مسجد میں آنا، جس سے نمازیوں کو ناگواری اور پریشانی ہو، بلکہ حدیث کے مطابق فرشتوں کے لیے بھی یہ باعثِ اذیّت ہے۔

❁ مسجد میں گندی ہوا خارج کرنا، جس سے نہ صرف آدمی کا وضو ٹوٹ جاتا ہے بلکہ مسجد کا خوشگوار ماحول متاثر ہوتا ہے اور نمازی حضرات پریشان ہوتے ہیں۔

❁ جنبی حالت میں بغیر غسل کیے مسجد میں آجانا انتہائی برا عمل ہے، کیونکہ مسجد مقدس ومطہر مقام ہوتا ہے، وہاں ناپاکی کی حالت میں آنا اہانتِ تقدیس ہے۔

❁ کسی ضرورتِ شرعی کے بغیر مسجد میں قیام کرنا اور سونا درست نہیں ہے۔

❁ مسجد میں تکیہ وغیرہ لانا تاکہ اس پر ٹیک لگا کر بیٹھے یا کوئی بستر، چادر یا مسند وغیرہ لانا جس کے اُوپر وہ بیٹھ سکے، جائز نہیں۔ کیونکہ ایک تو اس سے مقصودِ عبادت کماحقّہ حاصل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوتا، دوسرا اس سے مسجد اور گھر میں مماثلت پیدا ہوتی ہے اور تیسرا یہ کہ خود کو دیگر نمازیوں سے ممتاز و نمایاں کیا جاتا ہے، جو تواضع و انکساری کے خلاف ہے۔

❁ مسجد و محراب کو سجانا بھی بدعت ہے، بلکہ علاماتِ قیامت میں سے ہے۔

ابن القاسم کا قول ہے کہ میں نے مالکؒ کو فرماتے سنا کہ مسجد کی قبلہ کی دیوار یا دیگر مقامات پر نقش و نگار بنانا یا ملمع و آراستہ کرنا بالکل درست نہیں ہے کیونکہ اس سے نمازیوں کی توجہ تقسیم ہو جاتی ہے اور نماز میں دھیان نہیں رہتا۔

ابن الحاج وغیرہ کا قول ہے کہ اگر کسی مسجد میں ایسے کیا ہوا دیکھو تو اسے مٹا ڈالو۔

❁ اپنے سر سے یا کپڑوں سے جُوئیں پکڑ کر مسجد میں گرا دینا، یہ بوجہ نجاست حرام ہے اور ابن الحاج نے اس کے ناجائز ہونے پر اجماع نقل کیا ہے۔ آدمی کو چاہیے کہ وہ اسے مسجد سے باہر پھینک کر آئے اور اگر وہ مسجد میں گرانے کی بجائے اپنے کپڑوں پر ہی مار دیتا ہے اور وہیں چمٹی رہنے دیتا ہے اور انہی کپڑوں میں نماز پڑھ لیتا ہے تو اس کی نماز نہیں ہو گی، کیونکہ اس کے کپڑے نجس ہو گئے ہیں۔ چنانچہ جُوں وغیرہ کو مسجد میں زندہ یا مار کر پھینکنے سے اجتناب کرنا چاہیے اور مسجد سے باہر بھی مار کر ہی پھینکنی چاہیے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اسے مارنے کا حکم دیا ہے۔ ❶

❁ ناپاک اور فاسق مزدوروں سے مسجد بنوانا۔ قاسی ابوالطیب نے اس کی حرمت نقل کی ہے۔

❁ مسجد میں مستقل طور پر کرسیاں رکھنا، یہ بوجہ مشقت ناجائز ہے کیونکہ اوقاتِ نماز میں اٹھانا پڑتی ہیں۔

❁ جوتے رکھنے کے لیے مسجد میں صندوق یا سٹینڈ وغیرہ رکھنا، یہ بدعت ہے۔ اس سے نمازیوں کی جگہ کم کر دی جاتی ہے اور دورانِ نماز نمازیوں کی نظروں کے سامنے جوتوں کی ہی ترتیب لگائی جاتی رہتی ہے۔ لیکن اگر نمازیوں کا دھیان منتشر ہونے سے بچاتے ہوئے ایسا کوئی انتظام کیا جائے تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

❶ مسلم: ۴/ ۱۵۴۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

* نمازیوں کے جوتوں کی حفاظت پر آدمی مامور کرنا لیکن اگر وہ مسجد کے دروازے پر بیٹھا ہوا اور اس سے نمازیوں کو کوئی تنگی نہ ہوتی ہو تو اس صورت میں مکروہ نہیں ہے۔
* مسجد کی دیواروں پر آیاتِ قرآنی لکھنا مکروہ ہے کیونکہ دیواروں پر گرد وغبار لگتی رہتی ہے جس سے قرآن کی بے حرمتی ہوتی ہے۔
* دوران جماعت لوگوں کے درمیان کھڑے شخص کا امام کی تکبیر سُن کر اپنے سے پچھلے لوگوں کو اُونچی آواز میں سنانا، جیسا کہ آج کل حرم میں یا بڑی مساجد میں ہوتا ہے۔ البتہ یہ تب مکروہ ہے جب بغیر ضرورت کے کیا جائے، اگر لوگ بہت زیادہ ہوں اور امام کی آواز تمام نمازیوں تک پہنچ نہ پاتی ہو تو پھر ایسا کرنا درست ہے۔
* جس صف میں آدمی خود نماز پڑھ رہا ہو اس صف میں کسی اور کو کھڑے نہ ہونے دینا اور اگر کوئی اس کے ساتھ کھڑا ہو جائے تو اس سے دور ہو جانا۔ یہ متکبرین کا ساطرزِ عمل ہے اور یہ خلاف سنت ہے، کیونکہ سنت تو صفوں کو ملانے اور ساتھ ساتھ مل کر کھڑا ہونے کی تاکید کرتی ہے، جیسا کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

((أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا)) ❶

''اپنی صفوں کو سیدھا کر لو اور سیسہ پلائی دیوار کی طرح مل کر کھڑے ہوؤ۔''

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَقِيمُوا الصُّفُوفَ وَحَاذُوا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِينُوا بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوا فُرُجَاتِ الشَّيْطَانِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ)) ❷

''صفیں سیدھی کرو، کندھے برابر رکھو، درمیانی خلال ختم کرو، اپنے (مسلمان)

❶ صحيح بخاری: كتاب الأذان، باب اقبال الامام على الناس عند تسوية الصفوف، ۷۱۹۔ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب التشهد فى الصلاة، ۱/ ۳۲۴۔

❷ ابوداؤد، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، ٦٦٦۔ مسند أحمد: ۲/ ۹۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھائیوں سے نرم رویہ اختیار کرو اور شیطان کے لیے خلاء نہ چھوڑو، جو صف کو ملائے اللہ اسے ملائے گا اور جو صف کو کاٹے اللہ اسے کاٹے گا۔"

❁ نماز کے لیے اپنی مطلوبہ جگہ پر پہنچنے سے پہلے اگر کوئی اور شخص وہاں بیٹھ جائے تو اسے اٹھانا حرام ہے، کیونکہ جو پہلے بیٹھتا ہے وہی اس جگہ پر نماز پڑھنے کا مستحق ہے۔

❁ مسجد میں خرید وفروخت کرنے سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے بلکہ یہ حکم دیا ہے کہ جب کسی کو مسجد میں خرید وفروخت کرتے دیکھو تو اسے اس کی تجارت سے نفع مند نہ ہونے کی بددعا دو۔ ❶

❁ مسجد میں مانگنا مکروہ ہے۔

❁ مسجد میں دنیوی امور ومسائل کے بارے میں بحث کرنا بدعت ہے کیونکہ مسجد صرف نماز وذکر اور دینی تعلیم وتعلّم کے لیے ہوتی ہے۔ اسلاف کا اس کے ناجائز ہونے پر اجماع ہے۔ بعض اخبار میں وارد ہوا ہے کہ:

((أَنَّ الْحَدِيْثَ فِيْ أَمْرِ الدُّنْيَا فِي الْمَسْجِدِ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ)) ❷

"مسجد میں دنیوی امور کے متعلق باتیں کرنا نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔"

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((سَيَكُوْنُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَكُوْنُ حَدِيْثُهُمْ فِيْ مَسَاجِدِهِمْ لَيْسَ لِلّٰهِ فِيْهِمْ حَاجَةٌ))

"آخری زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے کہ وہ اپنی (ذاتی یا دنیوی) باتیں مسجد میں کیا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کو ایسے لوگوں کی چنداں حاجت نہ ہوگی۔" ❸

---

❶ سنن ترمذی: ۱۳۲۱۔

❷ قال العراقی فی تخریج الاحیاء: ۱/ ۱۳۶۔

❸ ابن حبان موارد الظمآن: ۳۱۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ دورانِ خطبہ کنکریوں وغیرہ سے کھیلنا یا انہیں ہٹانا ممنوع کام ہے، کیونکہ اس سے انسان خطبہ جمعہ سننا چھوڑ کر کسی اور کام میں مشغول ہو جاتا ہے۔

نبی ﷺ کا فرمان ہے:

((مَنْ مَسَّ الْحَصٰی فَقَدْ لَغَا)) ❶

''جس نے کنکری کو چھوا، اس نے فضول حرکت کی۔''

❁ خطباء کے ایجاد کردہ بعض امور بھی اسی زمرے میں آتے ہیں مثلاً ہاتھ سے اشارے کرنا، دوسرے خطبہ میں اِدھر اُدھر دیکھتے رہنا، دوسرا خطبہ بہت جلد ختم کر دینا، رؤساء وسلاطین کی مدح وستائش کرنا اور اختتامِ جمعہ پر روایتی انداز میں دعا کرنا۔

❁ ماہِ رمضان میں تکمیل قرآن کے بعد وہ تمام سجودِ تلاوت ادا کرنا جو دوران قراءت رہ گئے ہوں۔

❁ لوگوں کو خوف کا پہلو بتلانا چھوڑ کر صرف ترغیبات، وسعتِ رحمتِ الٰہی اور امید ورجاء کی باتوں پر ہی خطبہ دیتے رہنا، جس سے وہ محرمات ومنہیات کو معمولی سمجھنے لگیں۔

❁ امام کا خطبے میں فرضی قصّے کہانیاں اور من گھڑت واقعات بیان کر کے لوگوں کی دلچسپی کا سامان پیدا کرنا اور اپنی خطابت کے جوہر دکھانا، یہ سراسر حرام ہے۔

❁ اگر مقتدی کی ایک رکعت یا زائد رکعات جماعت سے رہ گئی ہوں تو امام کے سلام پھیرنا شروع کرتے ہی وہ کھڑا ہو کر اپنی نماز پوری کرنے لگے، یہ جائز نہیں ہے، بلکہ امام کے دونوں طرف سلام پھیر لینے کے بعد اسے کھڑا ہونا چاہیے۔

❁ اگر امام رکوع، سجدہ یا کسی اور حالت میں ہو تو پیچھے سے ساتھ ملنے والے نمازی کا تکبیر تحریمہ سے نماز شروع کر کے ساتھ ملنا درست نہیں ہے اور نہ ہی امام کی موجودہ حالت سے پہلے کے تمام ارکان نماز ادا کر کے امام کے ساتھ ملنا جائز ہے بلکہ جس حالت میں امام ہو، اسی حالت میں جماعت کے ساتھ مل جانا چاہیے۔ اسی طرح بعض لوگ تکبیر تحریمہ تو نہیں کہتے لیکن رفع الیدین کر کے امام کی موجودہ حالت میں اس کے ساتھ جا ملتے ہیں، ان کے

❶ مسلم، کتاب الجمعة، باب فضل من استمع وأنصت فی الخطبة، ۲/ ۵۸۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیال میں افتتاحِ صلوٰۃ رفع الیدین سے ہوتی ہے، یہ بھی درست نہیں ہے بلکہ قلبی نیت کے بعد اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کر دینی چاہیے اور اسی حالت میں شامل ہو جانا چاہیے جس میں امام اور جماعت کے لوگ ہوں۔

❁ بعض دائیں بائیں مُنہ گھما کر سلام تو پھیر دیتے ہیں، لیکن منہ سے سلام کے الفاظ نہیں بولتے تو گویا وہ نماز کا ایک رُکن ترک کر دیتے ہیں، جس وجہ سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

❁ باریک کپڑے پہن کر نماز پڑھنا کہ جس سے انسان کا جسم نظر آ رہا ہو، یہ بھی درست نہیں ہے۔ لیکن اگر اس کا ستر بالکل ڈھانکا ہوا ہو اور ذرہ بھی دکھائی نہ دے رہا ہو تو کوئی حرج نہیں۔

❁ نمازی کے آگے سے گزرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اس کا تفصیلی ذکر گزشتہ صفحات میں ہو چکا ہے۔

❁ مسجد میں داخل ہونے کے بعد جوتا اتار کر موزے یا جراب وغیرہ پہن کر اندر داخل ہونا، اس نیت سے کہ پاؤں لگنے سے مسجد کا تقدس پامال نہ ہو تو یہ صریحاً غلط ہے بلکہ بدعت ہے کیونکہ بہت سے صحابہؓ تو ننگے پاؤں بھی مسجد آیا کرتے تھے، ان کے پاس تو پہننے کے لیے جوتے بھی نہیں ہوا کرتے تھے، چہ جائیکہ وہ مسجد میں باہر سے آتے ہوئے کچھ اور پہن کر آتے اور مسجد میں آ کر کچھ اور پہنتے، پھر دستیابی وسائل کے باوجود بھی کسی صحابی سے یہ فعل ثابت نہیں ہے۔ بلکہ خود نبی ﷺ کے بابت صحیح روایت منقول ہے کہ آپ ﷺ جوتوں میں ہی نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ ❶

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی یہی طرزِ عمل ہوتا ہے۔ ہاں البتہ یہ حکم ضروری تھا کہ اگر جوتے کو گندگی وغیرہ لگی ہوئی ہے تو اسے صاف کر کے اس میں نماز پڑھنی چاہیے۔ ❷

❶ صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی النعال، ۳۸۶۔ صحیح مسلم: ۱/ ۳۹۱

❷ مسند احمد: ۳/ ۲۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل :

بازاروں اور شاہراہوں پر بدعات و منکرات

❁ جانور کو ذبح کر کے پکانے سے پہلے گرم پانی یا کیمیائی مادے میں ڈال کر کھال کے بال وغیرہ صاف کرنا۔ یہ بدعت ہے، کیونکہ صحیح روایت ہے کہ:

((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَرَ سَمِيْطًا قَطُّ)) ❶

''نبی ﷺ نے کبھی کسی کو مذبوح جانور گرم پانی یا کیمیائی مادے میں ڈال کر کھال کے بال صاف کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔''

❁ بھنے ہوئے گوشت (روسٹ) کو تندور میں لگا کر اوپر سے تندور کا مُنہ مٹی لگا کر بند کر دینا تاکہ آگ کی گرمائش کے ذریعے گوشت سے نکلنے والا عرق اور خون وغیرہ اسی گوشت پر ہی گرتا رہے اور اسی میں ہی جذب ہو جائے۔ اس کی خرید و فروخت اور اسے کھانا ناجائز ہے۔

❁ اسی طرح گھروں میں خواتین مرغی وغیرہ ذبح کر کے یا بازار سے لایا ہوا کوئی گوشت دھوئے بغیر ہی خون لگے سمیت پکانا شروع کر دیتی ہیں، شاید ان کے خیال میں اس طرح خوش ذائقہ بنتا ہے لیکن اصل پاکیزگی اور حِلّت خوب اچھی طرح دھو لینے سے حاصل ہوتی ہے۔

❁ بھینس یا گائے وغیرہ کے گوبر سے بنائے گئے اُپلوں سے آگ جلا کر روٹی پکانا۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک اگر وہ ماکول اللحم جانور کے گوبر کے بھی ہیں تو پھر بھی

❶ صحیح بخاری، کتاب الأطعمة، باب شاة مسموطة والكتف والجنب، ۵۴۲۱۔ ۶۴۵۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناپاک ہیں جبکہ باقی ائمہ کے نزدیک پاک ہیں۔ لیکن اگر وہ غیر ماکول اللحم کے گوبر سے بنائے گئے ہیں تو پھر ان کے ناپاک ہونے پر سب کا اجماع ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے مؤقف کی علت یہ ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ گوبر چونکہ بذاتِ خود ناپاک ہے تو اس کی آگ سے اٹھنے والا دھواں بھی ناپاک ہوگا اور وہ دھواں روٹی کو لگتا ہے جس وجہ سے وہ بھی اسی حکم میں ہو جاتی ہے۔ جبکہ باقی ائمہ کے نزدیک وہ پاک ہی ہے۔

❁ کسی سے کوئی چیز خرید کر قیمت کی ادائیگی ایک مقررہ وقت تک ادھار کر لینا لیکن جب اس وقت پر قیمت دینے لگے تو طے شدہ قیمت سے کم ادا کرنا۔ یہ بالکل غیر اخلاقی اور ناجائز کام ہے۔

❁ اشیاء کو ان کے ڈبّوں میں پیک ہی بیچ دینا جیسے گھی، شہد اور آئل وغیرہ، اس کے درست نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ پیکنگ شدہ چیزیں چونکہ بغیر دیکھے اور بغیر وزن کیے ہی دے دی جاتی ہیں، جس وجہ سے ان کے کم وزن یا ناقص کوالٹی ہونے کا خدشہ ہوتا ہے اور یوں مشتری نقصان کے سودے سے اپنا نقصان کر بیٹھتا ہے۔ البتہ اگر فریقین اس شرط پر خرید و فروخت کریں کہ اگر کوئی بھی مسئلہ ہوا تو وہ واپس کرنے کا مجاز اور دکاندار واپس لینے کا پابند ہوگا تو پھر درست ہے۔

❁ کسٹم ڈیوٹی کے افسران کا کسی تاجر سے اپنا حصہ لے کر اس پر تھوڑا ٹیکس عائد کر دینا اور اگر وہ انہیں ان کا مطلوبہ حصہ نہ دے تو پورا ٹیکس لگانا۔ یہ سراسر ناجائز ہے بلکہ رشوت کی وعید میں بھی شامل ہے۔

❁ ہوٹل و ریسٹورنٹ وغیرہ میں باورچیوں کا سبزیاں دھوئے بغیر پکا دینا یا خود اپنے ہاتھ دھوئے بغیر روٹی سالن پکانا شروع کر دینا بھی درست نہیں ہے۔ کیونکہ نجانے ان کے ہاتھ کیسی کیسی چیزوں کو چھوئے ہوتے ہیں یا وہ سبزیاں کیسی کیسی کھادوں میں تیار کی گئی ہوتی ہیں اور کیسے کیسے مراحل سے گزر کر وہاں پہنچتی ہیں، تو انہیں نہ دھونا بیماریوں کا باعث ہو سکتا ہے۔

❁ جعلی نوٹوں کے ساتھ خرید و فروخت کرنا حرام ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ تانت مثل سونے کی با اعتبار قیمت خالص سونے کے بدلے خرید وفروخت کرنا۔

❁ ٹوٹے ہوئے سونے کی چاندی کے تیار زیورات کے بدلے میں تجارت کرنا۔

❁ چاندی کی ایک قسم اور صورت کو دوسری قسم اور صورت کے عوض بیچنا یا خریدنا۔ مذکورہ بالا تینوں سود ہی کی قسمیں ہیں، جو بالکل حرام ہیں، خواہ بائع اور مشتری دونوں کی رضامندی شامل ہو۔

❁ زرِ مبادلہ کے کاروبار میں کسی سے رقم لے کر مثلاً ریال لے کر اسے وقت دے دینا کہ عصر یا مغرب کے وقت آ کر متبادل کرنسی لے جانا اور وقت اس لیے دینا تاکہ اس وقت تک شرح مبادلہ کا ریٹ کم ہو جائے گا۔ اور یوں کرنسی ایکسچینجر کو زیادہ منافع مل سکے گا۔

❁ کسی بھی کاروبار کے دلاّلوں اور ایجنٹوں کا راستے، مسجد کے دروازے یا پبلک مقامات پر بیٹھ جانا جس سے عوام کا آنا جانا تنگ ہو جائے، یہ بھی قطعی درست نہیں ہے۔

❁ اسی طرح مردوں کے ملبوسات ریشم کے تیار کرنا اور یہ بھی حرام ہے۔

❁ گلیوں میں سودا بیچنے والوں کا گھروں کے قریب آ کر یا دہلیز پر کھڑے ہو کر گھر میں آواز لگانا یا جھانکنا بھی جائز نہیں ہے۔ کیونکہ گھروں میں عورتیں ہوتی ہیں اور غیر محرم کو دیکھنا حرام ہے۔

❁ عورت کا اپنے خاوند، بیٹے، بھائی یا کسی بھی محرم کے بغیر بازار آنا اور خود خریداری کرنا۔

❁ عورت کا بے پردہ ہو کر بلا ضرورت گلی میں نکلنا۔

❁ مرد کا گھر کے سودا سلف لانے سے خود احتراز کرنا اور یہ کام عورت کے سپرد کرنا۔ یہ تمام غیر اخلاقی حرکات اور کبیرہ کے ارتکاب کے اسباب ہیں۔

❁ مکان وغیرہ تعمیر کرتے ہوئے اینٹیں، بجری، مٹی اور دیگر سامان وغیرہ راستے میں ہی رکھ دینا جس سے ہر گزرنے والے کو تکلیف ہو اور راستہ تنگ ہو جائے۔ چونکہ اس سے لوگوں کو اذیت پہنچتی ہے اس لیے احتراز ضروری ہے۔

❁ جانور وغیرہ راستے میں باندھنا بھی اسی زمرے میں آتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ جانور پر یا گدھا گاڑی وغیرہ پر کانٹے دار لکڑیوں کا ضرورت سے زیادہ بوجھ لاد کر لے جانا جو دونوں طرف پھیلی ہوں اور لوگوں کے کپڑوں سے اُلجھ کر ان کے کپڑے پھاڑ رہی ہوں، یہ لوگوں کے لیے باعثِ ایذاء ہونے کی بناء پر درست نہیں ہے، لیکن اگر راستہ کشادہ اور وسیع ہو جہاں سے گزرنے والے بآسانی گزر سکتے ہوں تو کوئی حرج نہیں۔

❁ جانور پر اس کی قوتِ برداشت سے زیادہ بوجھ لادنا سراسر ظلم ہے۔

❁ قصاب کا اپنی دکان کے باہر جانور ذبح کرنا اور اس کے فاضل مواد کو گلی کے درمیان میں ہی پھینک دینا، جس سے راہگیر بھی تکلیف اٹھائیں اور ماحول بھی متعفن ہو۔

❁ گھر کا گندا پانی یا فلش وغیرہ کے ناپاک پانی کے اخراج کے لیے کوئی نظام یا الگ جگہ یعنی گٹر وغیرہ بنانے کی بجائے گلی میں ہی بہا دینا، جس سے بدبُو بھی پھیلے اور گزرنے والوں کے کپڑے بھی ناپاک ہوں۔ یہ غیر اخلاقی حرکت اور ناجائز کام ہے۔

❁ گھر کے دروازے پر کتا باندھنا، جو ہر گزرنے والے اور اس گھر میں آنے جانے والے پر بھونکے، بلکہ بسا اوقات تو اس کے کاٹ لینے کا بھی خدشہ ہوتا ہے۔

❁ گھر کی دیواروں پر تصویریں بنانا۔

❁ عورت کا رات کو چہل قدمی کے لیے باہر نکلنا۔

❁ لائٹس وغیرہ بغیر ضرورت چلتی چھوڑ دینا اور عدمِ احتیاج پر بھی نہ بجھانا۔

یہ تمام امور منکرات میں سے ہیں۔

❁ کسی خاص تقریب کے لیے جشن و چراغاں کرنا بدعت ہے اور اگر اس میں عورتیں بھی شامل ہوں اور وہ مَردوں کے ساتھ گھُل مِل کر شریک ہوں تو پھر اس کی قباحت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

❁ نیکی کے کام اور خدمت خلق صرف لوگوں کے دکھلاوے کے لیے کرنا، یہ اپنی قباحت کے لحاظ سے کبائر میں شمار ہوتا ہے۔

❁ گھر یا کسی بھی مقام پر تصویریں لٹکانا گناہ ہے۔

❁ ازار کے اندر ہاتھ ڈالنا بری حرکت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل :

حجاج کرام سے سرزد ہونے والی منکرات

❁ سب سے بڑی آزمائش اور سب سے بڑھ کر آفت حج کے دوران نمازیں ضائع کرنا ہے۔ البتہ بہت سے لوگ ترک تو نہیں کرتے لیکن ان کے اوقات ضائع کر دیتے ہیں۔ یہ بالاجماع حرام ہے۔

ابن الحاج وغیرہ کا قول ہے کہ اگر جانتے بوجھتے ہوئے اس نے نماز فوت کر دی، تو اس کا حج ساقط ہو جائے گا۔

امام مالک رحمہ اللہ سے کسی نے سوال کیا کہ اگر کوئی حج کا سفر کر رہا ہو اور جہاز میں اتنا رش ہے کہ نماز پڑھنے کی بھی جگہ میسر نہیں، تو کیا وہ اپنے سامنے بیٹھے بھائی کی پشت پر سجدہ کر سکتا ہے؟ تو امام صاحب نے فرمایا: تو کیا وہ نماز اس لیے چھوڑ دے کہ وہ حج پر جا رہا ہے؟ اس شخص کے لیے ہلاکت ہے جو (جان بوجھ کر) نماز چھوڑتا ہے۔

دراصل نمازیں ضائع کرنے کا سبب یا تو تلبیسِ ابلیس کا حصہ ہوتا ہے کہ آدمی اپنے زعمِ باطل میں ایک بہت بڑے فریضے کی ادائیگی کے لیے حاضر ہونے کی وجہ سے نمازوں کی ادائیگی کو زیادہ اہمیت نہیں دیتا، دوسرا اسے اپنے ساتھیوں سے بچھڑ جانے کا خدشہ اور دوبارہ ڈھونڈنے کی وِقت مانع بنتی ہے۔ تو اس کا علاج یہ ہے کہ حجاج کرام کی دینی عملی تربیت کا باقاعدہ اہتمام ہونا چاہیے، جس سے حجاج کے ذہن میں فرائض کی اہمیت راسخ ہو سکے اور دوسرا قافلے کے امیر پر لازم ہے کہ وہ بوقتِ نماز سب کو ایک جگہ اکٹھا کر کے نماز کی ادائیگی کروائے اور پھر سبھی کو ساتھ لے کر چلے تاکہ کوئی کسی سے بچھڑ نہ سکے۔

❁ ارکانِ حج کی ادائیگی کے لیے پالکی، ڈولی اور گاڑی وغیرہ کا استعمال، یہ صریحاً بدعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور کسی صحابیؓ کا یہ عمل نہیں رہا۔ حجاج بن یوسف نے اس کی بنیاد ڈالی اور اسی پر آج تک لوگ عمل کرتے چلے آ رہے ہیں۔

❋ قربانی کے جانوروں کو سونے چاندی اور مہنگے ترین پٹوں سے آراستہ کرنا، ریشمی لباس پہنانا، گلے میں گھنٹی باندھنا اور مہندی وغیرہ سے رنگ دار کرنا۔ یہ بھی بدعت ہے۔

❋ راستے میں آتے جاتے عورتوں کا اتنی بلند آواز سے سلام کہنا یا تسبیحات کرنا کہ مَردوں تک آواز پہنچے، قطعی ناجائز ہے، چونکہ غیر محرم کی آواز سننا ناجائز ہے، اس لیے عورتوں کو اس کا لحاظ رکھنا چاہیے۔

❋ ایک غلطی بعض بے علم لوگوں سے سرزد ہوتی ہے، وہ یہ کہ طواف کرنے سے پہلے حجرِ اسود کے پاس آ کر اسے بوسہ دینا یا استلام کرنا اور پھر اپنا طواف شروع کر دینا اور آخری طواف کر لینے کے بعد پھر ایک بوسہ دینا اور چلے جانا۔ یہ بالکل غلط ہے۔

❋ دورانِ حج کسی بھی قسم کی خوشبو استعمال کرنا حرام ہے اور ایسا کرنے سے قربانی لازم آئے گی۔

❋ منیٰ میں رات نہ گزارنا خلافِ سنت ہے۔

❋ قُبہ کا طواف کرنا، جسے قُبہ بنی آدمؑ کے نام سے پکارا جاتا ہے، یہ بدعت شنیعہ ہے۔

❋ عرفہ کے دن زوال کے بعد ہی چل پڑنا اور علمین کے پاس آ کر وقوف کرنا، یہ جائز نہیں ہے کیونکہ علمین تو صرف عرفہ کی حدود متعین کرتا ہے، اس کے پاس وقوف کرنے کا کہیں بھی ذکر نہیں ہے۔

❋ بہت سے حجاج مزدلفہ میں نہیں ٹھہرتے اور اگر ٹھہرتے ہیں تو وہاں رات نہیں گزارتے، یہ خلافِ سنت ہے اور امیر قافلہ پر لوگوں کو اس سے منع کرنا واجب ہے۔

ابن خزیمہ اور علماء کی ایک جماعت کا موقف ہے کہ مزدلفہ میں رات گزارنا حج کا رُکن ہے اور جو یہ رُکن پورا نہیں کرتا اس کا حج فاسد ہو جاتا ہے۔

❋ مشعرِ حرام میں وقوف کی سنت ترک کرنا۔

❋ بعض لوگ قربانی کے دن مکہ واپس لوٹ آتے ہیں اور طواف افاضہ کر لینے کے بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سارا دن وہیں مشغول رہتے اور وہیں رات گزارتے ہیں جبکہ منیٰ کی راتوں میں مکہ میں رات بسر کرنا بدعت ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس پر فدیہ کے طور پر قربانی واجب ہوتی ہے۔ [1]

❁ سب سے بڑی قباحت یہ ہے کہ حج کو جانے سے پہلے اور واپسی کے بعد حجاج کرام کے گھر والوں کی طرف سے باقاعدہ جشن اور دعوت کا اہتمام ہوتا ہے، علاوہ ازیں چراغاں کیے جاتے ہیں، حاجی کو پھولوں کے ہار پہنائے جاتے ہیں، دیگیں اُتاری جاتی ہیں اور خوب اعلان وتشہیر کی جاتی ہے۔ یہ سب حج کو فاسد کر دینے والے امور ہیں کیونکہ اس میں ریاکاری کا عنصر نمایاں ہوتا ہے، جو بڑے سے بڑے عمل کی بربادی کا باعث بنتا ہے۔ اعاذنا الله منه

[1] المجموع للنووی: ۸/ ۲۴۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل:

شادی بیاہ کے مواقع پر ہونے والی بدعات ومنکرات

❁ غیر محرم مردوں اور عورتوں کا اختلاط اور بدنظری اس موقع پر شیطان کا سب سے بڑا حملہ ہوتا ہے۔ عورتیں بے پردہ ہو کر پھر رہی ہوتی ہیں اور مَردوں کو کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں ہوتا۔ اگر ایسے ماحول کو ختم نہ کیا جائے تو کبیرہ کے ارتکاب کی ابتداء یہیں سے ہوتی ہے۔

❁ اسی طرح عورتوں کا چھتوں پر چڑھ کر یا آگے اور دائیں بائیں کھڑے ہو کر لوگوں کا استقبال کرنا اور ان پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کرنا۔ عورتوں کا اس طرح سے بلا جھجک مردوں کو دیکھنا بلکہ پرکشش انداز میں استقبال کرنا جوانوں کے جذبات بھڑکانے کے لیے کافی ہوتا ہے۔

امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایسی مجلس اور تقریب سے نکل جانا چاہیے اور ان کے ساتھ بیٹھنا جائز نہیں ہے اور اگر بیٹھنا ناگریز ہو تو ایسی منکرات کو روکنا واجب ہے۔ [1]

❁ شادی سے کئی کئی دن پہلے سے گھر اور گلی کو سجانا اور چراغاں کرنا، یہ سب فضول خرچیوں میں آتا ہے اور بدعت ہے۔ اس سے ایک تو ضیاع مال ہوتا ہے اور دوسرا شریعت کی مخالفت۔

❁ ولیمے کے کھانے میں مبالغہ کرتے ہوئے خود کو صاحبِ ثروت ثابت کرنا، یہ اسراف ہے۔

❁ تقریبِ شادی میں لوگوں کو ہنسانے کے لیے بھانڈوں کو مدعو کرنا، جو لغویات

[1] الأحیاء للغزالی: ۲/ ۲۹۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وکذبات کے ذریعے بیہودہ گوئی کریں، تاکہ لوگ ان کی باتیں سن کر ہنسیں اور محظوظ ہوں۔

امام غزالی رحمہ اللہ یہاں بھی وہی حکم لاگو کرتے ہیں کہ ایسی مجلس میں شریک ہونا جائز نہیں ہے اور اگر شرکت ناگریز ہو تو انہیں روکنا واجب ہے۔ [1]

- باراتیوں کے استقبال کے لیے ان کے قدموں تلے قالین بچھانا اور مہنگی ترین کیٹرنگ کا اہتمام کرنا، دُور دُور تک راستے سجانا، مصنوعی چھتیں سایہ فگن کرنا اور مہمانوں کی گزرگاہ کی خوب آرائش وزیبائش کرنا۔ یہ تمام بدعات ہیں۔
- بینڈ باجے بجانا، موسیقی کا اہتمام کرنا اور رقص وسرود کی محفل سجانا اپنی قباحت کے اعتبار سے کبائر میں شمار ہوتا ہے۔ ایسی مجلس میں شیطان کی اتباع اور رحمان کی صریحاً نافرمانی اور احکامِ شریعت سے بغاوت ہو رہی ہوتی ہے۔ اس لیے رحمتِ الٰہی ان کے قریب بھی نہیں آتی اور یہ سارا عمل صرف شیطانی کو خوش کرنے اور اپنے لیے عذاب وعقاب کا سامان کرنے کے مترادف ہوتا ہے۔
- آتش بازی کرنا بھی بدعت ہے بلکہ اس کے کئی ایک نقصانات ہیں، یہ ضیاعِ مال کے علاوہ جانی نقصان کا بھی باعث ہے، کپڑوں اور گھروں کو آگ لگ جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔
- ریشمی کپڑے پر حق مہر لکھنا، یہ بدعت ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ نے اپنے فتاویٰ میں صراحت فرمائی ہے کہ یہ ناجائز ہے۔ [1]
- حق مہر میں مبالغہ کی حد تک رقم لکھوانا، گو کہ اس کی قید نہیں ہے لیکن اسراف سے بچنے کے لیے احتراز ضروری ہے۔

---

[1] الاحیاء للغزالی: ۲/ ۲۹۸۔ [1] الفتاویٰ للنووی: ۲۰۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل:

جنازہ اور قبرستان سے متعلقہ بعض منکرات

❁ میت پر نوحہ کرنا، گال نوچنا، گریبان چاک کرنا، سینہ پیٹنا اور کپڑے پھاڑنا، اس کا تفصیلی بیان کبائر میں گزر چکا ہے۔

❁ میت کو ریشم کے کپڑے میں لپیٹنا یا کلمے والی چادر اوپر ڈالنا، یہ بدعت ہے اور اسلاف میں سے کسی کا اس پر عمل ثابت نہیں۔

❁ قبر کو پختہ بنانا یا اوپر چھت وغیرہ ڈال کر مقبرے کی صورت دینا بھی بدعت ہے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر پر (مجاور بن کر) بیٹھنے، اسے چونا گچ کرنے یا اس پر عمارت وغیرہ بنانے سے منع کرتے سنا۔ ❶

❁ قبر پر میت کے نام اور تعارف کی تختی لکھ کر لگانا بھی خلافِ شرع ہے۔

کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر کتبہ لگانے سے منع فرمایا۔ ❷

❁ میت کو بلاوجہ تاخیر سے دفنانا جبکہ اس کے یومِ وفات کو ہی دفنانا ممکن بھی ہو لیکن اعزاء واقرباء کے انتظار میں رکھے رکھنا۔ یہ ناجائز ہے کیونکہ دفنانے میں میت کا اکرام ہے اور رات کو دفنانا بھی بلا کراہت جائز ہے۔ بسا اوقات زیادہ دیر رکھنے سے میت سے خون اور فضلہ یا مادہ وغیرہ خارج ہونے لگتا ہے، جس سے نجاست لگ جاتی ہے اور اگر میت مسجد میں پڑی ہو تو وہ جگہ نجس ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔

❁ بلا عذر و ضرورت دو میتیں اکٹھی دفنانا درست نہیں، البتہ شدید حاجت کی صورت میں

---

❶ ابو داؤد، کتاب الجنائز، باب فی البناء علی القبر، ۳۲۲۵۔

❷ ابو داؤد، کتاب الجنائز، باب فی البناء علی القبر، ۳۲۲۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

امام نوویؒ نے صراحت فرمائی ہے کہ یہ حرام ہے خواہ وہ ماں بیٹا ہی کیوں نہ ہوں۔ [1]

❁ قبر کو کھودتے ہوئے پہلے سے دفن کسی میت کی ہڈیاں وغیرہ برآمد ہونے پر قبر کو کھودنا بند کر دینا اور کسی اور جگہ کا انتخاب کرنا بھی درست نہیں ہے۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر ہڈیاں وغیرہ برآمد ہوتی ہیں تو انہیں اسی قبر میں ایک جانب دفنا دینا چاہیے اور جس میت کے لیے وہ قبر کھودی گئی ہے اسے اسی قبر میں ہی دفنایا جائے۔

❁ قبر کے پاس بلاضرورت آگ جلانا بدعت ہے۔ ایک روایت میں نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

((لَا تُتْبَعُ الْجَنَازَةُ بِصَوْتٍ وَلَا نَارٍ)) [2]

''جنازے کے ساتھ کوئی آواز (نوحہ وغیرہ) اور آگ نہ لے جائی جائے۔''

ابن منذر رحمہ اللہ نے اس کی کراہت پر اجماع نقل کیا ہے۔

❁ میت کے ناک اور منہ میں رُوئی ڈالنا، ابن الحاج فرماتے ہیں کہ یہ قبیح فعل ہے۔

❁ میت کو غسل دیتے ہوئے ہر ہر عضو دھونے کے لیے الگ الگ مخصوص وِرد اور ذکر کرنا بھی بدعت ہے اور آثار و سنن میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

❁ تعزیت کرنے والوں کا میت کے گھر کے دروازے کے سامنے ہی بیٹھ جانا اور گزرنے والوں کا راستہ تنگ کرنا، یہ ممنوع ہے اور نبی ﷺ نے راستوں میں بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ [3]

❁ جنازے کے ساتھ چلتے ہوئے آپس میں امورِ دنیا کے متعلق گفتگو کرنا جائز نہیں ہے،

[1] المجموع شرح المهذب للنوويؒ: ۲/ ۲۸۵۔

[2] سنن ابوداؤد، كتاب الجنائز، باب فی النار يتبع بها الميت، ۳۱۷۱۔ مسند احمد: ۲/ ۵۲۸۔

[3] صحيح بخاری: ۲۴۶۵۔ صحيح مسلم: ۳/ ۱۶۷۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ وہ مقام اخری معاملات، اپنی عملی کیفیت اور موت کے بارے میں غور وفکر کرنے کا ہوتا ہے۔

اسلاف رحمہ اللہ میں سے اگر کوئی بھی شخص اپنے ساتھی سے کوئی بات کرتا تو وہ زیادہ سے زیادہ سلام کر لیتا تھا، اس سے بڑھ کر کوئی بات نہ ہوتی۔

امام نوویؒ شرح مہذب میں رقمطراز ہیں کہ جنازے کے ساتھ چلتے ہوئے بلند آواز سے ذکر ودعا کرنا بھی جائز نہیں ہے چہ جائیکہ امورِ دنیا کے بارے میں گفتگو کی جائے۔

* چھوٹے بچے کی وفات پر اظہار افسوس نہ کرنا بھی عظیم بدعت ہے۔
* میت کو بغیر کسی وجہ کے تابوت میں ڈال کر دفن کرنا بدعتِ مکروہہ ہے۔
* قبر پر جانور وغیرہ ذبح کرنا بھی بدعت ہے۔

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

((لَا عَقْرَ فِی الْإِسْلَامِ)) ❶

''اسلام میں عقر نہیں ہے۔''

دورِ جاہلیت میں لوگ قبر پر جانور ذبح کیا کرتے تھے، اسے عقر کہتے تھے۔ ❷

* قبر کے پاس صندوق وغیرہ رکھنا بھی خلافِ سنت کام ہے، جو کہ صالحین کی قبروں پر رکھے ہوئے اکثر دکھائی دیتے ہیں۔
* قبر پر رات گزارنا بھی بدعتِ مکروہہ ہے۔ اسی طرح وہاں خیمہ گاڑنا یا بستر بچھا کر بیٹھنا سب اسی میں شامل ہے۔
* بلاوجہ میت کو ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل کرنا۔

قاضی حسین، ابوالفرج دارمی اور صاحبِ تتمہ وغیرہ اس کی تحریم کے قائل ہیں۔ امام رافعیؒ نے بھی اسی قول کو صحیح قرار دیا ہے۔

قاضی اور صاحبِ تتمہ فرماتے ہیں کہ اگر میت کی وصیت ہو کہ اسے فلاں شہر دفنایا جائے

---

❶ سنن ابی داؤد، کتاب الجنائز، باب کراھیة الذبح عندالقبر، ۳۲۲۲۔

❷ النھایة: ۳/ ۲۷۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اس کی وصیت نافذ العمل نہیں ہوگی۔

❋ اسی طرح کسی عزیز اور قریبی رشتہ دار کی قبر کے ساتھ اپنی قبر بنانے کی وصیت کرنا بھی بدعت ہے۔

❋ جنازے کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے کلمۂ شہادت کے نعرے لگانا بھی غیر ثابت شدہ عمل ہے۔

❋ میت کو دفن کرنے کے بعد اس کے ایصالِ ثواب کے لیے کھانے تیار کرنا (جسے ہمارے عرف میں تیسرا، ساتواں اور چالیسواں وغیرہ کہا جاتا ہے) صریحاً بدعت ہے اور خلافِ شرع فعل ہے، اس کی مآخذِ شریعت اور اسلاف رحمھم اللہ سے کوئی دلیل نہیں ملتی۔

❋ قبر پر دِیے جلانا اور اگر بتیاں لگانا بھی ناجائز ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل:

عیدین، تہواروں اور مختلف مواسم کی بدعات

❁ عیدالاضحیٰ میں نمازِ عید ادا کرنے سے پہلے ہی قربانی کا جانور ذبح کر لینا۔ ایسی صورت میں وہ جانور بفرمانِ نبوی ﷺ قربانی شمار نہیں ہوتا بلکہ صرف گوشت کی ہی حیثیت رکھتا ہے۔

❁ قربانی کا سارا گوشت ہی صدقہ کر دینا اور خود اس سے کھانا اپنے لیے درست نہ سمجھنا، یہ خلافِ سنت کام ہے۔

❁ عیدین کی نماز کے بعد زیارتِ قبور کے لیے جانا اور اس کا خصوصی اہتمام کرنا بھی شریعت سے ثابت نہیں ہے۔

❁ عورتوں کا بن سنور کر اور معطر ہو کر عیدگاہ میں جانا، یہ حرام ہے۔

❁ نمازِ عید کی ادائیگی کے بعد باہم گلے ملنے کو امرِ اسلام سمجھنا بدعت ہے۔

❁ بغیر کسی عذر کے عیدین کی نماز کھلے میدان میں ادا نہ کرنا جائز نہیں ہے۔

❁ رجب کے مہینے کو بہت سی برکات کا موجب اور بلاؤں کے ٹل جانے کا باعث سمجھنا بدعت ہے۔

❁ رجب کی پہلی جمعرات کو شیرینی وغیرہ تقسیم کرنا بھی غیر ثابت شدہ کام ہے، شرع میں اس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

❁ استطاعت نہ رکھتے ہوئے بھی رجب کے کونڈوں وغیرہ کا خصوصی اہتمام کرنا اور اسے قضائے حوائج خیال کرنا بدعت ہے۔

❁ اس رات خصوصی عبادات کا اہتمام کرنا بھی بدعت ہے اور اس کی ترغیب میں وارد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے والی احادیث باتفاقِ محدثین موضوع یعنی من گھڑت ہیں اور ان کی کوئی اصل نہیں ہے۔

❋ اس رات گھروں میں چراغاں کرنا سراسر فضول خرچی اور خلافِ دین ہے، جو شیطانی کارندوں کا عمل ہے۔

❋ ستائیسویں رجب کی رات کو (جو معراج کی رات ہے) محافل ومجالس منعقد کرنا، مردوں اور عورتوں کا ایک ساتھ نکلنا، چراغاں کرنا، مساجد میں اجتماعات منعقد کروانا اور عورتوں کا بن سنور کر اور خوشبو لگا کر گھر سے نکلنا اور ساری رات مساجد میں گزارنا، یہ سب کام حرام ہیں۔

❋ ماہِ ربیع الاوّل میں ولادت نبوی ﷺ کے سلسلے میں محافل ومجالس، جلوس وریلیاں اور گوچہ وبازار سجانا، یہ سب خلافِ شرع کام ہیں۔

ابن الحاج فرماتے ہیں:

اگر انہیں عبادات سمجھ کر کیا جائے تو یہ بدعت اور حرام ہے کیونکہ آلاتِ طرب وساز اور مرد وزن کے اختلاط کے ساتھ جو جشن منایا جائے وہ چنداں عبادات نہیں ہو سکتا بلکہ یہ بدعتِ قبیحہ اور زیادت فی الدین ہے۔

❋ یہود ونصاریٰ کی عیدوں (کرسمس وغیرہ) میں شرکت کرنا قبیح ترین بدعت ہے۔

نبی مکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ)) ❶

''جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی، وہ انہی میں سے ہے۔''

❋ کفار کے تہواروں اور ان کے کلچر کو اپنانا بدعت اور قبیح عمل ہے (مثلاً بسنت، اپریل فول اور ویلنٹائن ڈے وغیرہ) اور جو اس کی قباحت کو سمجھنے اور جاننے کے باوجود بھی ان کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ راہِ ہدایت سے گمراہ ہو جاتا ہے اور فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾ (الرعد: ۱۳/ ۳۳)

❶ سنن ابوداؤد، کتاب اللباس، باب في لبس الشهرة، ۴۰۳۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے، اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہوتا۔''

❁ اسی طرح عیسائیوں کے تہوار ''غطاس'' میں شرکت کرنا، جس دن وہ منایا جاتا ہے، اس دن کے بارے میں ان کا خیال ہے کہ اس دن مریم علیہ السلام نے غسل کیا تھا، چنانچہ سبھی عیسائی اس دن غسل کرتے ہیں۔

انہی بدعات کی طرح بہت سی ایسی بدعات بھی ہیں جو عورتوں نے ایجاد کر رکھی ہیں، مثلاً:

❁ ماہِ رمضان میں جب انہیں حیض آتا ہے تو بعض عورتیں روزہ نہیں چھوڑتیں اور ان کا یہ عمل بلا اختلاف حرام ہے۔

❁ بعض حیض کے تین چار دن روزہ چھوڑ کر پھر رکھنا شروع کر دیتی ہیں، شاید ان کا یہ خیال ہوتا ہے کہ وہ خون خاوند کے وطی کرنے سے خارج ہوا ہے، اس لیے پہلے دو تین دن روزہ ترک کر کے پھر رکھنا شروع کر دیتی ہیں۔ یہ بھی ناجائز ہے کیونکہ جب تک وہ خالص سفیدی نہ دیکھ لیں تب تک وہ روزہ نہیں رکھ سکتیں۔

❁ بعض عورتیں جماع یا حیض کے بعد بلا وجہ تاخیر سے غسل کرتی ہیں، یہ بالاجماع حرام ہے۔ غسل کو بلا وجہ مؤخر کرنا اور یوں ناپاکی کی وجہ سے نماز بھی تاخیر سے ادا کرنا کبیرہ گناہ ہے، جس کا کبائر کی بحث میں ذکر ہو چکا ہے۔

❁ پھر بہت سی عورتیں غسل نہ کرنے کے باعث رہ جانے والی نماز کی قضاء بھی نہیں دیتیں، ان کا یہ عمل بھی حرام ہے۔

❁ عورتوں کا مٹی اور گاچی کھانا، یہ مالکیہ وشافعیہ کے نزدیک حرام ہے۔ کیونکہ اطباء کی نظر میں اس کے بہت سے نقصانات ہیں اور یہ پیٹ اور منہ کی کئی بیماریوں کا باعث ہے۔

❁ رات کے وقت عورت کا گھر میں موجود افراد کو چراغ جلا کر سلام کہنا، یہ بدعت اور غیر مشروع عمل ہے، کیونکہ سلام تو تب ہوتا ہے کہ جب کوئی غیر موجود شخص حاضر ہوتا ہے خواہ وہ کچھ دیر کے لیے ہی غیر حاضر ہوا ہو، البتہ حاضرین کے ساتھ بیٹھے ہوئے انہی کو سلام کہنا سنت سے ثابت نہیں ہے۔

❁ بعض عورتیں مغرب کے بعد گھر میں جھاڑو دینا زوالِ برکت کا باعث سمجھتی ہیں، ایسا عقیدہ رکھنا فاسد اور بدعت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل:

مختلف انواع کی جملہ منکرات

❁ ہفتے کے دن مریض کی عیادت نہ کرنا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ جو اس دن کسی مریض کی عیادت کرے گا تو اس پر وہ دن بہت گراں گزرے گا۔ یہ سراسر بدعت اور سنتِ محمدیہ ﷺ کی مخالفت ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے عیادت کرنے کے لیے کوئی دِن خاص نہیں فرمایا اور نہ ہی یہ قید لگائی ہے کہ فلاں دن عیادت کی جائے اور فلاں دن نہ کی جائے۔ بعض نے ذکر کیا ہے کہ یہ یہودیوں کا طریقہ ہے، جسے بہت سے مسلمان بھی اپنائے ہوئے ہیں۔

❁ اسی طرح رات کے وقت عیادت کرنے کو بدشگونی سمجھنا بھی بدعت ہے، کیونکہ نبی مکرم ﷺ کا تو فرمانِ ذی شان ہے کہ اگر کوئی شخص صبح کے وقت کسی مریض کی تیمارداری کرتا ہے، تو شام تک ستّر ہزار فرشتے اس پر رحمت (یا درود) بھیجتے رہتے ہیں اور اگر وہ شام کے وقت کسی کی تیمارداری کرتا ہے تو صبح ہونے تک ستر ہزار فرشتے اس پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں۔ [1]

یعنی رسول مکرم ﷺ نے تو خود عیادت کی ترغیب فرمائی ہے، خواہ صبح کے وقت کی جائے یا شام کے۔ تو یہ شیطان کا حملہ ہے کہ وہ لوگوں کو اجر وثواب سے محروم رکھنے کے لیے ان کے اس طرح کے باطل ذہن بناتا ہے۔

❁ پھر عیادت کے لیے جانے والا اپنے ساتھ فروٹ وغیرہ لے جانا لازم اور ضروری سمجھتا ہے، چاہے وہ امیر ہو یا غریب۔ اگر تو یہ بآسانی لے جایا جاسکتا ہو اور مالی تنگی نہ ہو تو بہتر ہے، لیکن اگر مالی تنگی کے باوجود ادھار مانگ کر یا گھر والوں کو فاقہ میں ڈال کر

[1] سنن ترمذی، کتاب الجنائز، باب عیادة المریض، ح: ۹۶۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مریض کے لیے خصوصی طور پر سامان لے جایا جائے تو پھر قطعی درست نہیں ہے کیونکہ شریعت میں تیمارداری کی ترغیب وفضیلت بیان ہوئی ہے، لیکن اس کام کے لیے کسی کو مکلّف نہیں بنایا گیا بلکہ ترغیب بھی نہیں ہے، کیونکہ ہر شخص کے مختلف حالات ہوتے ہیں۔ بسا اوقات آدمی صرف اس وجہ سے تیمار داری نہیں کرنے جاتا کہ وہ اشیائے ماکولات ومشروبات اورتحائف وغیرہ لے جانے کی استطاعت نہیں رکھتا اور یوں وہ غیرضروری کام کی وجہ سے افضل کام بلکہ مسلمان بھائی کے حق کی ادائیگی سے محروم ہو جاتا ہے۔

❁ ان کے علاوہ ایک بدعت لوگوں کی زبان زدِ عام ہوگئی ہے وہ یہ کہ کسی شخص کو ایسے القابات دینا یا خود اپنا ایسا نام رکھنا جس کا وہ اہل ہی نہ ہو مثلاً محی الدین، معین الدین، عضدالدین اور غیاث الدین وغیرہ۔ خواہ وہ شخص ان صفات کے لوازمات میں سے ایک بھی لازمہ سے متصف نہ ہو۔

ابوعبداللہ القرطبیؒ کا قول ہے کہ انسان کا اپنے ہی نفس کا تزکیہ (یعنی خود کو نیک و پاکباز ظاہر) کرنا ممنوع کام ہے۔ ❶

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جن سے اللہ تعالیٰ نے دین کا اتنا کام لیا اور ان کے خلوص ومحنت کی وجہ سے دین کی اعانت ونصرت فرمائی، انہوں نے بھی کبھی اپنا ایسا نام نہیں رکھا جس سے ان کی ولایت وپاکیزگی نمایاں ہوتی ہو۔

میں نے بعض شافعی فضلاء کو امام نوویؒ کا ذکر کرتے سنا تو ان کا نام صرف یحيٰی نووی لیا کرتے تھے، میں نے اس عدمِ تعظیم کی وجہ پوچھی تو وہ کہنے لگے کہ ہم ان کا ایسا نام لینا پسند نہیں کرتے جسے وہ خود اپنی زندگی میں اپنے لیے ناپسند فرماتے تھے۔

صحیح روایت میں ہے کہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے اپنا نام برّہ رکھا تھا (جس کا معنی ہے نیکی) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تو اپنی پاکیزگی خود ہی بیان کر رہی ہے؟'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام زینب رکھ دیا۔ ❷

---

❶ شرح أسماء اللّٰہ الحسنیٰ۔

❷ صحيح بخاري: ۶۱۹۲۔ صحيح مسلم: ۳/ ۱۶۸۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ سمندری سفر کرتے ہوئے طغیانی کے وقت اذانیں دینا شروع کر دینا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ یہ امن کا باعث ہے۔ یہ بات بجا ہے کہ اذان مقدس امر ہے لیکن اس سلسلہ میں کہ جس کے بارے میں کوئی اور حکم ہو، اسے چھوڑ کر اپنی طرف سے کوئی عمل ایجاد کر لینا ہی بدعت ہے۔

کیونکہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

((أَمَانُ أُمَّتِي مِنَ الْغَرَقِ إِذَا رَكِبُوا السَّفِينَةَ أَنْ يَقُولُوا: بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ)) ❶

''میری امت کے لوگ جب کشتی پر سوار ہوں تو غرق ہونے سے محفوظ رہنے کے لیے وہ یہ دعا پڑھیں: بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ

❁ شکاریوں میں ایک برائی پائی جاتی ہے کہ وہ شکار گرا کر اسے فوری ذبح نہیں کرتے بلکہ اسے اسی طرح تھیلے وغیرہ میں ڈال لیتے ہیں اور یوں وہ تڑپتا رہتا ہے اور اگر وہ ذبح بھی کرنے لگیں تو اسے اذیت دیتے ہوئے ذبح کرتے ہیں، جو سراسر ظلم ہے۔ درحقیقت وہ اس جانور یا پرندے پر ظلم نہیں کر رہے ہوتے بلکہ اپنے لیے عذاب کا سامان کر رہے ہوتے ہیں کیونکہ نبی مکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((مَنْ لَّا يَرْحَمُ فِي الْأَرْضِ لَا يَرْحَمُهُ مَنْ فِي السَّمَآءِ)) ❷

''جو زمین میں (کسی پر) رحم نہیں کھاتا، اس پر وہ بھی رحم نہیں کرتا جو آسمانوں میں ہے (یعنی اللہ تعالیٰ)۔''

اسی طرح ایک روایت میں آپ ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے کہ جو شخص کسی چڑیا کو ناحق مار ڈالتا ہے تو روزِ قیامت اس سے اس بارے میں اللہ تعالیٰ سوال کرے گا، پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! اس کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے ذبح کر کے کھا لینا اور اس

❶ عمل اليوم والليلة: ۴۹۴۔

❷ المعجم الكبير للطبرانی: ۲/ ۳۵۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا سر نہ کاٹنا (یعنی تکلیف میں بتلا نہ کرنا)۔'' ❶

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدْ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ))

''جب تم ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو اور تمہیں اپنی چھری تیز کر لینی چاہیے اور ذبح ہونے والے جانور کو راحت پہنچانی چاہیے۔'' ❷

❁ مچھلی وغیرہ کا شکار کرنے کے لیے پانی میں ننگے اتر جانا، یہ انتہائی بے ہودہ اور گھٹیا حرکت ہے، کیونکہ ہر ایک شخص دوسرے کی شرمگاہ دیکھ رہا ہوتا ہے۔ یہ معصیت اور گناہ کا کام ہے۔

❁ روٹی کو چومنا، یہ بدعت ہے کیونکہ روٹی کا اکرام اس لحاظ سے تو ضرور کرنا چاہیے کہ اگر وہ زمین پر گری ہوئی ہے یا پیروں کے نیچے آ رہی ہو تو اسے اٹھا کر اوپر رکھ دینا چاہیے، لیکن چومنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود سے مخاطب ہو کر یہ فرما دیا تھا کہ تجھے چومنے کی وجہ فقط رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے، علاوہ ازیں تو نفع وضرر کا چنداں مالک نہیں ہے۔ ❸

حالانکہ تو خانہ کعبہ میں نصب ایک مقدس پتھر ہے، تو جب اسے چومنا سنت رسول سے معلق کر دیا ہے تو روٹی کو چومنا چہ معنی دارد؟

❁ وضوء کرتے ہوئے وسوسوں کا شکار ہونا۔ متعبدین اور متفقہین اکثر ایسا کرتے ہیں۔

نبی ﷺ کا فرمان ہے:

---

❶ سنن نسائی، کتاب الصيدوالذبائح، باب اباحة أكل العصافير، ۷/ ۲۰۶۔ مستدرك حاكم: ۴/ ۲۳۳۔

❷ صحيح مسلم، كتاب الصيد والذبائح، باب الأمر باحسان الذبح والقتل وتحديد الشفرة، ۳/ ۱۵۴۸۔

❸ صحيح بخاری، كتاب الحج، باب ما ذكر فی الحجر الاسود، ح: ۱۵۹۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((سَيَكُوْنُ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ يَعْتَدُوْنَ فِي الطَّهَارَةِ وَالدُّعَاءِ))

''میری امت میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو وضوء اور دعا میں زیادتی کیا کریں گے۔'' ❶

زیادتی سے مراد ہے کہ وسوسے اور وہم کے باعث ایک ایک عضو کو کئی کئی مرتبہ دھونا، یہ بالکل جائز نہیں ہے۔

❁ ایک حوض سے اگر کوئی وضوء کرلے تو پھر دوسرے کے لیے اسے قابلِ استعمال نہ سمجھنا، یہ بھی بدعت ہے کیونکہ صحیحین کی روایت میں ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

((كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّؤُنَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ)) ❷

''عہد رسالت میں مرد اور عورتیں ایک ہی برتن سے وضوء کرلیا کرتے تھے۔''

❁ وضوء یا غسل کرتے ہوئے پانی فضول بہانا اور ضرورت سے زیادہ استعمال کرنا۔ اس کے بارے میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سعد رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو وضوء کررہے تھے تو آپؐ نے فرمایا:

((لَا تُسْرِفْ))

''پانی فضول مت بہا''

انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا پانی میں بھی اسراف ہوتا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ وَإِنْ كُنْتَ عَلٰى نَهْرٍ جَارٍ))

''ہاں، اگرچہ تو بہتی نہر پر ہی ہو۔'' ❸

❁ نماز کی نیت میں وسوسہ کا شکار ہونا یعنی دل کے ارادے پر یقین نہ رکھتے ہوئے زبان

❶ ابی داؤد، کتاب الطهارة، باب الاسراف في الماء، ۹۶۔ موارد الظمآن: ۱۷۱۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب وضوء الرجل مع امرأته: ۱۹۳۔

❸ مسند احمد: ۲/ ۲۲۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بول کر نیت کرنا، یہ بدعت ہے۔ سنتِ نبویؐ، آثارِ صحابہؓ اور اقوالِ تابعین و ائمہؒ میں سے بھی کسی سے یہ ثابت نہیں ہے۔

ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

افتتاحِ صلوٰۃ میں من گھڑت عبارات پڑھ کر نیت کرنا شیطان کا وسوسہ ہے، جو وہ اہلِ وساوس کو ڈالتا ہے۔ ❶

❋ درختوں، پتھروں، چشموں یا کنووں وغیرہ پر دِیے وغیرہ جلانا اور چراغاں کرنا، یہ عقیدہ رکھتے ہوئے کہ ایسا کرنے سے مانی ہوئی نذر پوری ہوگی، یہ بدعتِ شنیعہ ہے۔

❋ بلاضرورت کھلا کھلا اور لمبا سا لباس پہننا، جو ٹخنوں سے نیچے زمین کو چھو رہا ہو، یا خود کو رئیس اور صاحب ثروت باور کروانے کے لیے بڑی ساری پگڑی باندھنا اور اپنی جاہ پر اتراتے ہوئے خود کو دیگر سے ممتاز و نمایاں کرنا، یہ کبیرہ گناہ ہے اور کبائر میں اس پر تفصیلی بحث گزر چکی ہے۔

تم الکتاب، والحمد لمستحقه، وصلواته وسلامه علىٰ أشرف خلقه محمد ﷺ وعلىٰ آله وأصحابه أجمعين والحمد لله رب العٰلمين۔

---

❶ اغاثة اللهفان: ۱/ ۱۲۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دارالابلاغ کی انمول پیشکش

مثالی مسلمان عورت

- ایک عام عورت ایک مثالی مسلمان عورت کیسے بن سکتی ہے؟...... کہ ہر جگہ اس کی راہوں میں آنکھیں بچھائی جائیں...... اس کی بات مان کر خوشی محسوس کی جائے۔
- ایک مثالی مسلمان عورت اپنے رب کو کیسے مناتی ہے؟ کہ ہر دکھ تکلیف سے اس کی مدد پا کر نجات پا جائے۔
- مثالی مسلمان عورت اپنی ذات کو دوسروں کے سامنے کس طرح پیش کرتی ہے؟ کہ اس کی عزت ووقار میں اضافہ ہی اضافہ ہو۔
- مثالی عورت اپنے شفیق وکمزور والدین سے کس طرح کا سلوک کرتی ہے؟ کہ لوگ عش عش کر اٹھیں۔
- مثالی عورت کا تعلق اپنے خاوند کے ساتھ...... کیسا ہوتا ہے؟ جو اس کی دنیا اور آخرت کی کامیابی کا ضامن ٹھہرے۔
- مثالی عورت اپنی اولاد کے ساتھ...... کس طرح کا برتاؤ کرتی ہے؟ کہ جو بڑھاپے میں اس کے لیے سکون کا جھونکا ثابت ہو۔
- مثالی عورت کا تعلق اپنی بیٹی اور داماد کے ساتھ...... کیسا ہوتا ہے؟ کہ جس سے گھر رشک چمن بن کر مہک اٹھے۔
- مثالی عورت کا تعلق اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کے ساتھ...... کیسا ہوتا ہے؟ جو خاندان بھر میں اس کو سربلند کردے۔
- مثالی عورت کا تعلق اپنے قرب وجوار میں محلے داروں اور پڑوسیوں کے ساتھ...... کیسا ہوتا ہے؟ کہ جو پڑوس سے ہی اس کے مددگار وغمگسار پیدا کرنے کا باعث بنے۔
- مثالی عورت کا تعلق اپنی سہیلیوں اور بہنوں کے ساتھ...... کیسا ہوتا ہے؟ کہ جو اس کے متعلق ہر سو نیک نامی کی خوشبو بانٹتی پھریں۔
- مثالی عورت کا تعلق ورابطہ اپنے معاشرے کے ساتھ...... کیسا ہوتا ہے؟ کہ جس کی بنا پر وہ اس کی آئیڈیل ورہنما اور قابل تعظیم ہستی بن جائے۔

اگر آپ یہ سب کچھ جاننا چاہتی ہیں تو!!

اگر آپ بھی معاشرے کی مثالی خاتون بننا چاہتی ہیں...... کہ جس کی ہر جگہ عزت ہو...... اگر آپ چاہتی ہیں کہ لوگ آپ کو اپنا "آئیڈیل" بنائیں۔ یوں آپ دنیا میں بھی کامیاب وکامران ہوں اور آخرت میں جنتوں کی وارث بن سکیں...... تو آج ہی اس کتاب "مثالی مسلمان عورت" کا مطالعہ خود بھی کریں اور اپنی بچیوں، بہنوں اور سہیلیوں کو بھی کروائیں۔

یقیناً آپ دنیا وآخرت میں "آئیڈیل" بن جائیں گی۔ ان شاء اللہ

دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

رحمن مارکیٹ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون: 0300-4453358, 042-37361428

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دارالابلاغ کی انمول پیشکش

مثالی مسلمان مرد

- ایک عام مرد ایک ''مثالی مسلمان مرد'' کیسے بن سکتا ہے؟...... کہ ہر جگہ اس کی راہوں میں آنکھیں بچھائی جائیں...... اس کی بات مان کر خوشی محسوس کی جائے۔
- ایک مثالی مرد اپنے رب کو کیسے مناتا ہے؟ کہ ہر دکھ و تکلیف سے اپنے پروردگار کی مدد پا کر نجات پا جائے۔
- مثالی مسلمان مرد اپنی ذات کو دوسروں کے سامنے کس طرح پیش کرتا ہے؟ کہ اس کی عزت و وقار میں اضافہ ہی اضافہ ہو۔
- مثالی مرد اپنے والدین سے کس طرح کا سلوک کرتا ہے؟ کہ دن بدن لوگ عش عش کر اٹھیں۔
- مثالی مرد کا تعلق اپنی بیوی کے ساتھ...... کیسا ہوتا ہے؟ جو اس کی دنیا اور آخرت کی کامیابی کا ضامن ٹھہرے۔
- مثالی مرد اپنی اولاد کے ساتھ...... کس طرح برتاؤ کرتا ہے؟ کہ جو بڑھاپے میں اس کے لیے سکون کا جھونکا ثابت ہو۔
- مثالی مرد کا تعلق اپنی بیٹی اور داماد کے ساتھ...... کیسا ہوتا ہے؟ کہ جس سے گھر رشک چمن بن کر مہک اٹھے۔
- مثالی مسلمان مرد کا تعلق اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کے ساتھ...... کیسا ہوتا ہے؟ جو خاندان بھر میں اس کو سر بلند کر دے۔
- مثالی مرد کا تعلق اپنے قرب و جوار میں محلے داروں اور پڑوسیوں کے سا...... تھ کیسا ہوتا ہے؟ کہ جو پڑوس سے ہی اس کے مددگار و غمگسار پیدا کرنے کا باعث بن جائے۔
- مثالی مرد کا تعلق اپنے دوستوں اور بھائیوں کے ساتھ...... کیسا ہوتا ہے؟ کہ جو اس کے متعلق ہر سو نیک نامی کی خوشبو بانٹتے پھریں۔
- مثالی مرد کا تعلق و رابطہ اپنے معاشرے کے ساتھ...... کیسا ہوتا ہے؟ کہ جس کی بنا پر وہ اس کا آئیڈیل و رہنما اور قابل تعظیم ہستی بن جائے۔

اگر آپ یہ سب کچھ جاننا چاہتے ہیں تو!!

اگر آپ بھی معاشرے کے مثالی فرد بننا چاہتے ہیں...... کہ جس کی ہر جگہ عزت ہو...... اگر آپ چاہتے ہیں کہ لوگ آپ کو اپنا ''آئیڈیل'' بنائیں...... یوں آپ دنیا میں بھی کامیاب و کامران ہوں اور آخرت میں جنتوں کے وارث بن سکیں تو...... آج ہی اس کتاب ''مثالی مسلمان مرد'' کا مطالعہ خود بھی کریں، اپنے بچوں، بھائیوں اور دوستوں کو بھی کروائیں۔

یقیناً آپ دنیا و آخرت میں ''آئیڈیل'' بن جائیں گے۔ ان شاء اللہ

دارالابلاغ DARULIBLAGH

دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

رحمٰن مارکیٹ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون: 042-37361428, 0300-4453358

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غم نہ کریں

❀ کہیں آپ زمانے کے حوادث اور تھپیڑوں کے زبردست واروں کا شکار ہو کر پریشان تو نہیں!!

آپ کو کسی بات کا، کسی اندیشہ کا، کسی خوف کا، کسی انہونی کا...... اور کسی نقصان و آزمائش، کا غم تو اندر ہی اندر نہیں کھائے جا رہا۔

❀ اگر آپ کسی مسئلہ میں پریشان ہیں تو آج ہی اس کتاب کا مطالعہ کریں اور اپنے غموں کا حل دریافت کر کے علاج شروع کریں اور پر سکون و راحت بخش زندگی گزاریں۔

❀ اگر آپ ہر طرح کے غم سے نجات پانا چاہتے ہیں تو پہلی فرصت میں اس کتاب کا مطالعہ کریں اور راحت و سکون اور اطمینان قلب کی دولت حاصل کریں۔

❀ اگر آپ مایوس ہیں تو گھبرائیں نہیں، قرآن ... علم نفسیات و سائنس کی روشنی میں آپ کی محرومیوں، مایوسیوں، غموں فکروں کو دور کر دینے والی ... اردو قالب میں ڈھلنے کے بعد دارالابلاغ کے سٹیج سے اہل پاکستان کے لیے منظر عام پر آ چکی ہے۔

❀ یاد رہے! یورپ و مشرق وسطی میں اس کتاب کی دس ملین کاپیاں دیکھے گئی یہ کتاب ہر جگہ ہر ملک میں غم و اندوہ کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں ڈوبے مایوس دلوں کے لیے باعث ٹھنڈک اور روشنی کی کرن ثابت ہوئی ہے۔

دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

فون: 0300-4453358 042-7361428

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غم نہ کریں

لاتحزن ان اللہ معنا

یہ کتاب ذہن وفکر کی تربیت، انسانی نفسیات کو بالیدہ اور انسانی شعور کو بیدار کرتی ہے۔ اس کے موضوعات میں اسلامیات، نفسیات، سماجیات، نفس انسانی اور مداوائے غم وغیرہ سبھی کچھ ہے۔ آسان، رواں، شگفتہ اور دل نشیں اسلوب میں قاری کے سامنے وہ مباحث پیش کرتی ہے جن سے اس کے ذہن کو جلا ملے، رنج وغم دور ہوں، حزن وملال کے بادل چھٹیں، ماضی کی یاد میں کھوئے رہنے سے نجات ملے اور انسان مستقبل کی تعمیر کیلئے تازہ دم ہو جائے۔ تلخیوں کو فراموش کر کے مسائل ومشکلات کا سامنا خندہ پیشانی سے کر سکے۔

یہ کتاب بتاتی ہے کہ دنیا کی زندگی اصل اور دیرپا نہیں ہے بلکہ یہ چندروزہ ہے۔ قرآنی آیات، احادیث شریفہ، واقعاتِ عالم اور احوال سلف کے ذریعہ دنیا کی بے ثباتی واضح کرنے کے ساتھ ساتھ بتاتی ہے کہ یہ چندروزہ زندگی انسان کو ہنس کھیل کے گزارنی چاہیے نہ کہ رنج وغم اور تفکرات کے سائے میں۔ یہ تقدیر پر ایمان کے ساتھ اپنی تقدیر آپ بنانے، کامیاب وبامراد زندگی جینے کے ڈھنگ اور توکل کی حقیقت بتاتی ہے۔ "توکل" کہتے ہیں، بے عملی اور بے کاری کا نام نہیں بلکہ انسان کے اللہ پر کامل توکل اور دعا ومناجات کے ساتھ ساتھ اللہ کریم کے پیدا کردہ وسائل، امکانات، مواقع اور صلاحیتوں سے فائدہ اٹھا کر عمل کی دنیا میں سرگرم ہونے کا نام ہے۔ دنیا چندروزہ اور آنی جانی ہے اس لئے آخرت کی جاوداں زندگی کے لئے کام کرے۔ یہ کتاب اچھی عادتوں کو اختیار کرنے کی دعوت دیتی ہے اس میں کثرت سے قرآنی آیات [illegible] [illegible] [illegible] میں کثرت [illegible] سے احتراز کیا گیا ہے۔ یہ کتاب [illegible] کی ایک [illegible] کلہائے رنگا رنگ کا ایک حسین گلدستہ، ایک خوبصورت مرقع اور ایک دلکش انتخاب ہے

دار الابلاغ
کتاب وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ
DARULIBLAGH

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ (الزخرف ۴۳:۶۲)

اور شیطان تمہیں (حق) سے روک نہ دے، یقیناً وہ تمہارا کھلا دشمن ہے

صحیح تلبیس ابلیس باسم جدید

شیطانی ہتھکنڈے

شیطان لعین کی گھاتوں، وارداتوں، عیاریوں، مکاریوں فریب کاریوں اور مومنین پر اسکے ہلاکت خیز حملوں کی سبق آموز داستان ضعیف روایات سے پاک

علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ علیہ

انتخاب، تحقیق و تخریج:
فضیلۃ الشیخ علی حسن علی عبد الحمید حفظہ اللہ
تلمیذ رشید علامہ ناصر الدین البانی

اردو قالب
سلیم اللہ زمان
فاضل علوم اسلامیہ

دار الابلاغ
کتاب و سنت کی اشاعت کا [illegible] ادارہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادارہ دار الابلاغ کے تحت

شائع ہونے والی امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کی معرکۃ الآراء کتاب

"دوائے شافی" کی خصوصیت

اس کتاب کا یہ ایڈیشن مندرجہ ذیل خوبیوں کی بنا پر آج تک مختلف اداروں کی طرف سے وقوع پذیر ہونے والی اشاعتوں پر فوقیت لے گیا ہے فللّٰہ الحمد حمداً کثیراً۔

1. ہر بات کا تفصیلی حوالہ درج کر دیا گیا ہے۔
2. احادیث مبارکہ کی تحقیق و تخریج جدید نمبروں کے ساتھ شامل کی گئی ہے۔
3. بعض وضاحت طلب مقامات پر فٹ نوٹ میں۔
4. اور بعض جگہوں پر متن میں اضافہ و تصحیح کر دی گئی ہے۔
5. آیات کے حوالے مع سورت کے نمبر درست اور مکمل کر دیے ہیں۔
6. کتاب کی زبان کو جدید قالب میں ڈھال کر سہل و سلیس کر دیا گیا ہے یعنی اس کی تسہیل کا خاص طور پر اہتمام کیا گیا ہے۔
7. کتاب کی قرآنی آیات، احادیث مبارکہ اور باقی تمام عربی عبارات پر اعراب کا اہتمام کر دیا گیا ہے، تاکہ پڑھنے اور ترجمہ کرنے میں کسی قسم کی دقت پیش نہ آئے۔
8. قرآنی آیات کی کمپوزنگ یا فاؤنٹ کی بجائے کہ جو پڑھنے اور حفظ کرنے میں مشکل ہوتا ہے، قرآنی آیات کی خوش خط کتابت کا التزام خاص طور پر کیا گیا ہے۔
9. نظر ثانی کے لیے محترم جناب مولانا مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ نے اس پر بھرپور محنت کی اور بعض جگہ فٹ نوٹ میں نوٹس بھی درج کیے ہیں۔ بھائی نصیر احمد کاشف صاحب نے اس کی تخریج کا اور محمد طاہر نقاش حفظہ اللہ صاحب نے اسکی تسہیل کا فریضہ انجام دیا۔
10. کتاب کی طویل مختلف انواع کے موضوعات پر پھیلی ابحاث میں ہر بحث کی نمائندہ سرخی (ہیڈنگ) کا اہتمام کیا گیا ہے، تاکہ ہر بات قلب و ذہن پر نقش ہوتی جائے اور وقت کی بھی بچت ہو...... تلك عشرة كاملة...... اس کے علاوہ اس موضوع کو مزید مفید اور مؤثر بنانے کے لیے کئی طرح کا تحقیقی کام کیا گیا ہے۔ فللّٰہ الحمد۔

مداح صحابہ **ابو ضیاء محمود احمد غضنفر**

۳۔فروری ۲۰۱۱ء فیصل آباد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دارالابلاغ کی منتخب تربیتی کتب

کتاب وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ

آپ نماز فجر باجماعت کیوں نہیں پڑھتے؟ شہزاد فیصل بن مشعل	60
اپنے گھروں کو بربادی سے بچائیں روبینہ نقاش	130
ادائیں محبوب ﷺ کی (رسول اللہ ﷺ کی دل آویز اداؤں کا منظر) محمد بن جمیل زینو	100
استغفار کی برکات (اللہ کی رضا کیسے حاصل کی جاسکتی ہے) کمیٹی علماء سعودیہ	80
اسلام اور مسلمانوں کے خلاف یورپی سازشیں علامہ جلال العالم	110
ایک دن رسول اللہ ﷺ کے گھر میں عبدالملک القاسم	46
ایوبی کی یلغاریں (سلطان صلاح الدین ایوبی کی زندگی کے آخری چھ سال) محمد طاہر نقاش	100
اللہ کی تلوار (سیدنا خالد بن ولید کی جہادی زندگی کے نظارے) ابو زید شبلی	200
بچوں کی تربیت کیسے کریں؟ سراج الدین ندوی/محمد طاہر نقاش	250
بدعات سے دامن بچائیے شاہ اسماعیل شہیدؒ	64
بدکاروں کی زندگی کا عبرتناک انجام فتحی مجدی السید	190
تحفہ برائے خواتین (خواتین کے مخصوص مسائل) ڈاکٹر صالح بن فوزان	120
توحید کا قلعہ (فری تقسیم کرنے والوں کیلئے ایک تحفہ) عبدالملک القاسم	60
جناتی شیطانی چالوں کا توڑ (جنات وجادو کا شافی علاج) عبدالعزیز بن بازؒ	300
جنت کی تلاش میں...... (جنت واجب کرنے والے اعمال) عبداللہ بن علی الجعیثن	110
جہنم میں لے جانے والی مجلسیں عدنان طرشہ	140
حاسدوں کے شر سے بچو (تفسیر المعوذتین) ابن قیم الجوزیہؒ	180
خواتین اہل بیت احمد خلیل جمعہ..... ترجمہ مولانا محمود احمد غضنفر	400
دعائیں التجائیں کلاں (احادیث صحیحہ پر مشتمل مسنون دعائیں)	200
دوائے شافی (مرض عشق کی دوا کیا ہے؟) امام ابن قیم الجوزیؒ	450
دوست کیسے بنائیں؟ (غریب وہ ہے جس کا کوئی دوست نہیں) عبداللہ بن علی الجعیثن	64
روزہ داروں کے لیے تحفہ ابراہیم بن الحمود	40
زیبائش نسواں (خوبصورتی حاصل کرنے کے راز) عبدالعزیز المسند	120
سپنوں کا شہزادہ۔ (لڑکیوں کے ٹیلی فون کے غلط استعمال کے عبرتناک نتائج)	200
شرعی علاج بذریعہ دم سعید بن علی بن وھب القحطانی	46

شکر گزار بننے کے فوائد شہزادہ فیصل بن مشعل	80
صحیح فضائل اعمال (اجر وثواب کے انمول خزانے) کمیٹی علماء سعودیہ	140
صحیح تلبیس ابلیس (شیطان انسانوں کو کیسے گمراہ کرتا ہے) علامہ ابن جوزی	400
عورتوں پر حرام کر دیا! خالد عبدالرحمن العک	550
غم نہ کریں (عام) (غموں میں گھرے ہوئے دلوں کیلئے ٹھنڈک) ڈاکٹر عائض القرنی	300
قصص النساء فی القرآن (عورتوں کے قصے قرآن کریم میں) محمود احمد غضنفر	300
قلم کے آنسو (پتھر دلوں کو موم کرنے کے لیے عطر) محمد طاہر نقاش	450
گناہ چھوڑنے کے انعامات ابراہیم بن عبداللہ الحازمی	150
گناہوں کی نشانیاں اور ان کے نقصانات امام ابن قیم الجوزیہ	70
مثالی مسلمان عورت (دلہن کے لیے انمول تحفہ) ڈاکٹر محمد علی ہاشمی	550
مثالی مسلمان مرد (دولہا کے لیے انمول تحفہ) ڈاکٹر محمد علی ہاشمی	450
محبتیں الفتیں (رسول اللہ کا طریق تربیت) سراج الدین/محمد طاہر نقاش	200
مرگی لگانے والے جنات احمد بن محمود بن ابراہیم	100
موت کے وقت ثابت قدم رہنے والے امام ابن جوزیؒ	60
مومنات کا پردہ اور لباس (مع جدید مسائل) شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ	80
مومنات کی محبت بھری نماز (نماز میں خشوع ومحبت کیسے اختیار کریں) امۃ اللہ	80
نوجوان لڑکوں کے نام (لڑکے زندگی کیسے گزاریں؟)	64
نوجوان لڑکیوں کے نام (لڑکیاں زندگی کیسے گزاریں؟) بنت الاسلام	64
نجومیوں کی سیاہ کاریاں (اجڑنے اور لٹنے والوں کی داستان) یحیی علی	200
ہم توبہ کیوں نہیں کرتے؟ (توبہ سے محروم انسانوں کیلئے تازیانہ) محمد حسین یعقوب	120

ننھے منے بچوں کے لیے دلچسپ اسلامی کتب

جادوگر کا شاگرد (قرآن کہانی نمبر۱) محمد طاہر نقاش	40
خداؤں کا قتل (قرآن کہانی نمبر۲) محمد طاہر نقاش	40
بغداد کا تاجر اور بچوں کی عدالت ابو ضیا محمود احمد غضنفر	40
نیکی کی کلیاں (حدیث کہانیاں) ڈاکٹر انعام الحق کوثر	70
ایمان کی روشنی (حدیث کہانیاں) آصف خورشید	70
شاہین بچوں کے اقبال (نظموں میں کہانیاں) پروفیسر سعید انصاری	70

دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور

فون نمبر: 042-37361428, 0321-8402494, 0300-4453358

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غافلو ڈر جاؤ ورنہ

قطرہ قطرہ مل کر دریا اور ذرہ ذرہ مل کر صحرا بنتا ہے۔ ایسے ہی جب انسان اپنے صغیرہ گناہوں کو اہمیت نہیں دیتا، اور ان کے نقصان کو ہلکا جانتا ہے تو شعوری و لاشعوری طور پر ان کا ارتکاب کرتا رہتا ہے تو یہی چھوٹے چھوٹے گناہ ایک دن کبیرہ گناہوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ آخر یہ گناہ اس کو کھینچ کر جہنم کا ایندھن بنا ڈالتے ہیں۔

ہمارے اردگرد ایسے بدنصیب بھی موجود ہیں کہ جو کبیرہ گناہوں سے غافل و لاپروا رہتے ہوئے گناہوں و بدکاریوں کی شاہراہ پر اندھا دھند دوڑتے چلے جاتے ہیں، وہ انھیں کچھ سمجھتے ہی نہیں، بالآخر موت کے اندھے کنویں میں گر کر دوسرے جہاں احتساب کے کٹہرے میں جا کھڑے ہوتے ہیں اور پھر کبیرہ گناہوں کے ارتکاب کی پاداش میں عبرت ناک، اذیت ناک اور درد ناک عذاب پاتے ہیں۔ العیاذ باللہ

یہ کتاب کبیرہ وصغیرہ گناہوں پر ایک مفصل و جامع مگر منفرد کتاب ہے جس میں اس چیز کی نشاندہی کی گئی ہے کہ ہم کتنے ہی گناہوں کو عام طور پر بہت ہلکا، معمولی اور غیر اہم جان کر ان کا ارتکاب کرتے چلے جاتے ہیں لیکن وہ گناہ حقیقت میں ''گناہ کبیرہ'' ہوتے ہیں نا کہ صغیرہ۔ آج کل عام طور پر لوگ ان گناہوں سے بے پروائی، سستی، تساہل اور غفلت کا مظاہرہ کرتے چلے جا رہے ہیں اور جہنم کے کنویں میں گرتے چلے جا رہے ہیں۔ اس کتاب میں کبیرہ وصغیرہ گناہوں کی نشاندہی کر کے غافل لوگوں کو جھنجوڑا گیا ہے کہ اگر وہ باز نہ آئے تو اللہ کریم کی پکڑ سخت ہے، وہ ڈر جائیں، باز آ جائیں ورنہ...... آخرت میں تو سزا کا حقدار ٹھہریں گے ہی لیکن دنیا میں بھی ان پر کسی بھی وقت اللہ جبار و قہار کی گرفت کا کوڑا برس سکتا ہے۔

محمد طاہر نقاش

دار الابلاغ
کتاب وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ